SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, May 05, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانذربہ الذین یخافون ان یحشروآ الی ربھم لیس لہم من دونہ ولی ولا شفیع لعلھم یتقون O ولاتطردالذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ ماعلیک من حسابھم من شیٔ وما من حسابک علیھم من شی ء فتطردھم فتکون من الظّالمین۔

ترجمہ۔ اور تم اسی کے ذریعے سے خبردار کرو ان لوگوں کو جو ڈر رکھتے ہیں اس بات کا کہ وہ اپنے رب کے پاس اکٹھے کئے جائیں گے اس حال میں کہ اس کے سامنے نہ ان کا کوئی حامی ہوگا نہ شفیع تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ اور تم ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ کیجیو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی خوشنودی چاہتے ہوئے۔ان کی ذمہ داری کا کوئی حصہ تم پر نہیں اور نہ تمہاری ذمہ داری کا کوئی حصہ ان پر ہے کہ تم انکو اپنے سے دور کرکے ظالموں میں سے بن جاؤ۔ وماعلینا الا

البلاغ المبین۔ (سورۃ۔انعام آیت۵۰۔۵۱)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللھم صلے علی محمداً وعلیٰ آل محمداً ۔۔۔۔جی ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

Point of order Re: There is no any Minister in the House.

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب فرمائیے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین ! جیسا کہ یہ question hour ہے اورآپ حکومت کی responsibility دیکھ لیں کہ سوائے لیڈر آف دی ہاؤس کے front benches پر ایک بھی منسٹر نہیں ہے ۔ اب House میں آپ آکر بیٹھ گئے ہیں ۔ House بیٹھا ہوا ہے and the House is hostage because we can't proceed with the question hour کیونکہ ایک بھی وزیر نہیں ہے ۔ یہ accountability اور good governance کی بات کرتے ہیں تو یہ accountability of the governmentہے ۔ سینٹ کو اگر اس طرح treat کیا جائے گا کہ پانچ بجے آپ نے بالکل کل اس ایوان میں فرمایا تھا کہ میں ٹھیک پانچ بجے آ جاؤں گا ۔ اور ایک وزیر بھی اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہے ۔ what do we do? آپ بزنس چلا ہی نہیں سکتے ۔

Mr. Chairman: The point is valid.

سینیٹر میاں رضا ربانی: میرا خیال ہے یا تو آپ quorum bells ring کریں تاکہ وزراء آئیں ۔

جناب چیئرمین: نہیں جی اس مسئلے کو take up کیا ہے ۔ آج کابینہ کی میٹنگ تھی اس کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے but Wasim Sahib, would you like to say something.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب ! Cabinet meeting does not be a precedent آپ مہربانی کرکے stricture pass کریں against the Ministers یہ کوئی

طریقہ کار نہیں ہے ۔ ہاؤس شروع ہوچکا ہے ۔ چیئرمین بیٹھا ہوا ہے ، ہاؤس بیٹھا ہوا ہے ، Leader of the Opposition بیٹھا ہوا ہے ۔لیکن وزراء یہاں موجود نہیں ہیں ۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: معذرت کے ساتھ Leader of the House بیٹھا ہوا ہے ۔

Prof.Khurshid Ahmed: Point of order sir.

جناب چیئرمین: جی ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں اس میں ایک جملے کا اضافہ کروں گا ۔ میرے بھائی رضا ربانی نے جو کچھ کہا ہے کل بھی آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے بھی اور حزب اختلاف والوں نے بھی اس طرف متوجہ کیا تھا کہ وزراء کا یہاں ہونا بہت ضروری ہے ۔ ہمیں کچھ سوالات کو defer کرنا پڑا تھا اس لئے کہ متعلقہ وزیر صاحب تشریف نہیں لائے تھے لیکن آج اس کا جو جواب Cabinet کے ارکان نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے بائیکاٹ کیا ہے ۔ اور یہ ایوان کی بے حرمتی ہے ۔میں چاہوں گا کہ آپ اس کے بارےمیں کوئی نہ کوئی strictureضرور on record لائیں اور وزیراعظم کو متوجہ کریں کہ یہ طریقہ پارلیمنٹ کو چلانے کا ہرگز نہیں ہے ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین ! میں اس میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں اگر اجاز ت ہو تو ۔ اس معزز ایوان کے ذریعے جو sitting honourable members ہیں ایک order pass کیا جائے کہ جتنے وزراء ہیں وزیر باتدبیر ان کو فارغ کیا جائے ۔ یہاں آنا ان کے لئے زحمت ہے ۔ نئے لوگ انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور ان سے ہماری بھی جان چھوٹ جائے گی ۔شکریہ ۔

جناب چیئرمین: جی وسیم صاحب ۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): میرا خیال ہے کہ اس سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا کہ وزراء کو یہاں موجود ہونا چاہیے تھا ۔ چونکہ عام طور پر وقت پانچ ہوتا ہے تو اجلاس تھوڑا تاخیر سے شروع ہوتا ہے غالباً وہ اسی خیال سے تھوڑی دیر سے آئیں گے ۔

میاں رضا ربانی: وسیم صاحب جیسے آدمی کے منہ سے ایسی بات زیب نہیں دیتی کہ

وہ excuse کرتے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: مجھے آپ بتائیں میں کیا excuse دوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ کوئی excuse نہ دیں - جناب چیئرمین! مہربانی کرکے آپ stricture تو pass کریں -

Mr. Chairman: It will be taken up appropriately rest assure.

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ on the floor of the House کریں - یہ ہاؤس کی روایت رہی ہے - وسیم صاحب یہاں موجود ہیں - وسیم صاحب نے کئی بار مجھے ڈانٹا ہے when I was on that side of the floor کہ آپ کے Ministers late آئے ہیں - نہیں آئے ہیں They should be present in the house ان کے strictures on the record موجود ہیں - Speaker National Assembly, Chairman have been passing strictures has been passing strictures جناب! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے - اب آپ مجھے بتائیں ہاؤس کا سارا وقت ضائع ہو رہا ہے -

Mr. Chairman: We have one Minister here.

سینیٹر میاں رضا ربانی: کون سی Cabinet sir, you were present at lunch, I was present at lunch وہاں پر Cabinet Ministers were there. لیکن یہاں ہاؤس میں نہیں آسکتے -

جناب چیئرمین: جو وہاں تھے وہ یہاں بھی ہیں -

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: جناب چیئرمین! اعجاز الحق صاحب آگئے ہیں - اس سے مجھے ایک قصہ یاد آیا - ویت نام سے سارے Americans چلے گئے تھے - آخر میں ایک بیچارہ بوڑھا فوجی رہ گیا تھا - جب وہ جانے لگا تو وہاں تمام فوج جمع ہو گئی انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو جانے نہیں دیں گے - اس نے کہا کیا بات ہے - انہوں نے کہا کہ اگر آپ چلے گئے تو we will have no American left to defend آج یہی حال ہے - ہمارے پاس ایک وزیر صاحب آگئے ہیں اب

ہم ان کو نہیں جانے دیں گے ۔ میرا خیال ہے کارروائی شروع کریں ۔

جناب چیئرمین : سیکرٹیریٹ معلوم کرے Education Minister سے کیونکہ پہلا سوال ان سے متعلق ہے ۔ سراج صاحب تو نہیں ہیں he is out of the country

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Point of order sir.

جناب چیئرمین: نہیں اگر اس سے related ہے ورنہ ---

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین ! میں گزارش کرتا ہوں ۔ جناب ایک تو یہ بات کہ وزراء صاحبان کوئی نہیں ہوتے ۔ Education کے جوابات اعجازالحق صاحب دیں گے ۔

سینیٹر وسیم سجاد: نہیں جی Environment کے جواب دیں گے ۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: شروع ہی میں Education کے سوالات ہیں ۔ صورتحال یہ ہے جناب چیئرمین ! آپ ذرا غور کریں میں صرف آج کی بات نہیں کر رہا لیکن Education کے تین سوال اور Communication کے پہلے تین سوال ان سب کا کوئی جواب نہیں ۔ جناب! مسلسل یہ practice ہے ۔

جناب چیئرمین: ان کو بول لینے دیں ۔ پھر میں آپ کی طرف آتا ہوں ۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین ! جب سے یہ سینیٹ وجود میں آئی ہے وسیم صاحب ہمیں بار بار طعنہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ ڈسک بجاتے رہے ہیں۔ لیکن میں ان کی توجہ اس وقت دلانا چاہتا ہوں کہ آپ پورے sessions دیکھ لیں۔ questions آجاتے لیکن جواب نہیں آتے ۔ تو یہ کیا طریقہ ہے؟ آج پہلے تین سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ جو notices ہیں یہ بار بار repeat ہوتے ہیں۔ اس پر یہ ضرور لکھا ہوا ہے کہ 16-4-2004 کو یہ notice دیا گیا ہے۔ یہ وہ سوالات ہیں جو پہلے بھی آئے ہیں اور defer ہوئے ہیں پھر دوبارہ آئے ہیں۔ تو یہ کیا طریقہ کار ہے؟ کس طریقے سے پارلیمنٹ کو چلانا ہے؟ کس طریقے سے سینیٹ کو چلانا ہے؟ مجھے Government کی بالکل سمجھ نہیں آتی۔ جناب چیئرمین ! بڑی معذرت کے ساتھ۔ ہم نے کئی بار آپ سے request کی ہے۔ آپ Ministers کے ساتھ بہت زیادہ

lenient ہیں۔ ہماری آپ سے درخواست ہے کہ جب تک آپ اپنی leniency نہیں چھوڑیں گے، یہ آپ کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب چیئرمین: کیا کیا جائے؟

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! آپ orders pass کریں۔

جناب چیئرمین: تو اس سے کیا ہو گا؟

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: اس سے یہ ہوگا کہ کم از کم ان پر pressure بڑھے گا۔

Mr. Chairman: I have conveyed that to the relevant quarter.

(interruption)

Mr. Chairman: let me handle it in my way. Let me assure that equally if not more effective.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں جناب effective نہیں ہو رہا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ Floor پر کریں۔ آپ اپنی authority کو استعمال کریں۔ یہ تو Education Ministry کے جوابات ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کے میں دیکھ لیتا ہوں۔ جواب نہیں آئے ہیں۔ Hiraj Sahib is out of the country. He had mentioned yesterday.

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! میں Education کے حوالے سے ہی point of order پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے۔ We will come to the points later پہلے سوالات ہو جائیں اس کے بعد لے لیں گے۔ جس طرح ہم نے agree کیا ہے points of order اس کے بعد آئیں گے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! یہ Education سے ہی related ہے میں یہ

بات کردوں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے شاید Minister آ جائیں گے۔ نہیں تو پھر اس وقت alongwith other points of order

I will come to you. جی ہدایت اللہ شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین! یہ سوالات ہم نے پہلے بھی پوچھے تھے تو اس وقت متعلقہ وزیر یہاں موجود نہیں تھے۔ وہ سوال راستے میں رہا۔ آج بھی وزراء کا یہ حال ہے۔ مذہبی امور کے وزیر صاحب موجود ہیں لیکن ان کے متعلق کوئی سوال آج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے کل بھی check کیا تھا۔ Interior Minister کی اپنے علاقے میں پہلے سے commitment تھی۔ ان کے درگاہ کا عرس ہوتا ہے۔ آج ہی میں نے پتا کیا ہے جیسے ہی وہ آئیں گے۔ وہ آپ کے points کو بالکل attend کریں گے۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی آسانی کے لئے ہم تمام جتنے بھی ممبر صاحبان ہیں اس چیز میں چاہے Treasury Benches والے ہیں یا Opposition وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ اس House کی authority کو استعمال کرتے ہوئے وزراء جو غیر حاضری کر رہے ہیں اس کا نوٹس لیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے بھی مسئلہ ہے۔ ان کے بھی سوالات ہیں۔ صرف ہمارے سوالات نہیں ہیں۔ تو یہ House اس قوم کے لئے ہے۔ اس House پر بڑے اخراجات آتے ہیں۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ اس حکومت کو ایسی تجاویز دیں اورآپ جناب ایک سخت Order pass کریں۔ ہمیں استعمال کریں۔ House کو استعمال کریں۔ ان کو کہیں کہ جو Minister غیر حاضر ہوگا تو آپ وزیر اعظم کو لکھیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گا۔ جی بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا نکتہ اعتراض بھی وقفہ سوالات سے متعلق ہے۔ میرے دو سوالات ہیں جو unstarred ہیں جو آپ نے بڑی مہربانی سے list

No. 2 میں admit کئے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات printed list میں کہیں بھی نہیں ہیں۔ میرا یہ سوال جو آپ نے admit کیا ہے۔ یہ کوئی ۶ مہینے پرانا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ چیف الیکشن کمشنر صاحب نے 2002-3 میں کن کن ممالک کے دورے کئے تھے؟ کس نے sponsor کیا تھا اور کیا کیا خرچ آیا تھا؟ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اس سوال کو circumvent کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا جواب تو آ گیا ہے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جواب کوئی نہیں آیا ہے۔ یہ خالی ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا میں اس کو take up کر لوں گا۔ جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید سجاد حسین بخاری: جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ اس ملک میں accountability کے نام پر Opposition کے ساتھ جو کچھ کھیل کھیلا جا رہا ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی لیکن جہاں کہیں حکومت کے لوگوں کی accountability کا مسئلہ آتا ہے وہاں یہ سب لوگ خاموش ہیں۔ اسی طرح آپ بھی خاموش ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں وزراء کی بھی accountability ہونی چاہیئے کہ جیسے میرے ساتھی نے کہا کہ اتنا خرچہ اس کے اوپر آتا ہے۔ جب Session ہوتا ہے تو اس پر بہت اخراجات آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ point تو ہو گیا ہے۔ We will take up it. جی سعدیہ عباسی صاحبہ۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: گندم کا issue اور VARAN Tours کا issue ' یہ دو issues raise کئے گئے' یہ بڑے important issues ہیں۔ جہاں تک VARAN Tours کا تعلق ہے' میرا خیال ہے کہ اعجاز الحق صاحب اس کے بارے میں کوئی تو جواب دیں کیونکہ وہ علاقہ 16 سال ان کی constituency رہا ہے' جہاں سے ان کے route permit cancel کر دیئے گئے ہیں اور کئی لوگوں کو بے روزگار کر دیا گیا ہے۔ وہ آج بھی ان کی constituency ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں concerned Minister ہی اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ اگر اعجاز صاحب کچھ کہنا چاہیں تو he is welcome but it has to be the

concerned Minister.

سینیٹر سعدیہ عباسی: بات حکومت تک تو convey کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب کریں گے، وہ آئیں گے۔ Minister نہیں ہیں، کل بھی نہیں تھے آج بھی نہیں ہیں ۔ جب آئیں گے he will certainly convey. جی غفور صاحب۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: دوسرا جناب چیئرمین! wheat کا issue یہ بڑا important issue ہے۔

جناب چیئرمین: وہ سوال کرتے ہیں، یہ point out کر کے ، گلشن سعید صاحبہ کے بعد اسی پر آتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ایک تو یہ House کی توہین ہے کہ وزراء صاحبان یہاں تشریف نہیں لاتے۔ دوسری بات میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ جو وزیر اس ایوان میں کوئی وعدہ کرتا ہے، اسے پورا نہیں کیا جاتا ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے petroleum کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے لئے point raise کیا تھا اور اس وقت وزیر موصوف نے اس ایوان میں یہ وعدہ کیا تھا کہ آئندہ آئے دن تبدیلی نہیں کی جائے گی، اضافے نہیں کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ نے بھی سوال دیا تھا، وہ convey کیا تھا، ہم نے وعدہ نہیں کیا تھا، minutes کو بھی ہم نے check کیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں، ہماری مشکل یہ ہے کہ میں نے استحقاق ------

جناب چیئرمین: آپ کی assurances کی Committee ہے it can be taken up with them. نہیں آپ کی House Assurances Committee, it can be taken up with them.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایوان کا استحقاق تھا، میں

نے privilege motion move کیا، آپ نے یہ کہہ کر اسے منظور نہیں کیا کہ Senate اس میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ سینیٹ مداخلت کر سکتا ہے اس لئے کہ وزیر موصوف نے اس ایوان میں وعدہ کیا تھا کہ اس میں بار بار کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی، انہوں نے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: جی گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: السلام علیکم جناب چیئرمین صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ان سے یہ کہنا چاہتی ہوں، میں دو، تین دن سے دیکھ رہی ہوں کہ ہماری Opposition کو ایک ہی موضوع ملا ہوا ہے کہ وزیر نہیں آ رہے ہیں۔ ابھی دیکھیں تین ہو گئے ہیں، ابھی اور بھی آ جاتے ہیں، ان کو کوئی اور بات ہی نہیں سوجھتی۔ ہنسنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Silence please, silence, order.

سینیٹر گلشن سعید: ان کے ایجنڈے میں صرف ہنسنا ہے۔ جب کل وزیر کھڑے ہو کر جواب دے رہے تھے، یہ کتنا مذاق بنا رہے تھے، یہ کتنی غلط بات ہے۔ جب کوئی جواب دیتا ہے تو ان کو جواب پسند نہیں آتا جب کوئی ذرا late ہو جاتا ہے، یہ باتیں بناتے ہیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: چلیں تشریف رکھیں ۔ we can take Question Hour.

Question No.51 Mrs. Rukhsana Zubairi. Information is being collected, on the next rota day, there is the commitment to place it on the next rota day. Question No.51-A Mrs. Rukhsana Zubairi. Communications Minister has gone to China with the dead bodies of the Chines, so he has sorry, جی requested to be excused.

51-A. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 16-04-04 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that deep sea fishing is not allowed in territorial waters of Pakistan;

(b) whether it is also a fact that fishing is being done by foreign trawlers in the said area, if so, its reasons; and

(c) the action being taken by the Government in this regard?

Reply not received.

Senator Rukhsana Zubairi: Sir, the reply has also not been received.

جناب چیئرمین: نہیں آگے بھی ان کے سوالات ہیں' اس لئے میں بتا رہا ہوں' that has definitely taken up. Question No.51-B.... Next rota day پر' میرے خیال میں چائنا جانا ہے یا جو casualties ہوئی ہیں اس کی وجہ سے Chinese کے ساتھ ہیں

سینیٹر رخسانہ زبیری: Sir, یہ جو سوال ہے' it is a very simple question اس میں کوئی data کی ضرورت نہیں ہے' میں نے یہ پوچھا تھا کہ جو نابینا students ہیں' ان کے امتحان میں بیٹھنے کا کیا procedure ہے؟ procedure جو ہے' اگر ہمارا ذرا بھی considered attitude ہے' ہمارے handicaped لوگوں پر اور disadvantaged لوگوں پر we got to know it. جب یہ apply کرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ Civil Surgeon سے certificate لائیے۔ Civil Surgeon کے ہاں دو' تین ہفتے ضائع ہو جاتے ہیں' یہ امتحان سے فوراً پہلے کا زمانہ ہے اور پھر ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ کسی ایک کو لائیے جو آپ کی طرف سے امتحان میں لکھ سکے۔ اس کی جو قابلیت ہے یا knowledge ہے' وہ آپ سے کم ہونا چاہیئے تو what is always, why can't be the couple of people who could be writing answers for such students, why can't we tackle the question basically? نابینا لوگوں کے لئے کچھ facilities ہونی چاہئیں۔

Mr. Chairman: The Minister has heard too, I am sure, she will attend to it, she must have an answer. You have anything from you.

Mrs. Zubaida Jalal(Minister for Education): Sir, as the honourable Senator has just mentioned herself the eligibility for a blind students sitting for examinations is normally there should be a medical certificate from specilist or a civil surgeon that actually the person is blind and on the issue that she mentioned for having people sitting there who actually do the writing for them that we can look into because normally

اپنے ہی لوگ لاتے ہیں

you know, whoever they have people with them and there are exemptions for these special people.

کہ ان کی کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے

they are exempted from a sort of fee and they are allowed to qualify the examination without any restriction on the number of opportunities and attempts they may wish to avail and I mean its not like any other noraml child who may fail in a paper or two or three and not be allowed to sit again but they are allowed any number of opportunities and whatever facilities are required for the examination, the centre etc., the board does provid it to the students. These are the special exemptions that are given to special children.

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Supplementry question.

جناب چیئرمین: جی فرمائیں۔

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: جناب یہ جب apply کرتے ہیں تو mention کرتے

ہیں کہ ان کو کیا problem ہے اور وہ apply کرنا یا جو registeration board کے ساتھ ہوتا ہے وہ کافی پہلے ہوتا ہے۔ امتحان تو ایک student کو بار بار دینا ہوتا ہے'

there should be some way of facilitating them that a blind student, may be identified as a blind student and the student hasn't got to go for the medical certificate. Its very cumbersome, it's wastage of time and undue pressure on them.

Mr. Chairman: Now, why would you say cumbersome, if somebody is legally blind because........

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: For instance, there is a blind student who goes upto masters level. So that means they are talking of at least eight examinations from 9th untill masters level. So eight times the person has to go and the honourable Minister has just said that there is no limitation.

اگر فیل ہو جائیں تو بار بار امتحان دیں سکتے ہیں' اس کا مطلب ہے بار بار they have to go through this process. Why can't we have it that there may be an I.D. Cards that this person is a blind. Somthing can be done.......

Mr. Chairman: That can be taken up. Yes Minister for Education.

Mrs. Zobaida Jalal: May I give suggestions that are coming in and we could look into them and *Inshallah* we will work on them.

Mr. Chairman: Question No. 53. Mr. Mouhim Khan Baloch.

53. ***Mr. Mouhim Khan Baloch:** *(Notice received on 16-04-04 at 1.29 p.m.).*

Will the Minister for Education be pleased to state the total number of students belonging to Balochistan sent abroad on educational scholarships during the last three years with district-wise break-up?

Mrs. Zobaida Jalal: Five students belonging to Balochistan Province were sent abroad on Educational Scholarships during the last three years. District-wise break-up is given at Annex-I.

Annexure-I

LIST OF CANADIDATES WHO SENT ABROAD ON SCHOLARSHIPS WITH DISTRICT WISE BREAK UP

Sr.#	Name of Candidates	District
1.	Dr. Muhammad Ahmed Farooqi	Quetta
2.	Mr. Rashid Saeed	Quetta
3.	Mr.Ejaz-ul-Islam	Quetta
4.	Mr. Mansoor Ahmed Baluch	Kech
5.	Mr. Aminullah	Pishine

Mr. Chairman: Any supplimentry? Yes Mr. Mouhim Khan Baloch.

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! میں فاضل رکن جناب زبیدہ جلال صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران کل کتنے students پاکستان سے scholarship level پر باہر بھیجے گئے ہیں اور اس میں ان تین سالوں کے دوران total quota کیا رہا ہے؟

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے پانچ بندوں کا نام دیا ہے کہ جن میں سے تین کا کوئٹہ سے تعلق ہے، ایک کا تعلق کیچ، تربت سے اور ایک کا تعلق پشین سے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئٹہ سے جو تینوں بھیجے گئے ہیں یقینی طور پر ان کا بلوچستان سے تعلق نہیں ہے، اگر واقعی

بلوچستان سے تعلق ہے تو تفصیلاً بتائیں کہ یہ کون ہیں؟ ان کے والد کون ہیں؟ ان کا کوئٹہ سے کتنے عرصے سے تعلق ہے؟

جناب چیئرمین: یہ تو پھر آپ اور تفصیلات مانگ رہے ہیں جو کہ سوال میں تو نہیں ہیں۔ آپ نے کہنا تھا ...students with the percentage and lineage

سینیٹر مہیم خان بلوچ: نہیں جناب میں عرض کروں کہ سب سے بڑی بات ہے کہ میں بالکل دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ جو تین کوئٹہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کو کہ یہاں mention کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا کوئٹہ سے تعلق نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر بلوچستان کے بہت سے ایسے ہیں جو پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہیں' پشاور میں ہیں' کراچی میں ہیں اور وہ یہیں سے local certificate لے کر scholarship پر باہر بھیجے جاتے ہیں۔ اسی لئے میرا شک ہے۔ لہذا اس سلسلے میں وہ واضح کریں کہ یہ تین student کون ہیں؟ ان کے والد کون ہیں؟ آیا ان کے والد وہاں ملازم ہیں یا وہ وہاں کے permanent بندے ہیں؟

جناب چیئرمین: مہیم خان صاحب آئندہ جب سوال پوچھیں تو اس میں اگر یہ چیزیں لکھ دیا کریں تو پھر تفصیل بروقت موصول ہو جائے گی۔ جی وزیر تعلیم صاحبہ۔

Mrs. Zobaida Jalal: Sir to the answer of my colleague who are from Quatta, let me assure him that they are domiciled یہ جو تین ہیں settlers of Quetta. اگر ان کو وہ بلوچستان والے نہیں مانتے ہیں تو I don't know how we can get this through but otherwise in detail جو وہ مانگ رہے ہیں he will have to put up a fresh question so that I can go back and find out who the fathers are, whether they are working there, for how many years they have been settled there. I think it is more than hundred years. شاید یہ لوگ وہیں settled ہیں۔

But on the other hand for general information let me say that in 1997

سارے scholarships ختم کئے گئے تھے - these scholarships were revived in year 2001. چاہے cultural scholarships ہوں یا Common Wealth scholarships ہوں -

اس پر ہے 3.5% کہ جو کوٹہ کا بلوچستان کہ Since then it has been seen to implementation ہو رہا ہے and I would like to inform him that ابھی تقریباً آٹھ لوگوں کے نام گئے ہوئے ہیں for the final selection, for the Common Wealth دونوں ممالک scholarships. But Common Wealth scholarships final selection ہی کرتے ہیں۔ جو host countries ہیں وہ final selction کرتے ہیں۔

سینیٹر تنویر خالد : یہ جو لوگ سکالر شپ پر جاتے ہیں is it purely on merit basis یا صوبہ وار بھیجتے ہیں کہ اگر کسی province میں فرض کریں سندھ میں میرٹ پر لوگ زیادہ ہیں تو آپ کیا کرتے ہیں ان کو میرٹ پر بھیجتے ہیں یا کوٹہ کر دیتے ہیں کہ صوبوں کے اتنے اتنے لوگ جانا ضروری ہیں۔ اگر وہاں پر اتنے افراد on merit available نہ ہوں۔

مسز زبیدہ جلال : سارے سکالر شپ جتنے بھی on merit آتے ہیں according to the number for Sindh اس کے مطابق بھیجے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی مس بروچہ۔

Senator Roshan Khursheed Bharucha: Chairman Sahib, if I can ask a question from the honourable Minister, as I have seen the list, there are only five people in three years from Balochistan and there is not a single woman, not a single girl or lady or anybody. So is there not anybody capable to get scholarship from Balochistan because there is no name of any lady here.

Mrs. Zobaida Jalal : As I said

کہ یہ 2001 میں revive ہوئے تھے - but let me tell you, جو annual basis پر ہے they are all in process initially عورتوں نے apply نہیں کیا تھا from Balochistan,

but now we have a few women who have applied. Naturally they will

I have to go through the test and interviews اگر merit پر آجاتی ہیں they all will

be selected.

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی : وزیر صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین سال کے دوران صرف پانچ طالب علموں کو آپ نے بھیجا ہے۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ دوسرے صوبوں سے انہوں نے کتنے لوگوں کو بھیجا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوٹے کے تناسب سے بہت کم ہے۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ اگر تین سال کے دوران پانچ ہمارا کوٹہ بنتا ہے تو پھر ہم پچاس چھپن سال کا کیا گلہ کریں جبکہ منسٹر صاحبہ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو چھپن سال میں ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ ہماری منسٹر صاحبہ کریں گی۔ ہمیں بتائیں کیونکہ دوسرے صوبوں سے سینکڑوں کی تعداد میں طالب علم چلے گئے ہیں اور بلوچستان سے صرف پانچ آدمی، وہ بھی جیسے مہیم خان صاحب کہتے ہیں کہ ڈومیسائل پتہ نہیں چوری کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : اس کا جواب وہ دے چکے ہیں۔ باقی جو دوسری بات کی ہے

would you like to comment on the different ratio that he asked.

Mrs. Zobaida Jalal : Sir the ratio is according to the

Constitution.

جو division ہے اس کے مطابق ہی جا رہے ہیں۔ 3.5% is Balochistan اور یہ total

number تو اتنے ہوتے نہیں ہیں۔ for instance یہ جو Common Wealth

scholarships آئے تھے۔ The host countries asked for a nomination of at

least candidates 30 in numbers according to the division ہم نے بھیجے۔ but

inspite of that out of the 30 only 5 were selected. I mean the final

selection is again with the Commom Wealth, host country. تو out of 30

جو ہم نے بھیجے انہوں نے صرف پانچ select کئے اس میں پھر دیکھا جاتا ہے nominations
کہ جتنا بھی ہر صوبے کا آجاتا ہے۔ on the cultural scholarship that is where we
جتنے بھی ہوتے ہیں۔ کچھ ممالک کے سال میں پانچ ہوتے ہیں، کچھ have a bigger number
کے تین ہوتے ہیں، کچھ دس ہوتے ہیں۔ according to the cultural exchange جو ہوتا
ہے اس میں then we also look into the quota and this is how they are
جہاں میں کہوں کہ پانچ سے زیادہ کا حق تھا اور divided. There is not a certain number
کم بھیجے گئے اور بلوچستان سے کم لوگ گئے۔

Mr. Chairman: It is fully utilized.

Mrs. Zobaida Jalal : It is fully utilized, since the last two years we have been trying and it is also very transparent too as I said web site
پر بھی ساری information ہے۔ we advertise in regional papers also. It is not
only "The Dawn" and "The News" یا جو شہروں میں اخبارات ہیں بلکہ regional
papers میں بھی rural Sindh بلوچستان، Tribal Agencies, Northern Areas ہر جگہ
information well in time چلی جاتی ہے۔ and it depends on how many students
actually come on merit for this criterion.

جناب چیئرمین: جی ہدایت صاحب مختصر رکھیں کیونکہ ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ کافی supplementary ہو گئے ہیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ شاہ: اس ضمن میں میرا سوال یہ ہے کہ جس طریقے سے محترمہ نے پانچ طلبہ جو بلوچستان کے ذکر کئے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ باقی صوبہ سرحد، بلوچستان اور شمالی علاقہ جات کے بھی ہمیں بتا دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: وہ تو وہی جواب آسکتا ہے جیسا آپ سوال پوچھیں گے۔ آئندہ کے لئے اپنا سوال کا ایسا متن رکھیں کہ جو جو information چاہیئے، وہ اس میں آ جائے۔ آئندہ کے لئے leniency کریں گے۔ غفور صاحب آپ کا بھی کوئی سوال ہے؟

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میرا ضمنی سوال ہے کہ ان scholarships کا period کتنا ہے اور amount کتنی ہے؟ کیا اس کا جواب دینا ان کے لئے ممکن ہو گا؟

مسز زبیدہ جلال: جو Common Wealth Scholarships ہیں that depends on the..

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: بلوچستان کے جن لوگوں کو دیے گئے۔

مسز زبیدہ جلال: یہ جو گئے ہیں they all have gone on the cultural scholarship.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میرا مطلب ہے کہ یہ scholarship کتنے عرصہ کا ہے اور اس کی amount کتنی ہے؟

Mrs. Zobaida Jalal: If it is Masters then it is for two years. اور اگر Ph.Ds کے لئے جا رہے ہیں then it is nearly four years and tuition fee is free. اور ہمارے Prime Minister when he went to China just a year earlier وہاں یہ decision ہوا تھا کہ all Masters would get a two hundred dollars stipend/scholarship monthly اور جو Ph.Ds کر رہے ہیں ان کو three hundred dollars monthly ملیں گے۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: کیا یہ ان کو بھی مل رہے ہیں؟

مسز زبیدہ جلال: ان کو بھی مل رہے ہیں۔ جتنے بھی گئے ہیں we have started to give them.

جناب چیئرمین: سوال نمبر 54۔

54. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-04-04 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that an amount of rupees 26 crore 79 lacs and 60 thousands was sanctioned in the current budget for access to justice programme loan (TA Loan), if so, the details of the projects to be funded out of this amount;*

(b) *whether the said amount has been released, if not, its reasons; and*

(c) *the amount spent so far out of the said grant on each project?*

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: (a) An allocation of Rs. 267.960 million has been made in PSDP 2003-04 for "PC-II-T.A. Loan for Access to Justice Programme". Scope of work under the project is as under:

(i)	Appointment of Consultants through T.A. Loan.	555 Man Months.
(ii)	Purchase of Computers etc.	274 Nos.
(iii)	Purchase of Machinery/equipments/Materials etc.	60 Nos.
(iv)	Establishment of PMU.	

(b) Yes, the said amount has been relased.

(c) An amount of Rs. 9.615 Million has been spent by December 2003 during the current financial year 2003-04. The said amount has been used for procurement of office equipment like fax machine, photocopiers, type writers, water coolers, gas heaters, air conditioners, multimedia projectors, computers, printers and Pay and allowances of PMU Staff etc.

جناب چیئرمین : وزیر قانون نہیں ہیں Wasim sahib, can you reply because the Minister is out of the country?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : میرا خیال ہے کہ شاید Leader of the House اس کا جواب نہیں دے سکیں گے۔

جناب چیئرمین: جواب تو لکھا ہوا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! صورت یہ ہے کہ جب ہم سوال تیار

کرتے ہیں اور یہاں جمع کرواتے ہیں، اس کا نوٹس دیتے ہیں۔ نوٹس دینے کے بعد اپنی turn کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر rota day پر ہمارا question include ہوتا ہے۔ جب سوال اجلاس میں آتاہے تو اس question کے متعلق ہم supplementaries پوچھتے ہیں۔ جو سوال میں نے پوچھا ہے ، اس میں ایک ارب روپے کے منصوبے ہیں جو access to justice کے لئے مختص کئے گئے تھے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ رقوم تو مختص ہو جاتی ہیں لیکن یہ release ہوتی ہیں اور نہ ان کی execution ہوتی ہے اور ہم اپنے سوالات کے ذریعے پوچھتے ہیں کہ یہ execution کیوں نہیں ہوئی۔ ان سوالات کا یہی مقصد ہے کہ ایسے معاملات کو speed up کروایا جائے، ان کو implement کروایا جائے۔ ان allocations کو release کروایا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ کیا ان پر عمل درآمد ہوا ہے یا نہیں؟ اب سوال موجود ہے، جواب موجود ہے۔ پوچھنے والا موجود ہے اور supplementary answer صرف اس لئے نہیں آ سکا کہ وزیر صاحب نہیں ہیں۔ میں عرض کروں--

جناب چیئرمین: کچھ جواب تو دیا ہے۔ لکھا ہوا ہے کہ "Has been spent"

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جی جناب۔

Mr . Chairman: In the (c) " The amount has been spent". Amount

تو دیا ہوا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: مجھے amount سے غرض نہیں ہے۔ amount تو دیا ہوا ہے۔ میں تو supplementary پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر 8 لاکھ روپے دیے ہیں تو یہ کے برابر ہیں کیونکہ باقی رقم نہیں دی گئی۔ انہوں نے مانگی نہیں یا Finance Ministry نے نہیں دی؟ یہ کیوں نہیں دی؟ یہ منصوبہ کیوں implement نہیں ہوا؟ بجٹ میں تو دیکھنے کے لئے access to justice کا پروگرام ایک ارب روپے کا ہے لیکن اگر یہاں دیکھیں تو ان منصوبوں کے لئے 25 کروڑ روپے بھی release نہیں ہوئے۔ 20 کروڑ بھی release نہیں ہوئے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرانے زمانے میں یہ ہوا کرتا تھا کہ وزیروں کے پروگرام

cancel ہوا کرتے تھے؛ tours cancel ہوتے تھے اور Question Hour کو فوقیت ہوتی تھی۔ کیونکہ یہ خیال ہوتا تھا کہ میں نے question کا جواب دینا ہے؛ اس لئے میں دورہ پرنہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے question کا جواب دینا ہے؛ اس دن میرا question day ہے؛ اس لئے میں باہر نہیں جا سکتا۔ جناب والا! یہ Question Hour کی sanctity ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی exceptional بات ہے کہ ایک وزیر صاحب کی طرف سے دوسرے وزیر صاحب جواب دے دیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ ایک collective ذمہ داری ہے لیکن ہمارے sessions بھی کبھی کبھار ہوتے ہیں۔ اب یہ اندازہ فرمالیجیئے کہ یہ questions کب آئیں گے؟ یہ اب جون میں آئیں گے۔ جب آپ اگلا session بلائیں گے۔ اگر Opposition نے نہ بلایا تو پھر ہمارے یہ سوال جون میں آئیں گے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اس طرح سے یہ questions جون میں آئیں گے۔ جب بجٹ ختم ہو چکا ہو گا۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات بجا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اس لئے میں نہایت مودبانہ گزارش کرنا چاہتاہوں؛ اس لحاظ سے نہیں کہ میں یہ بات کرکے کوئی نمبر بنانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت ادب سے یہ گزارش کرنا چاہتاہوں کہ ہماری پالیسی یہ ہونی چاہیے کہ Question Hour is sacrosanct. This Senate is sacrosanct and National Assembly is sacrosanct. اور یہ جوابات یہاں آنے چاہئیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب مجھے ان سے پورا اتفاق ہے۔ یہ سوالات کے جوابات آنے چاہئیں اور آج تو ماشاء اللہ بڑی رونق ہے۔ آج ماشاء اللہ ۵ وزراء حاضر ہیں اور مزید آرہے ہیں۔ رضا ہراج صاحب غالباً قاہرہ گئے ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ آجائیں گے۔

Senator Mian Raza Rabbani: No sir. Raza Haraj is the Minister of State. Why isn't the Law Minister here. The charge of the Law Ministry is with Mr. Kasuri as the Federal Minister. Mr. Kasuri is here.

آج اخبار میں ان کی تصویر چھپی ہے خاتون Italian Foreign Minister سے ہاتھ ملاتے ہوئے، وہاں پر وہ ہو سکتے ہیں یہاں پر جواب دینے کے لیے کیوں نہیں آئے۔

سینیٹر وسیم سجاد: ان کے نہ آنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ مصروف ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, he is the Law Minister. The Law Minister should have been in the House.

Mr. Chairman: Raza Sahib, the point is taken. Mr. Wasim Sajjad will convey.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میرے محترم بھائی سے دو سوال ہیں۔ ایک ارب روپے allocation تھی اور اس میں سے صرف ۹ ملین release ہوئے ہیں اور باقی release ہی نہیں ہوئے۔ یہ آپ غور فرمائیے justice کے بارے میں performance ہے، اس پیسے کی جو باہر سے آیا ہے۔ یہ تو بہت زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین: اعجاز صاحب۔

جناب اعجاز الحق (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور): جناب یہ جو بات ہوتی ہے۔ I agree with the people, who have raised this question. کچھ ایمرجنسی ہوتی ہے۔ جیسے آپ کو معلوم ہے وزیر مواصلات کو گوادر میں جانا پڑا۔

But I agree with the people who are making the statements that there should be more coordination and I assure them that in future we will distribute the work among ourselves and the questions will be answered.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۵۵، جناب انور بھنڈر۔

55. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that an amount of rupees 72 crores fifty lacs was sanctioned in the current budget for Access to Justice Department Fund (AJDF) if so, the projects funded out of this grant so far and the projects to be funded by the end of this year; and*

(b) *whether the said amount has been released, if not, its reasons?*

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: (a) An allocation of Rs. 725.00 million has been made in the current PSDP 2003-04 for Access to Justice Fund (AJDF)). No Projects has been funded so far. This is an endowment fund which would be invested and income generated thereafter, would be utilized in various windows to the extent provided hereunder:—

Sr. No.	Description	Share (% age)
(i)	Provincial Judicial Development Fund.	(60.3%)
(ii)	Special projects in the under developed provinces/areas.	(10%)
(iii)	Legal empowerment Fund.	(13.5%)
(iv)	Federal Judicial Academy Fund.	(4.5%)
(v)	Innovations on promotion of legal education Fund.	(4.5%)
(vi)	Legal and Judicial research Fund.	(4.5%)
(vii)	Establishment/management for the Fund.	(2.7%)
	Total:	**100%**

(b) The said amount has not been released so far.

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! ہمارے منسٹر دعوتوں میں جا کر کھانا وانا کھا کر سو جاتے ہیں تو پھر برائے مہربانی یہ اجلاس صبح کے وقت----

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: صبح دفتر بھی ہوتا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: آپ سوچیں کہ کتنے سارے سوال خراب ہو رہے ہیں تو یہ غلط بات ہے یا تو اجلاس صبح کے وقت ہونا چاہیئے تاکہ fresh, fresh minister آ جائیں کیونکہ ۳ بجے کھانا کھا کر یہ سو جاتے ہیں، پھر آپ پریشان ہوتے ہیں تو پریشان ہونے کا کیا فائدہ؟ بہتر یہی ہے کہ صبح کے وقت سینیٹ کا اجلاس ہو۔ کیونکہ یہ آپ کے لیے بھی اچھا ہوگا، ہمارے لیے بھی اچھا ہوگا، ان کے لیے بھی اچھا ہوگا۔ ابھی آپ کہتے ہیں کہ منسٹر دورے پر گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ منسٹر ہاتھ ملا رہا تھا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: میں نے کس کا کہا کہ دورے پر ہے ۔میں نے غوری صاحب اور ہراج صاحب کا کہا تھا۔یہ قصوری صاحب کی بات کر رہے ہیں ۔

سینیٹر آغا پری گل: ہمارے جو سینیٹر صاحبان ہیں وہ اکثر اخبار کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں کہ بھئی کون کس سے ہاتھ ملا رہا ہے، کون کس سے گلے مل رہا ہے کیونکہ اپوزیشن ہے ناں، ان کا role تو پھر آپ کو پتہ ہے ۔اس لیے سینیٹ کا اجلاس آپ صبح بلایا کریں تاکہ ہمارے لیے بھی اچھا ہے اور ان کے لیے بھی اچھا ہو گا۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: میں پری گل صاحبہ کی تائید کروں گی کہ میں نے تین resolutions کوئی پانچ مہینے سے دیئے ہوئے ہیں about the Budget and they still haven't come اب بجٹ تو ویسے ہی پاس ہو رہا ہے تو ان کے آنے کی اب ضرورت ہی نہیں ہے ۔ ویسے میں نے ان سے directly بات کی ہے شاید آ جائے لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہاؤس میں بجٹ پر discussion ہونی چاہیئے تھی پھر بجٹ آنا چاہیئے تھا کہ whether to include this or not. تو request بھی ہے کہ ہمارے سوالات اور resolutions وقت پر آئیں تاکہ ہم کچھ کر سکیں ۔ اب تو ان کے آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: resolutions جو ہیں اس کے لئے procedure کے حساب سے ballot ہوتا ہے اس میں جو نکلتا ہے وہ آتے ہیں اگر ballot میں کوئی رہ جائے پھر اس پر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔یہ procedure ایسا ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: جب resolutions آئے تھے تو وزیر صاحب نہیں تھے۔

Mr. Chairman: We will take note of that.

۵۵ ہراج صاحب کا ہے وہ تو نہیں ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: ۵۵، ۵۶، بھی، تو جناب یہ repeat ہوں گے۔

Mr. Chairman: We will defer these.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جون سے پہلے۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ ، نمبر ۵۸ ،

58. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Special Education be pleased to state the amount released to the provinces out of central Bait-ul-Mal Fund during the last five years with province-wise break-up?

Mrs. Nilofar Bakhtiar: The break-up of amount released to the provinces out of central Bait-ul-Mal Fund during the last five years is as under:—

(Rupees in million)

Year	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	ICT
1998-99	183.98	93.71	64.55	45.59	82.01
1999-00	36.04	14.86	27.50	15.71	7.91
2000-01	1270.43	537.16	449.53	99.77	131.58
2001-02	1275.68	540.17	453.72	102.33	136.71
2002-03	1336.45	567.37	473.53	115.17	149.14
Total:	**4102.58**	**1753.27**	**1468.83**	**378.57**	**507.35**

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے صوبہ وار رقم کی تفصیل دی ہے اس میں دیکھا جائے تو پنجاب کے لیے -/4102 ' سندھ کے لیے -/1753 ' سرحد کے لیے -/1468 اور بلوچستان کے لیے -/only 378 ہے تو میں سمجھتا ہوں اس تقسیم کو اگر منسٹر صاحبہ چیک کریں تو بلوچستان سب سے غریب صوبہ ہے اور تین سال پہلے بیت المال کی تقسیم کا جو طریق کار رہا ہے چونکہ وہ سیاسی دور تھا ' وہ صرف کارکنوں میں تقسیم ہوئی تھی۔ ان کا طریق کار یہ ہے کہ باقاعدہ ایک کارڈ بنتا ہے اور تین ' چار ' پانچ سال یہی ایک کارڈ چلتا ہے ' میں سمجھتا ہوں کہ وہ تقسیم بھی برابری اور مساوات کے اصولوں پر نہیں ہوئی تو میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارا کوٹہ جو بیت المال میں انتہائی کم ہے اس کو چیک کریں اور جو ہمارا کوٹہ بنتا ہے وہ ہمیں دینے کا وعدہ کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے دور میں جو تقسیم ہوئی اس کو چیک کر کے ہمیں دوبارہ مطمئن کریں کہ واقعی وہ غریب لوگوں کو امداد ملی ہے۔ مالدار لوگ جو source والے تھے انہوں نے اپنے کارڈ بنائے ہیں وہ دکاندار بھی ہیں، مالدار بھی ہیں۔ جو یتیم اور بیوائیں ہیں ان کو امداد نہیں ملی۔

محترمہ نیلوفر بختیار (مشیر برائے وزیراعظم): جناب چیئرمین، میں معزز سینیٹر صاحب کو بتانا چاہتی ہوں کہ بیت المال کی رقم کی تقسیم صوبوں کی آبادی کے تناسب سے ہوتی ہے اور آبادی کے تناسب سے پنجاب کو پچاس فیصد دیا جاتا ہے، سندھ کو تیئس فیصد، صوبہ سرحد کو تیرہ فیصد اور بلوچستان کو سات فیصد۔ AJK, Northern Areas, FATA and Islamabad Federal Capital کو سات فیصد۔ یہ آبادی کے حساب سے تقسیم ہوتی ہے اس میں میری کوئی پسند یا ناپسند شامل نہیں ہے۔

میں اپنے معزز سینیٹر صاحب سے یہ درخواست بھی کروں گی کہ میں یہاں پر عام سی ایک Advisdor ہوں مجھے یہ کہنا زیب تو نہیں دیتا لیکن جب بھی ہمارے بلوچستان کے بھائی بات شروع کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ ہے، آج میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان میں جتنے ترقی کے منصوبے شروع ہو چکے ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔ خود ہمارے وزیر اعظم بلوچستان سے ہیں، ہماری بہت قابل وزیر تعلیم بلوچستان سے ہیں۔ ہمیں اپنے اس صوبے پر فخر ہے۔ براہ مہربانی جب بھی بات کی جائے اس صوبے کو پسماندہ صوبہ کہہ کر گفتگو کا آغاز نہ کیا جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں محترمہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے محکمے کا جواب دیں۔ وزیر اعظم یقیناً بلوچستان سے ہیں، ہمیں اس پر فخر ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ وزیر اعظم کی وجہ سے ہمارے ہاں کچھ ترقی ہو رہی ہے۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم بتائیں کہ بلوچستان پسماندہ صوبہ ہے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اس پر ابھی debate نہیں ہو رہی۔ پروفیسر غفور احمد صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد : جناب والا، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ 1999 اور 2000 میں amount ہر جگہ کم ہوئی ہے جبکہ دوسرے سالوں میں یہ بڑھتی گئی ہے تو 1999 اور 2000 میں amount کم کیوں ہوئی ہے۔

محترمہ نیلوفر بختیار : جناب چیئرمین، 99-1998 میں ایک آٹا subsidy scheme شروع کی گئی تھی وہ سکیم پھر بند کر دی گئی تھی کیونکہ وہ کچھ قابل اعتراض تھی۔ اس کے بعد Food Support Programme 2000 میں شروع کیا گیا، اس کی ہم اب تک 7 instalments دے چکے ہیں، یہ بہت کامیاب طریق کار ہے۔ میں معزز سینیٹر کو دعوت دوں گی کہ وہ کسی وقت پاکستان بیت المال کے دفتر میں تشریف لائیں، اس وقت پورے ملک کا بیت المال computerized ہے ایک button push کر کے وہ اپنے شہر کے پورے حالات دیکھ سکیں گے کہ بیت المال سے مال کن لوگوں کو دیا جا رہا ہے، ان کے گھر میں کتنے بچے ہیں، ان کا ذریعہ معاش کیا ہے، وہ بیوائیں ہیں، یتیم ہیں یا طالب علم ہیں یا زکوۃ کے مستحق ہیں، سب تفصیلات ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس وقت بہت اچھا سسٹم ہے اگر یہ وہاں آئیں گے تو ان کو اس سسٹم پر فخر ہو گا۔

جناب چیئرمین: سانکزئی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جناب والا، گزارش یہ ہے کہ محترمہ ایڈوائزر صاحبہ نے کہا ہے کہ بلوچستان کو پسماندہ صوبہ نہ کہا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں، وہ ایک general comment تھا اس پر بات نہ کریں کیونکہ پھر ایک دوسری debate شروع ہو جائے گی۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جناب اسی پر آ رہا ہوں، اسی کے ساتھ related بات ہے۔ محترمہ کوئٹہ سے آگے گئی ہی نہیں ہیں، ان کو کچھ معلومات نہیں ہیں، کوئٹہ کا نام بلوچستان نہیں ہے، ایک ہزار میل، اٹھارہ سو میل اور چھبیس سو کلومیٹر اس کی سرحدیں لگتی ہیں۔ محترمہ ہیں اس لئے میں ان کو اس ہاؤس میں نہیں کہتا اگر مرد ہوتا تو اسے دعوت ضرور دیتا کہ آئیں اور دیکھیں کہ چھبیس سے لے کر چالیس میل تک لوگ پینے کے پانی کر ترستے ہیں۔ اس

وقت بولان ضلع میں لوگ چالیس میل سے کوچ کرکے چلے گئے ہیں کیونکہ پینے کا پانی نہیں ہے۔ محترمہ تو air condition میں بیٹھ کر بات کر رہی ہیں کہ بلوچستان پسماندہ صوبہ نہیں ہے۔ آپ ہمیں وسائل فراہم کریں، ہم کیوں فریاد کریں گے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا، میں فاضل Advisor صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ population basis پر یہ تقسیم کی جاتی ہے۔ 1999 اور 2000 میں پنجاب کے حصے میں 36.04 per cent آیا تو کیا یہ آبادی کے لحاظ سے درست ہے۔ اگر آپ دوسری ساری figures ملاحظہ فرمالیں تو یہ یقیناً آبادی کے لحاظ سے نہیں ہے اور یہ proportion بہت کم ہے۔ اس میں پنجاب کو پورا حصہ نہیں ملا، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

محترمہ نیلوفر بختیار: جناب چیئرمین! 1999-2000 کی اس وقت میرے پاس details موجود نہیں ہیں کہ اس سال میں پنجاب کو کیوں حصہ کم ملا لیکن اکثر یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی national calamity ہو جائے اور جس صوبے کو زیادہ funds کی ضرورت ہو تو اس صوبے کو دوسرے وسائل بروئے کار لا کر وہاں پر ترجیح دیتے ہیں تو شاید کوئی ایسا واقعہ اس سال میں رونما ہوا ہو۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ جواب تو definite ہے اور یہ اس answer سے جو آپ نے پہلے فرمایا تھا، اس سے contradiction ہے۔ میں House میں یہ بھی point out کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات ہمیشہ درست نہیں ہے کہ پنجاب کو ہمیشہ زیادہ مل گیا اور پنجاب زیادہ لے گیا۔

جناب چیئرمین: جی جناب بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب! میرا supplementary سوال بھی اسی allocation کے proportion کے حوالے سے ہے۔ Honourable Advisor for Women Development نے فرمایا کہ بلوچستان کی آبادی 7 فیصد ہے اور تمام areas کو آبادی کے تناسب سے دیا گیا ہے۔ اگر وہ دیکھیں تو بلوچستان کو 378 million total ملا ہے اور اسلام آباد

کو 507 million دیا گیا ہے، تو کیا وہ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ اسلام آباد کی آبادی پورے بلوچستان سے زیادہ ہے۔

محترمہ نیلوفر بختیار: جناب والا! یہ صرف اسلام آباد کا نہیں ہے۔ اس میں Northern Areas بھی شامل ہیں، AJ&K بھی شامل ہے اور فاٹا بھی شامل ہے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب! یہ بات یہاں نہیں لکھی ہوئی یہاں پر صرف اسلام آباد دیا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: I think, it can be nomenclature, nomenclature اوپر آئی تھی کہ it can be elaborated اور اب اسے elaborate کر دیا ہے but next time proper nomenclature should be given.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: وہ کھڑے ہو کر یہ بات کہیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ کو پڑھ کر بتا دیا ہے۔ اور وہ next time elaborate کر دیں گے۔ جی باروچہ صاحبہ۔

سینیٹر روشن خورشید باروچہ: جناب! بلوچستان کی بات ہے اور being the Ex-Minister for Social Welfare میں کہتی ہوں کہ غریبوں کے لئے بیت المال has done excellent work and we should be proud اور ہمیشہ ہمیں ہر چیز کو criticise نہیں کرنا چاہیئے۔ جہاں بیت المال نے اچھا کام کیا ہے we should support them اور ہر کام بڑی honesty سے ہوا ہے۔ میں اپنے معزز بھائی کو کہتی ہوں کہ ہمیشہ criticise نہ کیا کریں اور اچھے کاموں کی کبھی اچھائی کی طرف بھی دیکھا کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مسز رخسانہ زبیری۔

سینیٹر رخسانہ زبیری: وزیر صاحبہ نے کہا کہ جس صوبے میں calamity کی وجہ سے ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ تو انہوں نے کہا کہ ان کے پاس individual data base ہے کہ کن لوگوں کو دیا جا رہا ہے۔ یہ individuals کو دیا جا رہا ہے۔ اگر آپ individual کو commit کر لیتے ہیں تو that should continue, it has no allocation کہ calamity کے حساب سے

وہ change کر سکتے ہیں، that is my question.

Mr. Chairman: No, that I think is additional to what they are continuing. It is a diversion of resources for the specific, particular period, would you like to say anything?

Senator Rukhsana Zuberi: To the individual relief. It is not for the province relief.

Mr. Chairman: No, the calamity relief also goes to individuals.

Senator Rukhsana Zuberi: Sir, there may be an additional resource mobilization basically, not what you are giving to individuals, take away from the man give it to some one else. I think that should continue.

Mr. Chairman: OK. Now we will go on the other question. Questions No. 60 and 61 concerning Communication but the Minister is not here and Question No.62 is of Law and Justice

میرے خیال میں ان کو اچانک جانا پڑا incident کی وجہ سے، ان کے ساتھ Chinese تھے ۔
وسیم صاحب ! is there anybody who would like to answer on behalf of Communication. میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ آپ کو proper جواب مل جائے اگر you want to handle it now, I have no problem.

سینیٹر وسیم سجاد: میرے خیال میں بھی یہ ہے کہ وزیر صاحب کا انتظار کر لیا جائے اور یہ بہتر ہے کیوں کہ وہ زیادہ مناسب جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر بھی نہیں ہیں تو we defer 62, 63 and we go to Question No.64, Dr. Azizullah Satakzai.

64. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of students sent abroad for education on scholarships and did not come back after completing education, during last three years;

(b) whether the Government took any security bond from the said students, if not, its reasons; and

(c) the action taken against the said students?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) The students who were sent abroad by M/o Education on Government Scholarships during the last three years, have got minimum duration of three academic years. Upon recommendation of the University their period can be extended for another two years without stipend. Therefore it is premature at this stage to ascertain the number of students who would not be coming back to Pakistan.

(b) Yes the M/o Education has obtained surety bonds from all the students who proceeded abroad on Government scholarships.

(c) Not applicable.

Mr. Chairman: Any Supplementary?

جناب چیئرمین: مسٹر ساتکزئی ضمنی سوال بابت سوال نمبر 64۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: جناب چیئرمین! میں نے وزیر صاحبہ سے پوچھا تھا کہ کتنے شاگرد پی ایچ ڈی کے لئے بھیجے ہیں تفصیل دی جائے۔ انہوں نے گول مول جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں آپ کے سوال کا جواب دیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: گول مول ہے آپ خود دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال وہ خود موجود ہیں اگر اس میں کوئی کوتاہی ہے تو وہ clear کردیں گی۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: جناب ہم تو موٹے ذہن کے ہیں اگر وہ مطمئن کردیں تو اچھا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: میرا سوال یہ تھا کہ انہوں نے جتنے باہر Higher

Education کے لئے سکالرشپ پر بھیجے ہیں ان کی صوبہ وار تعداد بتائی جائے نیز واپس کتنے آئے ؟

جناب چیئرمین : نہیں آپ کا سوال Number of students sent abroad who did not come back

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: جی ہاں وہ تو ہے ۔

Mrs. Zobaida Jalal: Sir you didn't ask province-wise

آپ نے صرف Number پوچھے تھے ۔

جناب چیئرمین : میں تھوڑی سی عرض کردوں کہ جو سوال کرنا چاہیں تو اس کی مختصر لفاظی کر دیں اور دوسرا جب تین ضمنی سوالات ہو جائیں تو پھر دوسرے ممبروں کا بھی خیال رکھیں تاکہ خواہ مخواہ دوسرے ممبران کے سوالات رہ نہ جائیں ۔

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, the number of students sent abroad for education on scholarship and did not come back after completing education during the last three years.

اب جیسے میں نے کہا 1997ء میں سارے scholarships ختم ہو گئے تھے۔There are some scholarships ابھی بھی ہیں کچھ ایسے جو اس سے پہلے students who are continuing تھے۔ But, since the last three years جتنے گئے ہیں وہ تین سال کے لئے گئے ہیں,since 2001-2002 اس طرح سے 2002-2003 So, it is just one year in that sense, اور اب اس سال process میں ہیں ۔ لہذا تین سال مکمل بھی نہیں ہوئے ہیں جو 2001-2002 میں گئے ہیں۔ They go normally for three academic years. It is premature کہ میں کہوں کہ کون آیا کون نہیں آیا ۔ اور صوبہ وار پوچھا گیا نہیں تھا ۔ The second question was that surety bond لیا گیا ہے کہ نہیں ۔ ہاں surety bond لیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین: جی کاکڑ صاحب ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ : یہ جو surety bond لیا گیا ہے سنکزئی

صاحب کا سوال تھا The action taken against the said students جواب ہے Not applicable

Mrs. Zobaida Jalal: Because they are still studying sir.

جناب چیئرمین: ابھی تک انہوں نے default کوئی نہیں کیا۔ ابھی تک انہوں نے کوئی violation نہیں کی۔ جی ابراہیم صاحب۔

Senator Muhammad Ibrahim Khan: Sir, the question is very much clear. I think para is related to not coming back after completing education during last three years who have completed their education and they haven't come back during the last three years.

تو اس کا جواب تو بالکل واضح ہونا چاہیے تھا۔ اس کا یہ کہہ دینا کہ It is premature

جناب چیئرمین: نہیں، انہوں نے کہا کہ بیچ میں ایک gap آ گیا تھا۔ Am I correct, Minister Sahiba?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: نہیں، انہوں نے یہ کہا کہ صرف ایک سال کا عرصہ ہے۔ اور ابھی انہوں نے تین سال پورے کرنے ہیں اور دو سال ان کو مزید بھی مل سکتے ہیں۔ یہ سوال جو ہے یعنی during last three years relates to not coming back after completing their education.

Mrs. Zobaida Jalal: They have not completed the three years of academic session yet.

Mr. Chairman: I think he is referring to those who were expected to come back in those three years and not those who had gone but those who were supposed to come back in that period and may have gone much earlier. I think that is what he is referring to.

Mrs. Zobaida Jalal: Those who had gone before 1997.

ان students کا آپ چاہ رہے ہیں because here it is said کہ پچھلے تین سالوں میں جتنے گئے ہیں۔ ان کا آپ نے پوچھا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں لکھا ہے When they sent abroad. Suppose they were to come in the three years, تو sent abroad کی بات کی ہے ۔ and did not come back after completing their education. They were sent abroad in the last three years.

مسز زبیدہ جلال: جناب last three years میں تو 2001 میں گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہی کہہ رہے ہیں sent abroad وہاں ہونا چاہئیے تھا who were expected to come back. جواب ٹھیک دیا ہے۔ اگر wording ہوتی کہ who were expected to come back۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب تھوڑی ambiguity ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال یہ تھا کہ number of students sent abroad for education تو یہ number تو بتا دیں کہ کتنے گئے اور واپس نہیں آئے۔

جناب چیئرمین: اچھا نہیں آگے اس کو کیا تھا کہ and did not come back اس وجہ سے The emphasis was on coming back میری عرض ہے کہ آئندہ اگر wording بڑی explicit ہو تو جواب اسی طرح آ جائیں گے۔

Senator Prof. Khurshid Ahmad: The rest of the answer is relevant and correct.

Mr. Chairman: Thank you.

جی ساعد صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Said: It is really a problem sir that we are sending students abroad and the Government is spending a lot of money these days. It is very very expensive to sponsor students for M.Sc

or Ph.D. degree. It is fact sir that a large number of students opt to stay in those countries and do not return back. I would like to ask the honourable Minister that what are the contents of the security bond? Is the security bond strong enough to persuade the students to come back or they can get away with things easily?

محترمہ زبیدہ جلال: Sir surety bond کی ابھی میرے پاس detail نہیں ہے what it is, but let me tell you that previous جو گئے ہیں it has come to my notice. Before 1997 کچھ students گئے ہوئے تھے and who have opted to stay back. Two of them I know for sure and I can even bring those names جب انہوں نے decide کیا اور کہا کہ they would like to stay on and live abroad تو ان سے پورا جو scholarship ہے we have retrieved that whatever the amount was جتنا ان پر خرچہ آیا for sending them, the stipend we have retrieved that from them یہ دو کا مجھے معلوم ہے I mean I am sure it has come to my notice

Mr. Chairman: No.65. Dr. Azizullah Satakzai. Answer taken as read.

65 پر آجائیں یا پچھلے پر ہی کریں گے جی۔

65. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that Higher Education Commission conduct indigenous Ph.D. programme; and*

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to fix quota for Balochistan in that programme?*

Mrs. Zobaida Jalal: (a) Higher Education Commission is facilitating Indigenous Ph.D. Programmes under different scholarship schemes.

(b) There is no such provision in the approved scheme for any region wise quota. The issue on the subject was discussed by the ECNEC in its meeting held on 7-1-2004 and the proposal for fixing region wise quota was not agreed to. However, ECNEC desired that separate Ph.D. Scholarship scheme for lesser-developed areas/provinces may be prepared and submitted for approval. The PC.I is under preparation and would be submitted to Planning Commission soon.

سینیٹر ڈاکٹر عزیزاللہ ساتکزئی : میں نے یہ پوچھا تھا کہ ان میں کتنے طلبا گئے ہیں۔ یہ جب بھی بیان دیتے ہیں کہتے ہیں کچھ گئے تھے۔ "کچھ" سے ان کی مراد کیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ نے لکھا ہے کہ کتنے گئے اور واپس نہیں آئے۔ لیکن آپ نے تو واپس نہ آنے کی بات کی ہے۔ تعداد۔ جو گئے ہیں واپس نہیں آئے۔ آپ کیا چاہتے ہیں تعداد۔ جو گئے یا جو واپس نہیں آئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے گئے ہیں۔ وہ تو بعد کی بات ہے اب کتنے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے جو list میں سوال لکھا ہے۔ آپ یا تو لکھتے how many have gone and how many have got returned

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: اس کا ترجمہ میرے خیال میں یہی ہوتا ہے۔ کتنے سے مراد یہ ہے کہ تعداد بتائی جائے۔

جناب چیئرمین: اصل میں ان کو بھی جواب اسی طرح دینا ہے جس طرح سوال سمجھا جائے گا۔ آئندہ سوال کو break up کرکے پوچھیں۔

محترمہ زبیدہ جلال: Sir, with your permission جو سوال تھا اسی طرح جواب دیا but if he wants to know the exact numbers I can always send them

Mr. Chairman: I think, that should be appreciated if that could

be done. 65 Dr. Azizullah Satakzai. Answer taken as read.

جی 64 پر بات کریں گی ۔ جی تنویر خالد صاحبہ۔

سینیٹر تنویر خالد : جی ابھی جو ایجوکیشن کی بات ہو رہی تھی تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی those who were going abroad on a scholarship تو ان کو جانے سے پہلے کوئی bonds ان سے نہیں لکھواتے۔ They have to come back.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : وہ تو کہہ رہی ہیں لکھاتے ہیں بلکہ اس کی wording کا بھی پوچھا ہے ۔ جی سانکزئی صاحب ۔ 65. Answer taken as read. Any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی : جناب یہ 55 ہے ۔ میں نے بھی یہی پوچھا ہے کہ اب وہی دوبارہ سوال ہے۔ اس میں تفصیل میں نے یہ پوچھی ہے ۔ انہوں نے کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ پی ایچ ڈی پروگرام جو چلایا جا رہا ہے آیا مذکورہ پروگرام میں بلوچستان کا کوٹہ مقرر کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے یا نہیں ہے ۔ اس کا جواب ہاں یا ناں میں دیں ۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس سے میں مطمئن نہیں ہوں ۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے There is no such provision اس کے اوپر any region wise quota انہوں نے جواب تو دیا ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی : آپ یہ دیکھ لیں جی کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ کیا ہے کہ منظور شدہ اسکیم میں علاقائی کوٹے یا شق اقامہ شامل نہیں ہے اس مسئلے پر ECNIC نے اپنے اجلاس منعقدہ 2004 ء میں غور کیا تھا ۔ علاقائی کوٹہ مقرر کرنے سے متعلق تجویز پر اتفاق نہیں ہوا ہے۔ میں نے کیا پوچھا اور یہ جواب کیا دے رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : سانکزئی صاحب ،جو آپ نے پوچھا ہے اسی کا جواب انہوں نے دیا ہے ۔ آپ نے یہی پوچھا ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی : میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ مجھے بتائیں کہ کوٹہ مقرر ہے یا نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا ہے نہیں ہے بلکہ انہوں نے اس کی آگے تفصیل بتادی کہ continue ہوا تھا، نہیں ہوا تھا بلکہ زیادہ بتایا ہے۔

محترمہ زبیدہ جلال: If I am permitted to answer یہ جو Higher Education Commission کے Ph.D scholarships ہیں اور when the students are going abroad وہ purely on merit ہوتے تھے hundred of them. Purely in last two years on merit but then this issue came up in the ECNIC جو 7th January کو یہ issue raise ہوا کہ There should be a quota specifically for Rural Sindh. Balochistan, Sourthern Punjab, Tribal Agencies, Northern Areas وہ areas جو کہ disadvantaged ہیں Now the Higher Education Commission this year in the new budget is fitting up a seprate proposal specifically for quotas for these areas وہ تو purely on merit ہیں the previouse ones جو ہوئے ہیں۔ ابھی انشاللہ In the next budgetary allocation there will be specific numbers for the provinces also and within the all quotas the interviewes and test will be done within the province جو بھی merit پر آجائے تو ان کو بھیجا جائے گا۔

Mr. Chairman: Dr. Said.

Dr. Muhammad Said: Sir, the Education Minister is slightly confused on the question. I think what Dr. Satakzai is asking. Whether it is a fact that Higher Education Commission conducts indigenous Ph. D. programme? And Sir the indigenous programme has got nothing to do with the quota. It is related to the research fund that you allocate to the various Universities. It is a fact that Higher Education Commission actually has, some favourite, universities. Bulk of the funds allocated to these Universities. The Universities in the backward areas are completely

deprived from the research funds. And I think it is very important that if we are patronizing indigenious Ph.D. programme, we should allocate a lot of money for the backward Universities in the country. Thank you.

Mr. Chairman: Would you comment on that.

Mrs. Zubaida Jalal: Yes sir, we are strengthening all Universities.

اور specially جو backward areas ہیں ان پر زیادہ emphasis ہے - with
infrastructure, research and development, faculty کی جو up gradation ہے -
idigenous scholarship for faculty and student. دونوں ہیں - And that the
directions that we have taken towards quality education and the higher education also.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں madam سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو indigenous Ph.D. programme ہے' اس کے تحت کتنے students کو scholarships ملے ہیں-

Mr. Chairman: Do you have that information?

Mrs. Zubaida Jalal: Sir, there are 100 scholarship.

اور دونوں سال 100 fully avail ہوئے ہیں- Every year there are 100 scholarships.

Mr. Chairman: Question No. 67, Mrs Tanveer Khalid.

67. *Mrs. Tanveer Khalid: (Notice received on 16-04-2004 at i.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Government has given guidelines to text-book boa 's to create the sense of patriotism, nationalism and tolerance amongs e students in the country through the text books?

Mrs. Zobaida Jalal: Guidelines for developing textbooks are gi . en in the National Curriculum. Textbook Boards are required to develop the textbooks in line with the National Curriculum. Specific guidelines are framed in behavioural objectives which are to be translated into textual material while developing textbooks.

These objectives aim to provide the learners sense of patriotism, nationalism, tolerance, skills for continuing education, economic development, civilized behaviour and attitude in the perspective of Ideology of Pakistan as set in the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Any supplementay. Yes please.

سینیٹر تنویر خالد: میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے بتایا ہے کہ curriculum guidelines دیتی ہے لیکن اس سال اتفاق سے پہلے بھی میں جانتی تھی، کتابوں کو دیکھتی تھی۔ تبھی میں نے یہ سوال کیا تھا اور اس سال بھی میں نے 9th and 10th کی text books دیکھی ہیں۔ اس میں جو میرا سوال تھا کہ patriotism and nationalism کا۔ I don't see any emphasis کچھ نظر نہیں آتا ہے بلکہ بہت تفصیل سے میں نے پڑھا تو ویسے اچھی بات ہے حالانکہ مسلمانی ہے لیکن اسلام کی تعلیم تو گھر سے بھی ہوتی ہے۔ بہت زیادہ ہمارے مذہب کے بارے میں تعلیم ہے۔ اسلام کے بارے میں تعلیم ہے لیکن اور بھی چیزیں ہیں behaviour کی۔ جیساکہ patriotism and nationalism must be needed. کہ محبت ملک سے بھی ہونا چاہیئے تو اس بارے میں آپ غور کریں اس دفعہ تو text books بن گئی ہیں۔ اگلی مرتبہ آپ دیکھیئے گا and do it please.

Mr. Chairman: Minister for Education.

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, the curriculum guidelines are very clear and these are very much framed in the behavioural objectives that we are trying to achieve.

Text book materials میں آپ دیکھیں گے کہ the objectives and the aims that we are trying to provide to the learners are very much, all books if you look

یا whether the Urdu or the English, Social studies and Pakistan Studies دوسری کتابیں آپ دیکھیں گے there is a lot of sense of patriotism there. Nationalism, tolerance and civilized behaviour and attitude. We are trying to build those attitudes in the perspective of the Ideology of Pakistan and the Islamic Ideology which is stated in the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. It is very clear, the curriculum guidelines are very much there.

جناب چیئرمین: سعدیہ عباسی۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! اسی چیز پر میرا Point of Order تھا' اچھا ہو گیا کہ یہ question آ گیا۔ And I am grateful to Mrs Tanveer Khalid for this question. کل جناب جب یہاں session ختم ہوا تو میں واپس گھر گئی۔ ایک private channel کے اوپر talk show ہو رہا تھا۔

جناب چیئرمین: آپ supplementary پوچھیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جی بالکل اسی سے related ہے۔ اس میں قائد اعظم مسلم لیگ کے چوہدری شجاعت حسین صاحب اور ملت پارٹی کے President بھی اس میں موجود تھے۔ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ یہ جو curriculum کے اوپر controversy ہے اس کے اوپر آپ کوئی تبصرہ کریں۔

چوہدری شجاعت حسین صاحب نے ہی دو سوال دیئے ہیں اور اسی بات کا کل میں نے ذکر کیا' انہوں نے کہا کہ ان کتابوں سے نظریہ پاکستان کی نفی کی جا رہی ہے' انہوں نے کہا کہ میں کتابیں ساتھ لے کر آیا ہوں' یہ چوہدری شجاعت حسین صاحب نے کہا۔ یہ مجھے خواب نہیں آیا ہے اور کئی لوگوں نے وہ programme دیکھا' انہوں نے چوہدری صاحب کو کہا کہ آپ نے اچھا کیا اور شکر ہے کہ آپ لوگ بھی بولے۔ انہوں نے کہا کہ ان کتابوں میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ "ہندو تنظیموں میں مہا سبھا اور RSS نظریہ پاکستان کی موجد تھیں' قائد اعظم' سر سید احمد خان اور

علامہ اقبال ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ بعد ازاں ہندوؤں کے ناروا سلوک کی وجہ سے انہوں نے الگ ملک کی بات کی۔" کیا یہ نظریہ پاکستان ہے، کیا یہ اقبال کا نظریہ تھا، کیا سرسید احمد خان کا نظریہ تھا؟ یہ چوہدری شجاعت حسین صاحب نے کہا اور انہوں کہا کہ جب ہم نے یہ issue raise کیا تو انہوں نے کہا کہ کتابوں میں سے یہ صفحے پھاڑ دیں، انہوں نے کہا کہ ہم تو ابہام create کر رہے ہیں، ہم اپنے بچوں کے دماغوں میں یہ بات ڈال رہے ہیں۔ یہ بات چوہدری شجاعت حسین صاحب نے کہی۔ دوسری بات انہوں نے کہی، انہوں نے کہا کہ 11 سال کی بچیوں کو، National Television پر یہ بات ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑے کمالات دکھا رہے ہیں، یہ محترمہ پچھلے 5 سال سے Education Ministry جن کے نیچے ہے، انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان بچیوں کو بتایا جا رہا ہے کہ family planning کیسے کی جاتی ہے۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے، یہ اسلام کے نظریہ پر بنا ہے۔

جناب چیئرمین: اس سوال میں nationalism کی بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب! یہ بڑی اہم بات ہے اور National Television پر ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا point اس کے ساتھ related نہیں ہے۔ جواب سن لیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب کی یہ بات it is expression of no confidence in her, in her ability, in her Ministry and they have no right to do what they are doing. They have never taken the people into confidence about the curriculum issue یہ issue بڑا important issue ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جی مانتے ہیں، آپ تشریف رکھیں، hear her out on that.

سینیٹر سعدیہ عباسی: MMA نے بار بار یہ بات کی ہے اور ہم نے کہا کہ شاید یہ ایسی بات------

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیئے، آپ جواب سن لیں۔ Supplementary میں

اتنی لمبی بات نہیں ہوتی، آپ تشریف رکھیئے، آپ ان کو سن لیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: ان کی بات ہم کیا سنیں گے، ان کے اپنے ہی party کے President نے نفی کی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے وہ یہاں پر موجود ہیں، آپ کی بات بھی سن لیں۔

محترمہ زبیدہ جلال: آپ اگر میری بات سن لیں، ٹھیک ہے چوہدری شجاعت صاحب نے جو بات کی ہے and what you have read madam, the problem is sir, that نصاب کچھ اور چیز ہے۔ there is confusion intentionally being created.

Mr. Chairman: Hear her out, please, do not interrupt, hear her out.

محترمہ زبیدہ جلال: نصاب کچھ اور چیز ہے، کتاب کچھ اور ہے، and the SDPI report is something else. There is a lot of confusion which is intentionally being created کیا جا رہا ہے and let me be very clear کہ اگر curriculum.......

Mr. Chairman: Please, do not interrupt, hear her out

Please, آپ نے کہہ دیا ہے، اب آپ جواب سن لیں۔ مسز عباسی آپ بیٹھیں، جواب سن لیں۔ تشریف رکھیئے۔

محترمہ زبیدہ جلال: امریکہ نے تعریف کی ہے، do you believe.

(interruption)

Mr. Chairman: Please, no cross talk.

آپ مجھے address کریں۔ Please, be seated, please, order. Let us hear the Minister out please, be seated, let us hear the Minister out.

محترمہ زبیدہ جلال: Sir, امریکہ نے تعریف کی ہے but let me tell you, have they read the text or what she has said or what Condaleza Rice has said sir, یا assume کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Please, no cross talk.

محترمہ زبیدہ جلال : text ملتے ہیں they can just go and read and see what she has said,let me tell you sir,I in my life never went to the States except for official tour امریکہ جانے کی کبھی خواہش نہیں تھی جب officially اس Ministry میں آئی I have been there twice but let me ask these people how many times they have gone to America on their own expenses. Let me ask them that.

(interruption)

Mr. Chairman: Please, no cross talk. Now, we will move Question No, order please, let us move on to Question No. 68, be seated please, Question No. 68 Mrs. Tanveer Khalid..............

محترمہ زبیدہ جلال : کارگل کا معاملہ دیکھیں۔ کلنٹن سے کون ملنے گیا۔ Please answer me that.

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ No cross talk please.

(مداخلت)

محترمہ زبیدہ جلال: جب بول سکتے ہیں تو سن بھی لیں۔ سننے کی برداشت ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ Order please. کلثوم صاحبہ ! رضا صاحب! تشریف رکھیئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سوال نمبر 68 ، ویسے بھی ٹائم ختم ہو رہا ہے، آخری سوال ہے مسز تنویر خالد صاحبہ کا۔

68. *Mrs. Tanveer Khalid: (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that ten out of thirteen, members of the National Commission on the Status of Women, have completed their term in August 2003;*

(b) *the names and place of domicile of the persons appointed on the said commission in place of the outgoing members, if none, the time by which new members will be appointed; and*

(c) *whether there is any proposal under consideration of the Government to induct one women senator from each province as a member of the commission?*

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) Yes, as a matter of fact 12 out of 16 members have completed their term in August, 2003.

(b) None, the process of appointment is in hand, which will be finalized with the approval of the competent authority in due course.

(c) No.

Mrs. Zobaida Jalal: I don't want to personalize anything but let me answer that the curricular.....

اگر اسی minute وہ چاہتی ہیں تو I will bring it to this House, this very minute and she can see for herself کہ اس میں کتنی Islamic ideology, کتنی Pakistan ideology, کتنا human rights and if she is saying کہ family planning پڑھائی جاتی ہے تو

sir, she should know the difference between population education and what its effects are on the environment before talking about family planning and population education. She should know the difference between that, she is a very learned lady and educated person who is sitting as a Senator here as a rep of the public. She should not be misguiding the public, neither she nor the other...

جو honest نہیں ہے اس کی بات کریں۔

Mr. Chairman: Order please, only the Minister has floor at the moment. Now move on to the next question.

آخری سوال ہے بلکہ in one minute the question hour will finish. اگر آخری سوال لینا چاہتے ہیں تو let's take it, or it is finished.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : Please بیٹھیں ۔ We will go on to the next question, infact ایک منٹ میں question hour ختم ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: The question hour is over. The rest of the answers taken as read.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین صاحب! انصاف کی بات یہ ہے کہ چوہدری شجاعت صاحب نے کیا کہا ہے۔ وہ ان کے Parliamentary Leader ہیں اور وہ ان کی جماعت کے صدر بھی ہیں، اگر وہ یہ no confidence express کر رہے ہیں تو بات تو یہ ہے کہ ان کا اپنا صدر کیا کہہ رہا ہے۔اصل بات یہ ہے اس پر جواب دیں۔

جناب چیئرمین : رضا ربانی صاحب! تشریف رکھیئے ۔ Question hour ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ بھئی اس میں کوئی gaps ہیں۔

Mrs. Zobaida Jalal: The portion that she is reading is from the SDPI report and SDPI report.2003 میں نکلی ہے اور کتابیں 2002ء سے بننی شروع ہو گئی ہیں now I want her to understand that there is a difference between the curricular, the text books and the SDPI report, SDPI report has been rejected. No *kitab*, no report had been rejected a hundred times. In the Assembly, this is also I am saying as Minister of Education.

جناب چیئرمین: مسٹر اعجاز الحق! آپ بولنا چاہتے ہیں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین : Question hour ختم ہو گیا ہے ۔ Let's go on to the leave applications.

69. ***Mrs. Tanveer Khalid:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the composition of the Board of the Governors of Federal Urdu University; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to place one M.P. from each province, on the Board of Governors of the said University, if not, its reasons?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) Under Section 17 the Federal Urdu University of Arts, Science and Technology Ordinance 2002, composition of the Senate, is as under:—

(i) the Chancellor (President of Islamic Republic of Pakistan);

(ii) the Deputy Chair of the Senate;

(iii) the Vice-Chancellor;

(iv) Secretary, Ministry of Education or his nominee not below the rank of Joint Secretary;

(v) Five persons from society at large being persons of distinction in the field of administration, management, education, academics, law, accountancy, medicine, fine arts, architecture, agriculture, science, technology and engineering such that the appointment of these persons reflects a balance across the various fields;

(vi) President, Anjumane-e-Taraqqi Urdu Pakistan or his nominee.

(vii) One person from amongst the alumni of the University;

(viii) Two University Teachers;

(ix) Three persons from academic community of the country, other than the employees of the University, at the level of professor or Principal of a college; and

(x) One nominee from Higher Education Commission.

There is no Board of Governors of the University.

(b) No such proposal is under consideration of the Government. The Ordinance does not provide for the appointment of Member of Parliament to the Senate.

69-A. ***Mrs. Mumtaz Bibi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to refer to the Senate Starred Question No. 85 replied on 18-02-04 and state the extent of work completed so far regarding provision of water and electricity to G.G.M. School Baghpurdehry, Haripur?

Mrs. Zobaida Jalal: The extent of work completed so far in respect of provision of Water and Electricity to Government Girs Middle School Baghpurdehy Haripur is set out below:

External Water supply.—The scheme is included in ADP No. 361/30329 and the work would be completed before the end of financial year 2003-2004.

External Electrification.—For this purpose an amount of Rs. 84040 has been paid to Public Work and Services Department Haripur for further payment to the concerned PESCO.

71. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number and names of foreign educational institutions functioning in the country; and

(b) whether these institutions have the Government approval for the syllabus taught in these institutions, if not, its reasons?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) 5 institutions have been authorized to run collaborative programme in Pakistan List is attached.

(b) These institutions are offering degree programme in I.T. and Business Studies similar to those offered in Educational Institutions in Pakistan.

73. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the names of women's organizations in the country indicating also the names of the head of these organizations; and

(b) the details of assistance provided to these organizations by the Government during the last three years?

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) The names of 1037 Voluntary Social Welfare Agencies (VSWAs) registered under the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) Ordinance, 1961 under the control of this Ministry are given at Annexure-A. The Heads of these organizations keep changing due to mandatory election requirement of such organizations as per their constitutions.

(b) Year-wise details of assistance provided by various organizations of Ministry of Women Development, Social Welfare and Special Education to these VSWAs during the last three years is as under:—

Year	No. of VSWAs	Amount (Rs.) (in million)
2000-2001	91	9.141
2001-2002	84	3.127
2002-2003	220	5.076
Annexure-A has been placed on the table of House as well as in Library	395	17.344

74. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Environment be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to ban Rikshaws in the country and replace it with taxi to curb pollution?

Major (Retd.) Tahir Iqbal: No, currently there is no proposal under consideration of the Government to ban Rikshaws in the country and replace it with taxis.

75. *Mr. Muhammad Akram: (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the areas and water ways in the country where inland water transport operates at present; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to operate ferry service between various coastal areas of the country. if so, its details?

Mr. Babar Khan Ghori: (a) Ministry of Communications does not have under its control any waterways in the country where inland water transport operates at present.

(b) At present there is no proposal under consideration of the Government on the subject.

76. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to impart technical education to women during the last five year; and

(b) the amount spent for the said purpose during that period?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) The following steps have been taken by the Government of Pakistan, Ministry of Education for promoting Technical Education for Women in the country:

(i) A gender specific Technical Stream has been introduced at Secondary School Level to provide life skills *interalia* to the Girls for gainful employment and entreneurship.

(ii) Quality Polytechnics/Monotechnics are being established at District level for developing life skills among girls/women particularly in emerging technologies with a view to empower them.

(b) An amount of Rs. 856.913 million has been spent by the Government of Pakistan, Ministry of Education for promotion of technical education including for women. In addition, provinces and federal areas are spending a considerable amount both for the development and recurring expenditure on technical education of women.

77. *Dr. Safdar Ali Abbasi: (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state the amount given to Federal Directorate of Education for teachers training programme from 2000 to February, 2004 indicating also the names of donor agencies?

Mrs. Zobaida Jalal: The amount given to the Federal Directorate of Education for teachers training programme from 2000 to February 2004 alongwith the names of donor agencies is given below:—

Year	Ministry of Education	UNICEF	UNESCO	Total
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
2000-2001	—	—	—	—
2001-2002	19,51,200	4,99,000	—	24,50,200
2002-2003	24,76,500	7,64,405	—	32,40,905
2003-2004	24,46,500	—	85,000	25,31,500
Total:	68,74,200	12,63,405	85,000	82,22,605

No funds were provided to Federal Directorate of Education during the year 2000.

78. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the number of Appeals filed in the Service Tribunal during 2002-2003 and 2004 indicating also the nature of case concerned; and

(b) numbers of the said appeals accepted, disposed off, remanded and dismissed?

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: (a) and (b) Enclosed as Annex-I.

Annex-I

STATEMENT SHOWING NATURWISE INSTITUTION FROM JANUARY-2002 TO MARCH- 2004.

STATION	Comp. Retirement	Dismissal	Removal	Termination	ACRs	Promotion	Seniority	Other	Total
Islamabad	661	657	561	455	91	1080	316	4171	7992
Lahore	192	343	185	164	-	-	-	1788	2672
Karachi	280	303	260	245	58	298	246	1596	3286
Grant Total	1133	1303	1006	864	149	1378	562	7555	13950

NUMBER DISPOSED OF CASES FROM 1ST JANUARY, 2002 TO 31ST MARCH, 2004.

Accepted	*Disposed of*	Remanded	Dismissed	Total
4042	3397	693	2989	11121

79. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the number of Appeals filed in the Supreme Court of Pakistan against the judgements of the NWFP Service Tribunal during 2003 and 2004 by the employees and the Government Departments separately;

(b) the number of the said cases in which stay or leave was granted and of those decided by the court, separately?

Reply not received.

80. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.45 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state the category of persons who are exempted from payment of toll tax on highways?

Mr. Babar Khan Ghori: Following category of persons are exempted from payment of toll tax:

(i) Government vehicles with green number plates.

(ii) Military vehicles with arrow number plates.

(iii) Military personnel in uniform or on identification.

81. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.45 p.m.).

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Special Education be pleased to state the details of the system for monitoring the activities of the NGOs in the country?

Reply not received.

82. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.45 p.m.).

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the number of registered NGOs in the country at present; and

(b) the procedure for the registration of NGOs?

Reply not received.

84. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.45 p.m.).

Will the Minister for Women Development, Social We‛ re and Special Education be pleased to state:

(a) the details of the medical and housing facilities gi‛en to Senior Citizens of the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to give more facilities to the Senior Citizens?

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) *Medical Facilities for Senior Citizens:*

- Government has set-up separate counters for Senior Citizens at out-patient departments of major federal government hospitals in the country.

- In terms of Employees Social Security Ordinance 1965 (amended upto 2004), the dependent parents of the registered workers are entitled to free medical cover.

- A person aged above 60, who is not being supported by his family or relative and has no source of income, is entitled to Individual Financial Assistance (IFA) from Pakistan Baitul mal for his/her medical treatment for major ailments likes Cancer, Heart disease, Hepatitis, Tuberculosis, vital organ surgeries on the recommendation by a government hospital authorities.

Housing Facilities:

- There are no housing facilities exclusively available for senior citizens.

(b) On the desire of the Prime Minister's Secretariat, a draft package containing further concessions for senior citizens has been prepared. This package contains certain proposals, which have heavy minority implications. Therefore, final decision will be taken after thorough consultation with concerned agencies.

85. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.45 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to refer to the Senate Starred Question No. 82 replied on 18th February, 2004 and state:

(a) Criterion for location of cadet colleges in different parts of the country;

(b) Principle followed for fixing annual fee in the said colleges;

(c) whether students are permitted to take admission in any cadet college irrespective of the place of their domicile?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) The cadet Colleges are established on need assessment basis either by the Provinces or by the Federal Government.

(b) Annual fee is fixed by the Board of Governor of respective Cadet Colleges based on actual expenditure of the College.

(c) Students in two Cadet Colleges namely; cadet College Hasanabadal, and Pakistan Steel Cadet College, Karachi are permitted to take admission irrespective of the place of their domicile. All other Colleges observe the quota as decided by their Board of Governors.

86. ***Mrs. Gulshan Saeed:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.50 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the steps taken by the Government to improve the performance of the Post Offices?

Mr. Babar Khan Ghori: The measures taken by Government for improvement of the performance of Post Offices have been elaborated at Flag-F/A.

PAKISTAN POST OFFICE COMPUTERIZATION AND ALLIED SERVICES

1. Counter Automation

Counter Automation System provides sate-of-the-art point of sale terminals equipped with digital weighing scales, 2-D barcode scanners and thermal slip printers. A specially designed software, with complex business logic embedded in it, ensures integrated service provision at each counter. This reduces the average waiting time for customers and optimal staff usage in the front office as well as the back office. A sufficient number of statements are generated automatically by this system thus reducing substantial man-hours in the back office. Most of the counters now work as General Purpose Counters at Islamabad GPO.

2. Express Mail Track & Trace System

The Express Mail Track and Trace System enables Pakistan Post to track the Express Mail items from end-to-end within the country, providing both customers and management with valuable information relating to the location of items. In future it will be expanded to all major cities that shall provide instant information on the transportation and delivery status of all financial and special mail services with a 2-D bar coding system.

3. Electronic Money Transfer

A fully computerized system that transfers money from 192 countries to Pakistan within minutes has been implemented. Done with the collaboration of Western Union, this system has received tremendous response from the public. Since its inception in September 2002, valuable foreign exchange equivalent to Rs. One and a half billion has been received through this legal channel of money remittance.

4. Establishment of Post Mall

Post Mall is a unique concept for provision of multifarious services and facilities to the users of postal services under one roof. Post Mall aims at optimal customer satisfaction through innovative products offering computerized integrated counters, increased speed, efficiency and reliability in postal transactions in a totally new ambience of reduced paper technological environment.

This Post office represents Pakistan Post's future corporate culture, which will rolled out across the country. All the general-purpose counters can be used for all Postal, financial and communication services with the help of information technology.

5. **Military Pension Payment System**

Pakistan Post office Department has been paying the pensions to Military pensioners on behalf of Armed Forces since 1986. To facilitate the pensioners, in the year 2002 it was decided to computerize this important service. The work for computerization of Military Pension accounts at 3 cities namely Rawalpindi, Jehlum and Chakwal is complete as a pilot project. The same will be replicated at other sites in near future.

6. **International Postal System**

International Postal System is fully functional at Karachi Express Post in order to manage the movement and tracking of the International Speed Post (ISP). With the help of this project we are able to track & trace all EMS/ISP articles directly from 10 UPU member countries through EDI of messages. The system is capable of EDI to the rest of members countries. Recently the IPS software version has been upgraded from IPS 3.5 to IPS 4.0 having added features.

7. **Automation of Savings Bank**

A pilot project to computerize the Post Office Saving Bank Unit at Lahore GPO has been completed. Expertise gained during this project shall be invaluable during the nation-wide roll-out of the project. The software features include Monthly Transactions recording, maintenance of Ledgers, annual Profit calculation, issuance of annual Profit statements, balance sheets for customers

8. **Automation of Postal Life Insurance**

The Management Information System (MIS) at the Computer Center, Postal Life Insurance, Lahore has been fully up-graded and the database migrated from the obsolete legacy system into the latest Oracle database. All reports required by the managers and public are being generated by this system. Plans to integrate this database with postal counters are being finalized. This will eliminate the chronic data entry back-log thus providing real time decision support systems for PLI managers.

9. **Automation of Commercial Accounting**

The Postal Administration has introduced Commercial Accounting System in the department. The work for the computerization of Commercial Accounting System

has been completed and the application is running successfully at Lahore GPO as Pilot project and will be replicated in all other 76 GPOs in Pakistan.

10. Postal Information Technology Centers (PITCs)

In order to bring fruits of information technology to the door-steps of common man and equip the postal staff of the new skills needed to compete in the new IT environment, PITCs have been established all over the country which have benefited both the private citizens as well as government employees. While it is improving the skills of the postal staff on the one hand, it is providing cost effective education to the general public in different disciplines of IT on the other. More than 4000 postal employees have been trained by PITC's.

11. Hybrid Mail (E-Letter service)

Pakistan Post delivers Hybrid Mail, which is the electronic generation and routing of mail for hard-copy production at our own print facility. It is the part of a comprehensive customer communications solution that integrates print and electronic distribution channels. It offers distinct business-critical competitive advantages.

The overseas Pakistanis can avail this service free of cost. Users send e-letters, which are printed and delivered by express mail courier at the doorsteps of the addressees in Pakistan.

12. Tele Video Conferencing

Pakistan Post has three Video Conferencing Studios, one each in Islamabad, Lahore and Karachi. In the near future, Pakistan Post is planning to establish more such centres all over Pakistan. Video Conferencing Services offered at these centres are point-to-point and multi-point. The frame rate is 30 frames per second with H .323 as its standard. Tanberg international standard equipment is being used with 43" projection TV for viewing. The medium used is ISDN BRIs, which is 128 Kbps each, and 3 BRIs for each set of equipment. Thus providing higher resolution an excellent quality service.

13. Installation of Pay Phones/Sale of Calling Cards

Pakistan post in collaboration with Telecom Foundation has installed good number of Payphones at its various Post Offices throughout Pakistan and especially at remote locations. These Pay Phones possess sophisticated equipment designed to offer reliability, simplicity of use and trouble free operations.

Pakistan Post is also engaged in selling various local and Global Roamer cards for making telephone calls at various customer convenient locations.

Diversification of postal business

i. Provision of Motorcycles and mobile phones to postmen.
ii. Advertisement on new designed envelops.
iii. Joint venture with the DHL.
iv. SAF games Postcards Lucky draw scheme.

FUTURE VENTURES

A strong state of the art technology based telecommunication network for Pakistan post is the need of the time. Pakistan post is looking ahead to enter in VSAT Technology. This will help assist in establishment of telecommunication centers especially at rural post offices.

To facilitate disbursement of military pension payments and other financial disbursements, PPO has been negotiating for installation of ATM machines at various prime locations with certain internationally reputed vendors.

Automation of Chief Controller Stamps, Karachi is also under consideration.

89. ***Mr. Zafar Iqbal Chaudhary:** (Notice received on 17-04-2004 at 9.30 a.m.).

Will the Minister for Environment be pleased to state:

(a) whether it is a fact that water of the Ravi River is being polluted by Hudiara Drain, if so, its details;

(b) whether it is a fact that said polluted water is being used for drinking purposes in Bahawalpur division; and

(c) the steps taken/being taken by the Government in this regard?

Reply not received.

90. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 17-04-2004 at 9.38 a.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to discontinue with the collection of toll tax in the country?

Mr. Babar Khan Ghori: There is no such proposal.

91. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 17-04-2004 at 9.38 a.m.).

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Social Education be pleased to state:

(a) the number of registered NGOs working in NWFP; and

(b) the names and related fields the NGOs working in District Mansehra, NWFP?

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) (i) NGOs are registered under various Acts and Ordinances *e.g.* Companies Ordinances, 1984 Cooperative Societies Act, Charitable Endowment Act, 1890 and Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) Ordinance, 1961.

(ii) 1265 NGOs which are registered under the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) Ordinance, 1961, are operating in NWFP.

(b) The names and fiels of working of 128 NGOs/VSWAs operating in District Mansehra are given at Annexure-A.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library).

92. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 17-04-2004 at 10.20 a.m.).

Will the Minister for Women Development, Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the number of projects initiated by the Ministry for the benefit of women during the last one year;

(b) the details of the said projects completed during the said year; and

(c) the amount allocated for these projects and the amount spent on the same?

Reply not received.

93. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 17-04-2004 at 10.20 a.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the names of cities where branch offices of Federal Services Tribunal (FST) are situated;

(b) the number of pendency at present in the said Tribunal; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of the said branches?

Reply not received.

94. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 17-04-2004 at 10.30 a.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the construction work of National Highway from Zhob to Dera Ismail Khan is to be completed by June, 2004;

(b) whether it is also a fact that the Inter-provincial portion of the said highway from Sheakh Mail to Mukhal Kot is still unpaved, if so, the time by which the same will be completed?

Mr. Babar Khan Ghori: (a) No, the project is expected to be completed by June 2005.

(b) Yes, some portion between Sheikhmela—Mughalkot is incomplete/ unpaved. However, the work is in full swing and shall be completed by October 2004.

95. ***Mr. Muhammad Sarwar Khan Kakar:** (Notice received on 19-04-2004 at 10.10 a.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state the details of on going Federal Government Education projects in Balochistan indicating also the present status of each project?

Mrs. Zobaida Jalal: Twelve (12) projects/programmes are being funded by Federal Government in Balochistan, Rs. 120.30 million were provided during 2002-2003, and Rs. 49.2 million have so far been provided during current year

2003-2004 to Balochistan for implementation of federal funded projects, Rs. 100.803 million *i.e.* the remaining allocation in PSDP 2003-2004 will be released to Balochistan by end 30th June 2004. The total funds to be released to Balochistan during 2003-2004 come to Rs. 150.00 million.

Details i.e. name of projects, location, and amount provided to Balochistan during years, 2002-2003, and 2003-2004 are at Annex-I.

ANNEX-I

DETAILS OF PROJECTS/PROGRAMS IN BALOCHISTAN FUNDED BY FEDERAL GOVERNMENT AND FUNDS PROVIDED DURING 2002-2003 & 2003-2004

Sr.#	Name of project with location	Cost	Amount provided		Balance to be provided by 30th June 2004
			2002-03	2003-2004	
1	Renovation and improvement of Girls Guide House at Quetta	4.067	4.067	Project completed	Nil
2	Development of University of Balochistan including Computer Science department at Quetta	61.909	1.801	Project completed	Nil
3	Establishment of Polytechnic Institute for Girls at Turbat with additional classrooms in evening for boys.	95.00	Nil	18.39	18.39
4	Establishment of Cadet College Zhob at Qila Saifullah Balochistan	152.4	Nil	Nil	Nil
5	Establishment of Cadet College at Punjgur, Balochistan.	157.5	Nil	Nil	Nil
6	Establishment of 82,000 NFBE Community Schools in all Pakistan including AJK, FATA and FANA	11214.890	8.5744	4.8576	4.860
7	Adult Literacy (ESR Programme in Baluchistan)		11.240	4.320	4.32
8	Education for All (ESR Programme in Baluchistan)		27.578	15.120	15.32
9	Introduction of Technical Stream (ESR Programme in Baluchistan)		19.236	-	36.78
10	Deeni Madaris (ESR Programme in Baluchistan)		19.440	-	14.653
11	Revamping of Science Education (ESR Programme in Baluchistan)		19.507	-	Nil
12	Quality Assurance (ESR Programme in Baluchistan)		1.701	4.320	4.32
13	Higher Education (ESR Programme in Baluchistan)		0.567	-	Nil
14	Teacher Education / Resource Center (ESR Programme in Baluchistan)		6.570	2.160	2.16
		Total	120.2814	49.1676	100.803

96. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 19-04-2004 at 10.30 a.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that there is no monitoring system for fees in private educational institutions in the country, if so, whether there is any proposal under consideration of Government to evolve such a system?

Mrs. Zobaida Jalal: Provincial Governments have promulgated Ordinances for promotion and regulation of private educational institutions in the areas of their jurisdiction, which contain provisions to regulate fee structure. As regards the private educational institutions in Islamabad Capital Territory (ICT), a Bill for promotion and regulation of Private Educational Institutions in ICT is under process.

97. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 19-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Educaton be pleased to state whether concerts and musical shows are allowed in the femail educational institutes of the Government?

Mrs. Zobaida Jalal: No. Concerts and musical shows are not allowed in the educational institutions under the Federal Directorate of Education, Islamabad.

98. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:** (Notice received on 21-04-2004 at 2.30 p.m.).

Will the Minister for Environment be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for proper industrial waste disposal management, if so, its details?

Major (Retd.) Tahir Iqbal: Yes. In order to address the issue of industrial waste disposal management, a project titled 'Industrial Efficiency and Environmental Management Sector Development Programme' is under consideration of the Government of Pakistan.

The Asian Development Bank approved the provision of Technical Assistance (TA) to the Government of Pakistan whereby besides institutional aspects, feasibility studies of combined waste treatment plants are also being developed and will be available for consultation shortly.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for the sitting of the Senate to be held on

Wednesday, the 5th May, 2004

27. **Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number, names, educational qualifications and place of domicile of the persons working in Gwadar Port Authority (G.P.A.) on permanent and temporary basis indicating also the salary and other fringe benefits admissible to them; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to shift the headquarters of Gwadar Port Authority to Quetta or Gwadar, if so, when?

Mr. Babar Khan Ghori: (a) The number, names, educational qualifications and place of domicile of the persons working in Gwadar Port Authority (GPA) on permanent and temporary basis indicating also the salary and allowances admissible to them, is given below:—

S. No	Name, Designation and BPS	Salary including allowances		Qualification	Domicile and nature of employment
1.	Rear Admiral (R) Sarfaraz Khan, Chairman, (BPS-21)	Basic Salary House Rent/Ceiling Orderly Allowance Entertainment Allow Senior Post Allow Special Adhoc Allow Project Allowance Gross Salary	28,075.00 12,895.00 2,375.00 400.00 600.00 2,038.00 5, 615.00 51,998.00	M.Sc, MBA, MA (EPM) RCDS (UK) AFWC, QDD (USA) Masters Mainer (UK)	NWFP, on contract
2.	Commodore (R) Anwar Mohiuddin, Director General (Ops) (BPS-20)	Basic Salary House Rent/Ceiling Orderly Allowance Entertainment Allow Senior Post Allow Project Allowance Gross Salary	25,160.00 4,138.00 2,375.00 400.00 600.00 5,032.00 37,705.00	M.Sc, NCC, Air Water College, Long G (UK) FOD (USA) Master Mariner (UK)	Sindh (Urban), on contract

3.	Commodore Munir Wahid, Director General (P&D), (BPS-20)	Basic Salary 28,710.00 Special Relief Allow 3,917.00 Sumptuary/Kit Allow 1,200.00 Dress/ Ration Allow 893.00 Entertainment Allow 475.00 House Rent Allow (45%) 4,137.00 Deputation Allow20% 5, 222.00 Project Allow20% 5, 222.00 Orderly Allow 2,375.00 Gross Salary 52,151.00	MSC (Naval architecture U.K) BE (Mech) Agosta-9(B Project MCMW Project training (France) Missile Crafts, Fiber Glass Crafts Manfc.	NWFP, on deputation
4.	Sami-ul-Haq Khilji, Director General (Admin) (BPS-20)	Basic Salary 25,160.00 Deputation Allowance 5,032.00 Project Allowance 5,032.00 House Rent 45% 3,064.00 Orderly Allow 2,375.00 Entertainment Allow 480.00 Senior Post Allow 850.00 Special Addl Allow 1,839.00 Gross Salary 43,832.00	M.A. (Sociology) M.A (Public Policy)	Balochistan, on deputation

5.	Syed Arshad Ali, Secretary, (BPS-20)	Basic Salary 17,822.00 House Rent/Ceiling ----------- Orderly Allowance 1,609.00 Entertainment Allow 325.00 Senior Post Allow 576.00 Project Allowance 20% 3,537.00 Special Relief Allow 2,653.00 Deputation Allow 3,537.00 Gross Salary 30,059.00	B.Sc (Hons), M.Sc. Physics	Sindh (Urban), on deputation
6.	Mr. S. Saleem Ahmed, Manger Legal, (BPS-19)	N. A	M.A (Economics), LL.B. Appeared in Master of Laws	Sindh (Urban), permanent employee appointed but not joined as yet
7.	Cdr (R) Mehmood Ahmed, Manager (Electric & Mechanical) (BPS-19)	N. A	B. Sc (Hons), B.E. (Mechanical) Marine Engg. Specialization	Sindh (Urban), permanent employee appointed but not joined as yet
8.	Lt. Cdr (R) S. Meraj Abbas, Dy. Manager (Hydrography), (BPS-18)	N. A	B. Sc (Ph. Che. & Maths) B.Sc. (Hons in War Studies)	Sindh (Urban), permanent employee appointed but not joined as yet

9.	Lt. Cdr (R) Arif Mehmood, Deputy Director (Finance), (BPS-18)	Basic Salary House Rent/Ceiling Conveyance Allow Project Allow 20% Gross Salary	20,005.00 2,390.00 340.00 4,001.00 26,736.00	B. Sc, Corporate Accountant DPC (O) with Malir BCDO Surface Clearance Course SO Watch Keeping Certificate	NWFP, on contract
10.	Lt. Cdr Nadeem Ashraf, Dy. Director (Mechanical), (BPS-18)	Basic Salary Conveyance Allow Sumptuary/Kit Allow Dress/Ration Allow Deputation Allow Project Allow Gross Salary	18,495.00 620.00 1,200.00 923.00 3,299.00 3.299.00 27.836.00	B.E (M) JOSD & NBCD Course ISO 9000 ME Specialization Project Monitoring Evaluation Course	Sindh, on deputation from Pak Navy
11.	Lt. Cdr Bashir Hussain, Deputy Director (Electrical), (BPS-18)	Basic Salary Conveyance Allow Sumptuary/Kit Allow Dress/Ration Allow Deputation Allow Project Allow Gross Salary	14,400,00 340.00 1,200.00 923.00 2,480.00 2,480.00 21,823.00	D.D (Mechanical), JOSD & NOCD	deputation form Pakistan Navy

12.	Mr. Fazal-ur-Rehman, Deputy. Director (P&S) (BPS-18)	Basic Salary 18,080.00 House Rent Allow 45% 1,694.00 Orderly Conveyance Allow 340.00 Project Allowance 20% 3, 616.00 Gross Salary 23,730.00	M.A (English)	NWFP, on contract
13.	Sabir Mahmood, Master Chief Petty Officer (BPS-16)	Basic Salary 8,963.00 House Rent/Ceiling 45% 1,761.00 Project Allowance 20% 1,587.00 Deputation Allow 20% 1,587.00 Conveyance Allow 272.00 SPL MLR 1,390.00 HCWA 365.00 Medical Allow 210.00 Gross Amount 16,135.00	F.A	Punjab, on deputation
14.	M. A. Naqvi, Superintendent (BPS-16)	Basic Salary 11,770.00 Project Allow 2,354.00 House Rent 844.00 Conveyance Allow 340.00 Gross Salary 15,308.00	B.A	Punjab, on contract

15.	Mr. Waheed Khan, Stenographer, (BPS-15)	Basic Salary Project Allow House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	3,285.00 657.00 985.00 340.00 210.00 5,477.00	B. Com	Sindh (Urban), permanent employee
16.	Mr. Muhammad Nadeem, Stenotypist, (BPS-12)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,745.00 549.00 609.00 340.00 210.00 4,453.00	Intermediate	Punjab, on contract
17.	Mr. Shabbir Ahmed, U.D.C, (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00	B.A	Makran, Balochistan, permanent employee

18.	Mr. Zafar Ali, U.D.C, (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00	F.A	Turbat, Balochistan, permanent employee
19.	Mr. Muhammad Hanif, U.D.C, (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00	B.A	Balochistan, permanent employee
20.	Mr. Amjad Ali, U.D.C (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00		Balochistan, permanent employee but has not joined as yet

21.	Mr. Adnan Mahmood, U.D.C (BPS-7)	Basic Salary Project Allow House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00		Balochistan, permanent employee but has not joined as yet
22.	Mr. Saeed Ahmed, U.D.C (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00	M.A.	Sindh (Rural), permanent employee
23.	Mr. Kamran Khan, U.D.C (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00	F.A.	Sindh (Urban), permanent employee

24.	Mr. Adnanuddin, U.D.C (BPS-7)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,220.00 444.00 666.00 170.00 210.00 3,710.00	F.A	Sindh (Urban), permanent employee
25.	Mr. Abdul Samad, Petty Officer Writer (BPS-15)	Basic Salary House Rent/Ceiling Project Allowance 20% Deputation Allow 20% Conveyance Allow SPL MLR HCWA Medical Allow Gross Amount	5,808.00 776.00 1,008.00 1,008.00 340.00 ---------- 365.00 210.00 8,507.00	F. A	NWFP, on deputation basis
26.	Mr. Muhammad Ibrahim, Leading Writer (BPS-11)	Basic Salary Project Allowance Deputation Allow House Rent/Ceiling 45% Conveyance Allow SPL MLR HCWA Medical Allow Gross Amount	5,788.00 1,004.00 1,004.00 722.00 170.00 1,390.00 365.00 210.00 10,653.00	Matric	Punjab, on deputation

27.	Mr. Mansoor Ahmed Khan, Leading Writer (BPS-11)	Basic Salary 5,063.00 Project Allowance 859.00 Deputation Allow 20% 859.00 House Rent/Ceiling 45% 722.00 Conveyance Allow 170.00 SPL MLR 1,390.00 HCWA 365.00 Medical Allow 210.00 Gross Amount 9,638.00	Matric	Punjab, on deputation
28.	Mr. Murad Ali, Leading Writer (BPS-11)	Recently deputed pay not fixed as yet.	Matric	NWFP, on deputation
29.	Mr. Sudheer, Leading Mechanical Transport Driver (BPS-11)	Basic Salary 4,332.00 Project Allowance 20% 714.00 Deputation Allow 29% 714.00 House Rent/Ceiling 45% 722.00 Conveyance Allow 170.00 SPL MLR 1,390.00 HCWA 365.00 Medical Allow 210.00 Gross Amount 8,617.00	Middle	NWFP, on deputation

30.	Mr. Ashiq Hussain, Chef-I (BPS-7)	Basic Salary Project Allowance 20% Deputation Allow 29% House Rent/Ceiling 45% Conveyance Allow SPL MLR HCWA Medical Allow Gross Amount	4,642.00 756.00 756.00 666.00 170.00 1,390.00 365.00 210.00 8,955.00	Middle	Punjab, on deputation
31.	Mr. Ali Nawaz, Steward-I (BPS-7)	Basic Salary Project Allowance 20% Deputation Allow 29% House Rent/Ceiling 45% Conveyance Allow SPL MLR HCWA Medical Allow Gross Amount	4,422.00 732.00 732.00 666.00 170.00 1,390.00 365.00 210.00 8,687.00	Middle	NWFP, on deputation

32.	Mr. Sarfaraz Khan, Mechanical Transport Driver (BPS-4)	Basic Salary Project Allowance 20% Deputation Allow 20% House Rent/Ceiling 45% Conveyance Allow SPL MLR HCWA Medical Allow Gross Amount	4,758.00 696.00 696.00 693.00 170.00 1,390.00 365.00 210.00 8,978.00	M. A	Punjab, on deputation
33.	Mr. Muhammad Farooq, Patrol Man (BPS-7)	Basic Salary Project Allowance 20% Deputation Allow 20% House Rent/Ceiling 45% Conveyance Allow SPL MLR HCWA Medical Allow Gross Amount	4,758.00 696.00 696.00 693.00 170.00 1,390.00 365.00 210.00 8.978.00	F. A	Punjab, on deputation

34.	Mr. Nasir Mehmood, Marine-I (BPS-7)	Basic Salary 3,972.00 Project Allowance 20% 722.00 Deputation Allow 20% 722.00 House Rent/Ceiling 45% 693.00 Conveyance Allow 170.00 SPL MLR 1,390.00 HCWA 365.00 Medical Allow 210.00 Gross Amount 8,244.00	Matric	Punjab, on deputation
35.	Mr. Faisal Latif, Marine-I (BPS-7)	Basic Salary 3,316.00 Project Allowance 20% 592.00 Deputation Allow 20% 592.00 House Rent/Ceiling 45% 693.00 Conveyance Allow 170.00 SPL MLR 1,390.00 HCWA 365.00 Medical Allow 210.00 Gross Amount 7,328.00	Matric	Punjab, on deputation

36.	Mr. Hidayatullah, Driver, (BPS-4)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,040.00 408.00 612.00 170.00 210.00 3,440.00	Matric	Balochistan, permanent employee
37.	Mr. Karim Bux, Driver, (BPS-4)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,040.00 408.00 612.00 170.00 210.00 3,440.00	Matric	Balochistan, permanent employee
38.	Mr. Bashir Ahmed Driver, (BPS-4)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow Gross Salary	2,040.00 408.00 612.00 170.00 210.00 3,440.00	Middle	Punjab, permanent employee

39.	Abdul Waheed, Despatch Driver, (BPS-4)	Basic Salary	2,040.00	Matric	Balochistan, permanent employee
		Project Allow 20%	408.00		
		House Rent	612.00		
		Conveyance Allow	170.00		
		Medical Allow	210.00		
		Gross Salary	3,440.00		
40.	Mr. Muhammad Feroze Khan, Naib Qasid, (BPS-I)	Basic Salary	1,870.00	Middle	Northern Area, on contract
		Project Allow 20%	374.00		
		House Rent	560.00		
		Conveyance Allow	170.00		
		Medical Allow	210.00		
		DR Salary	40.00		
		Washing Allowance	30.00		
		Gross Salary	3,254.00		
41.	Mr. Rashid Ali, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary	1,870.00	Middle	Balochistan, permanent employee
		Project Allow 20%	374.00		
		House Rent	560.00		
		Conveyance Allow	170.00		
		Medical Allow	210.00		
		DR Salary	40.00		
		Washing Allowance	30.00		
		Gross Salary	3,254.00		

42.	Mr. Tariq Mahmood, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow DR Salary Washing Allowance Gross Salary	1,870.00 374.00 560.00 170.00 210.00 40.00 30.00 3,254.00	Middle	Punjab, permanent employee
43.	Mr. Siddiq Ahmed, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow DR Salary Washing Allowance Gross Salary	1,870.00 374.00 560.00 170.00 210.00 40.00 30.00 3,254.00	Middle	Punjab, permanent employee
44.	Mr. M. Naeem. Abbasi, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow DR Salary Washing Allowance Gross Salary	1,870.00 374.00 560.00 170.00 210.00 40.00 30.00 3,254.00	Matric	NWFP, permanent employee

45.	Mr. Sardar Ali, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow DR Salary Washing Allowance Gross Salary	1,870.00 374.00 560.00 170.00 210.00 40.00 30.00 3,254.00	Matric	NWFP, permanent employee
46.	Mr. Rahim Khan, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow DR Salary Washing Allowance Gross Salary	1,870.00 374.00 560.00 170.00 210.00 40.00 30.00 3,254.00	Matric	Sindh (Urban), permanent employee
47.	Mr. Saadat Ali, Naib Qasid (BPS-1)	Basic Salary Project Allow 20% House Rent Conveyance Allow Medical Allow DR Salary Washing Allowance Gross Salary	1,870.00 374.00 560.00 170.00 210.00 40.00 30.00 3,254.00	Matric	Pubjab

48	Mr. Vinod Kumar. Sweeper (BPS-1)	Basic Salary	1,870.00	Middle	Sindh, permanent employee
		Project Allow 20%	374.00		
		House Rent	560.00		
		Conveyance Allow	170.00		
		Medical Allow	210.00		
		DR Salary	40.00		
		Washing Allowance	30.00		
		Gross Salary	3,254.00		
49.	Mr. Yousaf Gill, Sweeper (BPS-1)	Basic Salary	1,870.00		Sindh, permanent employee
		Project Allow	374.00		
		House Rent	560.00		
		Conveyance Allow	170.00		
		Medical Allow	210.00		
		DR Salary	40.00		
		Washing Allowance	30.00		
		Gross Salary	3,254.00		

Note:

- All the employees on deputation are being paid deputation allowance @ 20 % of their basic pay as per rules.
- The employees working on the project are being paid project allowance @ 20 % of their basic pay.

(b) In terms of section 9 (i) of the Gwadar Port Authority Ordinance 2002, until the Authority establishes its headquarters elsewhere within the Port area, its headquarters shall be situated at Karachi. As soon the port is completed for operation, the headquarters of the Authority will be shifted to Gwadar. Phase-I of the Port is scheduled to be completed by Mar 05.

28. **Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the names, designations, place of domicile and nature of service of the persons in BPS 16 and above working in the ministry; and

(b) whether the prescribed provincial quota was observed in the said appointments?

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: (a) The names, designations, place of domicile and nature of service of the persons in BPS-16 and above working in the Ministry is Annexed.

(b) Yes, the provincial quota has been adhered to.

Annexure

S. No.	NAME	DESIGNATION	DOMICILE	NATURE OF SERVICE
1.	Malik Hakim Khan	Draftsman/ Addl. Secy	Punjab	Contract
2.	Mr. M. Azam Warraich	Draftsman/ Addl. Secy	Punjab	Permanent
3.	Mr. Muhammad Jahandar.	Sr. Consultant	Punjab	Deputation
4.	Mr. Zakir Muhammad Jauhar	Sr. Joint Secretary	Punjab	Permanent
5.	Mr. Muhammad Raza Khan	Joint Secretary	N.W.F.P.	Deputation
6.	Syed Sultan Ahmed	Joint Secretary	Punjab	Deputation
7.	Syed Muhammad Farooq Shah	Joint Secretary	Sindh	Deputation
8.	Mr. Baqir Ali Rana	Joint Secretary	Punjab	Deputation
9.	Mr. Tahir Shahbaz	Joint Secretary	Punjab	Deputation
10.	Mr. Rukan Abdullah Gardezi	Joint Secretary	Punjab	Permanent
11.	Mrs. Saira Karim	Joint Secretary	Punjab	Permanent
12.	Mr. Rehman Shah	Solicitor	N.W.F.P.	Permanent
13.	Mr. Muhammad Farooq Sarwar	Deputy Secretary	N.W.F.P.	Deputation
14.	Mr. Arshad Mehmood Tabassum	Deputy Secretary	Punjab	Deputation
15.	Mrs. Rashida Asad	Deputy Secretary	Sindh	Deputation
16.	Rana Zahoor Ahmed	Deputy Secretary	Punjab	Deputation
17.	Mr. Khurshid Ahmed	Deputy Secretary	Punjab	Permanent
18.	Raja Akhlaq Hussain	Deputy Secretary	Punjab	Deputation
19.	Mr. Nayyar Iqbal	Deputy Solicitor	Punjab	Permanent

20.	Mr Muhammad Khan	Deputy Solicitor	Punjab	Permanent
21	Ch Humayun Ahmad.	Deputy Draftsman	Punjab	Permanent
22.	Ms Uzma Akhtar Chughtai	Deputy Draftsman	Punjab	Deputation
23.	Mr Hujam Khan	Deputy Draftsman	N.W.F.P.	Deputation
24.	Mr Khashih-ur Rehman	Assistant Draftsman	Punjab	Permanent
25.	Mr G.M Chaudhry	Assistant Draftsman	Punjab	Permanent
26.	Sh Sarfraz Ahmed	Assistant Draftsman	Punjab	Permanent
27	Mr Ali Khan Subahpoto	Assistant Solicitor	Sindh	Permanent
28.	Mr Saeed Ahmed Ghouri	Assistant Solicitor	Punjab	Permanent
29.	Mr Farrukh Ali Mughal	Assistant Solicitor	Sindh	Permanent
30.	Mr Taj Umer Khan	Assistant Solicitor	N.W.F.P.	Permanent
31.	Mr Shahid Hussain.	Assistant Solicitor	Baluchistan	Permanent
32.	Ms Samina Alim	Research Officer	Sindh	Deputation
33.	Mr Jam Umair Ahmed	Research Officer	Punjab	Permanent
34.	Mr Sajid Hussain Malik	Research Officer	Punjab	Permanent
35.	Mr Khalid Mehmood Mirza	Research Officer	Punjab	Surplus
36.	Mr M. Ashraf Sandhoo	Dy. Assistant Solicitor	Punjab	Permanent
37.	Mr Sultan Mehmood	Dy. Assistant Solicitor	Punjab	Permanent
38.	Mrs Farhat Akhtar	Dy. Assistant Solicitor	N.W.F.P.	Permanent
39.	Mr. Ahmed Raza Khan	Dy. Assistant Solicitor	Punjab	Permanent
40.	Mr. Muhammad Israr	Dy. Assistant Solicitor	N.W.F.P.	Permanent
41.	Mr. Muhammad Aslam	Dy. Assistant Solicitor	Punjab	Permanent
42.	Mr. Muhammad Shakeel	Dy. Assistant Solicitor	Punjab	Permanent
43.	Syed Tanveer Hussain Shah	Dy. Assistant Solicitor	N.W.F.P.	Permanent
44	Mian Gulzar Hussain	Dy. Assistant Solicitor	Punjab	Deputation
45.	Pir Muhammad Ishaq	Dy. Assistant Solicitor	N.W.F.P.	Permanent
46.	Mr. Wajahat Hameed	Section Officer	Punjab	Permanent
47.	Mr. Abdul Qadir	Section Officer	Sindh	Permanent
48.	Mr. Ayaz Khan	Section Officer	N.W.F.P	Permanent
49.	Mr. Zahid Ullah Shah	Section Officer	N.W.F.P.	Permanent
50.	Mr. Sakhawat Gul	Section Officer	N.W.F.P.	Permanent
51.	Kh. Saifur-ur-Rehman	Section Officer	N.W.F.P.	Permanent
52.	Mr. Salah-ud-Din	Section Officer	Punjab	Permanent
53.	Mr. Maqbool Hussain Malik	Section Officer	Punjab	Deputation
54.	Mr. Muhammad Younas	Section Officer	Punjab	Permanent
55.	Mr. Azhar Amin Chaudhry	Section Officer	Punjab	Permanent

56.	Raja Qamar Sultan	Section Officer	Punjab	Deputation
57.	Mr. Mumtaz Ahmed	Section Officer	Punjab	Permanent
58.	Mr. Muhammad Ayub	Section Officer	N.W.F.P.	Permanent
59.	Mrs. Humaira Muneer	Section Officer	N.W.F.P.	Permanent
60.	Mr Shafi-ur-Rehman	Section Officer	Punjab	Permanent
61.	Mr Muhammad Ashfaq	Section Officer	Punjab	Permanent
62.	Mr Farid Islam Khattak	Section Officer	N.W.F.P.	Permanent
63.	Mr Mujahid Pervaiz Bajwa	Librarian	Punjab	Permanent
64.	Mr Shahbaz Ahmed Gill	Printing Officer	Punjab	Permanent
65.	Mr. Ghulam Rasool	Private Secretary	Punjab	Permanent
66.	Raja Ashiq Hussain	Private Secretary	Punjab	Permanent
67.	Mr. Muhammad Naseer Cheema	Private Secretary	Punjab	Permanent
68.	Syed Khurrum Hussain	Data Entry Supervisor	Sindh	Permanent
69.	Mr. Saghir Ahmed	Superintendent	Punjab	Permanent
70.	Syed Muhammad Ansar Hussain	Superintendent	Sindh	Permanent
71	Mr. Masood Ahmed	Superintendent	Sindh	Permanent
72.	Qazi Maqbool Hussain	Superintendent	Punjab	Permanent
73.	Mr. Muhammad Munsif	Superintendent	N.W.F.P.	Permanent
74.	Mr. Muhammad Aslam Afridi	Superintendent	N.W.F.P.	Permanent
75.	Mr. Abdul Wahab	Superintendent	Punjab	Permanent
76.	Mr. Muhammad Mushtaq	Superintendent	Punjab	Permanent
77.	Mr. Matloob Ali Khan	Superintendent	N.W.F.P.	Permanent
78.	Mr. Mansoor Ali Khan	Superintendent	Punjab	Permanent

<><><><>

29. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to refer to the supplementary questions to the Senate starred question No. 61 replied on 18th February, 2004 and state the present status of the proposal to withdraw the exemptions given to some segments from payment of toll tax at the toll plazas in the country?

Mr. Babar Khan Ghori: The matter regarding withdraw all kinds of concessions/exemptions from national highways is under consideration of the government.

30. **Mrs. Tanveer Khalid:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the funds released to the National Highways Authority for construction and repairing of highways in Sindh from 2001 to 2004 and details of its utilization;

(b) the number of projects completed so far and those in progress;

(c) the names of contractors of the said projects and the contract amount in each case;

(d) the difference, if any, between the original contract amount and the final bills and claims;

(e) whether any liquidated damages have been recovered from the contractors for late completion of the project, if so, its details; and

(f) whether any of the said contracts was rescinded or cancelled, if so, its details?

Mr. Babar Khan Ghori: (a) The requisition information is given below and relevant details are at Annexure-A:—

(Rs. in Million)

F/Year	Construction	Repair	Total
2001-2002	2975.000	155.367	3130.367
2002-2003	2053.191	217.765	2270.956
2003-2004	3075.000	245.555	3320.555
Total:	8103.191	618.687	8721.878

(b) *Construction Projects.*—Three projects are in progress and five have been completed. Details are at Annex-B.

Repair Projects.—A total of 355 repair/maintenance projects have been undertaken. Brief overview is given below and complete details are annexed:—

Maintenance	2001-2002 Annex-C	2002-2003 Annex-D	2003-2004 Annex-E	Total
Periodic	44	40	—	84
Routine	—	38	49	87
Emergency	24	35	48	107
Special	26	11	40	77
Total:	94	124	137	355

(c) Relevant details are given in Annexes-B to E.

(d) Relevant details are given in Annexes-B to E.

(e) Nil.

(f) The following four maintenance contracts were terminated/cancelled and re-tendered:—

Messers	*Contract No.*
Ali Nawaz Mirjat	RM (S)-5004
Bachal Shah	SM (S)-6473
Ali's Enterprises	RM (S)-5124-25
Munir Ahmad	SM (S)-6513

Relevant details are at Annex-F.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Senate Library).

31. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Indus Highway from Sehwan Sharif to Larkana via *Dadu is in dilapidated condition, if so, the time by which it will be repaired; and*

(b) the amount allocated for the said purpose in the current budget?

Mr. Babar Khan Ghori: (a) Yes, these sections are in dilapidated condition and will be rehabilitated/improved within the next two years.

(b) Rs. 500 million in the current budget 2003-2004. To improve/rehabilitate the Sehwan Sharif-Larkana Section to 2-lane international Standards, NHA plans to spend Rs. 2535 million in the next two years.

32. **Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the amount granted to the Federal Directorate of Education for constituting the PTAs and training workshops from January, 2000 to December, 2003;

(b) the amount spent on the preparation and printing of PTAs Constitution during the said period; and

(c) the amount paid to the trainees and trainers during that period indicating also their names, days of training/workshop, school and position in PTA?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) No amount is granted to Federal Directorate of Education for constitution of Parent Teacher Association (PTA). However, under the approved PC-I "Establishment of Resource Centres in Schools of Federal Directorate of Education, Islamabad" budget has been allocated for the training of PTAs detailed as:

Fiscal Year	*Budget provided for PTAs Training*
2001-2002	Rs. 58,800/-
2002-2003	Rs. 3,92,000/-
2003-2004	Rs. 4,90,000/-
Total :	Rs. 9,40,800/-

(b) No amount has been spent on preparation and printing of PTAs constitution during the said period. Federal Directorate of Education only prepared the Constitution while printing of PTAs Constitution was carried out by Multi Donor Support Unit (MSU), World Bank.

(c) The amount paid to trainees and trainers of PTAs training workshops from January, 2002 to December, 2003 is as under:

Trainees		Rs. 224,400/-
Trainers		Rs. 19,200/-
	Total:	Rs. 243,600/-

Detail of trainees during that period alongwith their names/days of training workshop, school and position in PTAs is Annexed at "A" and for trainers at "B". Prior this period from January, 2002 to December, 2003, there were no formal PTAs.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

33. **Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.).

Will the Minister for Education be pleased to state the names of office bearers of PTAs constituted since January, 2000 in the Institutions under the administrative control of Federal Directorate of Education?

Mrs. Zobaida Jalal: Parent Teachers Associations have been constituted in all the educational institutions of Federal Directorate of Education, Islamabad in January 2002. The names of office bearers of PTAs in F. G. Colleges, Islamabad Model Colleges, and F. G. Schools are at Annex-'A', 'B' and 'C' respectively.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

34. **Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.).

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the numbers of Petitions Filed, Rejected and Accepted by the Wafaqi Mohtasib against the Government Departments since 1999 with year-wise break-up;

(b) the numbers of appeals made to the President of Pakistan against the decisions of Wafaqi Mohtasib during the last five years indicating also the number of the appeals accepted and rejected;

(c) *the numbers of Appeals pending at present in the Wafaqi Mohtasib indicating also the dates of filing of these appeals?*

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: (a) The number of petitions Filed, Rejected and Accepted by the Wafaqi Mohtasib are as under:—

Year	Fresh receipt	Rejected in limine	Admitted for investigation	Balance brought forward	Total work-load	Relief Provided	Rejected	Total Disposal	Under process
2003	25,761	10,346 (40%)	15,415 (60%)	22,219	37,634	16,921 (77%)	5,096 (23%)	22,017 (59%)	15,617
2002	31,613	10,636 (34%)	20,977 (66%)	19,286	40,236	13,567 (75%)	4,477 (25%)	18,044 (45%)	22,219
2001	33,385	10,534 (32%)	22,851 (68%)	15,992	38,843	15,641 (80%)	3,916 (20%)	19,557 (50%)	19,286
2000	41,080	14,138 (34%)	26,942 (66%)	11,793	38,735	18,749 (82%)	3,994 (18%)	22,734 (59%)	15992
1999	43,833	15,180 (35%)	28,653 (65%)	6,861	35,514	21,122 (89%)	2,599 (11%)	23,721 (67%)	11,793

(b) The number of Appeals made to the President of Pakistan against the decisions of Wafaqi Mohtasib are as under:—

Year	Number of appeals filed	Number of appeals accepted	Number of appeals rejected	Pending for decision
2004	369	-	01	368
2003	1153	211	510	432
2002	834	299	535	-
2001	748	349	399	-
2000	523	195	328	-
1999	310	245	64	-

(c) The number of Appeals pending at present in the Wafaqi Mohtasib are as under:—

Complaints

Filed in the Month of	Year of Filing the Appeals		
	2004	2003	2002
January	1,035	455	299
February	862	423	266
March	-	578	358

April	-	602	363
May	-	647	391
June	-	772	476
July	-	834	641
August	-	987	495
September	-	1,080	485
October	-	1,302	519
November	-	977	457
December	-	1,251	393
Total:	**1897**	**9,908**	**5,143**

35. **Mrs. Gulshan Saeed:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.50 p.m.).

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the fee charged by the recruiting agencies for sending a persons for employment abroad; and

(b) the number of complaints of charging extra amount by the recruiting agencies for the said purpose received during the last three years and the action taken on these complaints?

Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis: (a) Under Rule 15-A Other Charges.—(1) of Emigration Ordinance, 1979, an Overseas Employment Promoter (OEP) and Overseas Employment Corporation (OEC) are entitled to collect actual expenditure being incurred on air passage, work permit, levis and documentation etc. in respect of intending emigrant; after he/she has been selected for employment abroad. While cost of visa vary from country to country, an amount of Rs. 4450/- as service charges, Rs. 1050/- welfare fund and Rs. 650/- as insurance fee being charged from the emigrant before their departure abroad.

(b) As many as 316 complaints were received against Overseas Employment Promoters during last three years *i.e.* 2001,2002 and 2003, 203 cases have been settled, licences of 37 OEPs cancelled, 14 cases referred to FIA; while 62 cases are under process.

36. **Mr. Muhammad Sarwar Khan Kakar:** (Notice received on 19-04-2004 at 10.10 a.m.).

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the names, designations, grades, place of domicile and length of service of Inspectors and other Officers working on temporary and contract basis in the National Highway Authority, Balochistan; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to terminate the services of the said persons, if so, its reasons?

Mr. Babar Khan Ghori: (a) A total number of 13 individuals are presently working in NHA Balochistan Region on contract/temporary basis. Relevant details are annexed.

(b) No.

Annexure-A

STATEMENT REGARDING EMPLOYEES OF BALUCHISTAN PROVINCE WORKING IN NHA ON CONTRACT / TEMPORARY BASIS

S.No	NAME	DESIGNATION	BS	Domicile	Period of contract / daily wages	TOTAL LENGTH OF SERVICE WITH NATURE AND DURATION.	Remarks
1	Noor-ul-Hassan	DD(Engineer)	18	Zhob	2 years	18-03-2003 to 17-03-2005 on contract	Appointed through proper procedure
2	Shah Muhammad	AD(Engineer)	17	Zhob	2 years 3 months 10 months 11 days 2+2 years	17-08-1996 to 16-08-1998 on contract 01-06-1998 to 31-08-1998 on daily wages 10-08-1999 to 20-06-2000 on daily wages 21-06-2000 to 21-06-2004 on contract	
3	Muhammad Qasim Khan Mandokhel	AD(Engineer)	17	Zhob	2 years 1 year 1+2+2 years	05.11.1996 to 04.11.1998 on contract 08-01-1999 to 07-01-2000 on daily wages 15.01.2000 to 14.01.2005 on contract	
4	Salahuddin Mengal	Inspector AD(Engineer)	16 17	Chaghi	2 years 1 years 1 month 10 days 1+2+2 years	23-07-1996 to 22-07-1998 on contract 26-11-1998 to 25-11-1999 on daily wages 20-01-2000 to 29-02-2000 on daily wages 01-03-2000 to 28-03-2005 on contract	
5	Shahzad Sarwar	Inspector Inspector AD(Engineer)	16 17	Kalat	2 years 3 months 6 months 1+2+2 years	08.08.1996 to 07.08.1998 on contract 25.09.1998 to 24.12.1998 on daily wages 04-01-2001 to 03-07-2001 on daily wages 01.03.2000 to 28.02.2005 on contract	

S.No	NAME	DESIGNATION	BS	Domicile	Period of contract / daily wages	TOTAL LENGTH OF SERVICE WITH NATURE AND DURATION.	Remarks
6	Agha Inayatullah	AD(Engineer)	17	Quetta	2 years 3 months 3 months 1 year 1+3 years	30-12-1995 to 29-12-1997 on contract 21-03-1998 to 22-07-1998 on daily wages 18-09-1998 to 17-12-1998 on daily wages 12-10-1999 to 11-10-2000 on daily wages 01-05-2000 to 30-04-2004 on contract	
7	Abdul Naseer Kasi	AD(Accounts)	17	Quetta	2 years	07-10-2003 to 06-10-2005 on contract	Appointed through proper procedure
8	Abdul Raziq Tareen	AD(Accounts)	17	Pashin	2 years	24-03-2004 to 23-03-2006 on contract	-do-
9	Shoukat Ali Baloch	Sub-Engineer Inspector	11 16	Pashin	2 years 3 months 6 months & 16 days 1+3 years	22-04-1996 to 21-04-1998 on contract 21-09-1998 to 20-12-1998 on daily wages 16-10-1999 to 28-04-2000 on daily wages 01-05-2000 to 28-04-2004 on contract	
10	Ali Nawaz Sial	Inspector (Afforestation	16	Nasirabad	2+1 years	18-03-2002 to 17-03-2005 on contract	Appointed through proper procedure

STILL WORKING UNDER COURT ORDERS BUT THEIR CONTRACT EXPIRED

S.No	NAME	DESIGNATION	BS	Domicile	Period of contract / daily wages	TOTAL LENGTH OF SERVICE WITH NATURE AND DURATION.
1.	Shukrullah Baloch	AD(Engineer)	17	Kharan	2 years	16-01-2002 to 15-01-2004 on contract
2.	Saeed Ahmad	Inspector AD(Engineer)	16 17	Kalat	2 years 2 years	18-09-1996 to 17-09-1998 on contract 09-03-2002 to 08-03-2004 on contract

3.	Ihsanullah	Sub-Engineer Contract	11 16	Pashin	2 years 3 months 6 months 1 year 2 years	02-05-1996 to 01-05-1998 on contract 05-05-1998 to 04-08-1998 on daily wages 29-01-2000 to 28-04-2000 on daily wages 28-05-2000 to 28-05-2001 on contract 08-03-2002 to 07-03-2004 on contract

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: مولانا راحت حسین صاحب نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 5 تا 7 مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید سجاد حسین بخاری صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے گزشتہ 11th اجلاس کے دوران مورخہ 12 تا 16 اپریل اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ اس لئے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ نگہت مرزا صاحبہ نے ناسازی طبعیت کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عابدہ سیف نے ناسازی طبعیت کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ایس۔ ایم ظفر نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج مورخہ 5 مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد امین دادا بھائی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 4 اور 5 مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب بابر خان غوری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ وزیر اعظم کی ہدایت پر چین جا رہے ہیں اس لئے مورخہ 5 تا 7 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

The points of order that we had agreed, we will take those up.

جی طارق عظیم صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شکریہ، شکریہ۔ تشریف رکھیے۔ جو فیصلہ ہوتا ہے آپ کے پارلیمانی لیڈر وہاں پر موجود ہوتے ہیں انہی کے ساتھ مل کر ہوتا ہے۔ اگر آپ کچھ کہنا ہے تو ان کے through کہہ دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی طارق عظیم۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! جہاں تک Orders of the Day کا تعلق ہے، میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ Orders of the Day میں تو questions کے بعد کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس لئے کہ اس کے بعد اور resolutions آئیں گی جو agree ہوا ہے between the Opposition and the Parliamentary leaders سب مل کر جس پر agree ہوئے ہیں اس کو follow کر رہے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب، مجھے تو معلوم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تو ابھی پتا چل جائے گا آپ کو۔ آپ کے پارلیمانی لیڈر وہاں پر تھے، they would be, I am sure, coordinating with you.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: آنا تو چاہیے کہ ہم نے آج کچھ اور کام کرنا ہے۔ تو کیا کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا وسیم صاحب جواب دے دیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جو انہوں نے فیصلہ کیا ہے وہ مجھے بھی معلوم ہو اور وہ ایجنڈے پر آئے۔ یہ نہیں کہ مجھے لیڈر صاحب بتائیں۔

سینیٹر وسیم سجاد : بھنڈر صاحب کی بات درست ہے۔ بات درست ہے' آنا چاہیے لیکن کل میں نے وضاحت سے آپ کے سامنے بیان کیا تھا کہ عام حالات میں تو Government Day پر حکومتی business ہوتا ہے اور Private Members. Day پر private member's business ہوتا ہے۔ کل کا دن Government Day تھا' آج بھی Government Day ہے لیکن ہم نے یعنی حکومت نے اپوزیشن سے تعاون کرتے ہوئے یہ اتفاق کیا تھا کہ وہ جو چیز ایجنڈے پر لانا چاہیں گے اس کو ہم لائیں گے اور تسلیم کریں گے۔ اس کے لئے ہم rules بھی suspend کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کل یہ فرمایا تھا کہ ہم NSC Bill کے مضمرات یعنی implication پر بات کرنا چاہتے ہیں تو آج یہ ہوگا کہ rules suspend کر کے اس پر بات کریں گے۔ اس کے بعد یہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں' ہم نے کہا کہ جی بسم اللہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔ یہ ساری بات اس لئے ہوئی ہے کیونکہ اپوزیشن نے اجلاس بلایا تھا تو ہم نے ان سے تعاون کرتے ہوئے اس بات کو agree کیا ہوا ہے۔ آج یہ ہوگا کہ نیشنل سیکورٹی کونسل کے مضمرات پر بات ہوگی اور میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ جن لوگوں نے تقاریر کر لی ہیں وہ مہربانی کر کے نہ کریں کیونکہ دہرانے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پھر ادھر سے بھی دہرائی جائیں گی تو اس لئے آج میرے خیال میں اس پر بات ہوگی۔ اس کے بعد لاء اینڈ آرڈر پر کل بات ہو گی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب میں technically بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : بھنڈر صاحب ! آپ کا point well taken. We will make sure that this emanation takes place properly in future .

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب چیئرمین ! میں عرض کروں کہ یہ ایجنڈا آپ کا permanent record ہے' debate میں جانا ہے کہ آپ نے اس دن کیا کیا تھا۔ یہ جو motion ہے' یہ motion دے دیتے' یہ میرے دوست suspension کی motion دے دیتے اور وہ یہاں پر آتی۔ مجھے یہ معلوم ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : دی ہوئی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : دے چکے ہیں تو ایجنڈے پر آئے۔ ایجنڈے پر نہ آنے کا کیا جواز ہے کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ آج کا ایجنڈا کیا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب طارق عظیم۔

جناب یار محمد رند (وفاقی وزیر برائے خوراک): جناب! میں wheat کے اوپر policy statement دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : طارق عظیم صاحب کے بعد اس پر آتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میں سمجھا نہیں، کیا مطلب ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا : وسیم صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات ختم ہے ۔جناب چیئرمین ! یہ طے تھا کہ آج کیا discussion کرنی ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ سے agree ہوا تھا بلکہ آپ کو move کرنا تھا، آپ نے نہیں کیا۔ ہم نے کہا کہ waive کر کے آپ کو لانے دیں گے۔

سینیٹر رضا محمد رضا : یہ طے تھا۔

جناب چیئرمین : رضا صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کا point valid نہیں ہے ۔ جی عظیم صاحب ۔

Point of order

Re: The plight of the students of Sindh Medical College.

Senator Tariq Azeem Khan : Mr. Chairman, thank you. My point of order relates to a very serious matter. It is sad plight of almost 100 medical students belonging to Sindh Medical College, Karachi. This matter was highlighted in an article in the daily "Jang" today and many other papers in Karachi. The facts of the matter are that two years ago

Sindh Medical College expelled 93 students which they claim had got admission because of fake and forged documents whereas the facts are there sir, that 76 students had submitted their documents, their educational documents to the authorities and they were proven that these documents were correct, there were nothing fake about them. Some of the students sir, they are in the final year, 34 of them are in final year of their course, 18 of them in 4th year. 17 of them are in 3rd year and 7 of them are in the 2nd Year of their five years course of education. They had got admission not becuase of any bogus document but because of massive corruption at that time prevalent at the College. This massive corruption which begged over 70 million rupees for the Principal, the Vice Principal and other people related to the education for the admission in Sindh Medical College at Karachi University. Students who were not otherwise entitled for admission, have been admitted. So these students were approached either directly by the College authorities, in some cases by the Principal himself and they were asked to pay a sum of rupees 8 lacs at a time or more to get admission. Now all these students were not aware and at times the parents themselves went and paid this money to the College, directly to the Principal or to the Vice Principal. The students themselves did not know that the parents had paid on their behalf. They were just happy that they had got admission. Now enrolement of these students was done with a full understanding of the Karachi University Authorities who issued them the ID cards and they also entitled them to take their examination for first year MBBS professional examination,

Second year professional, third year professional, in some cases, the final year examination. Now after five years they came to know of this massive scam that was going on. Now, this is very unfortunate sir, that these boys and girls are being punished for this massive corruption that was being carried out by the Medical College itself. Their only crime, if one can call it a crime, is that their parents had to pay a bribe to get their children in the College. A crime which we allknow, almost all of us, have been committing this crime, paying bribe to the individuals and to the organisations to get our job done. The Chief Minister's Inspection Team when they studied this case have pointed out and I quote sir, " These admissions could not be manipulated without active connivance and collaboration of the Karachi University officials and they go on to say that it has been established that the involvement of former Principal, the Vince Principal in the scam is beyond any shadow of doubt. Now, I say sir, that this august House must condemn the role of the education authorities in this case and it is sad sir, that there is a lot of duplicity in the treatment and double standards being carried out by the Karachi Education Authority. Last year sir, ..

Mr. Chairman: Please, be brief, so that we can go on.

Senator Tariq Azeem Khan: Last year there was a case and I have got the report here sir, that 25000 students who had actually failed in the examination were given extra 2% marks so that they could be declared as passed students. At this time when these things can happen and they

can condone shortfall of the marks in the case of 25000 students over a period of three years, I am surprised that they can not ignore the fact that these students had nothing to do with the scam and corruption that went on at this College and I say sir, that we should recommend relief for the students who had to take this exam by 10th of May. They have already lost one academic year and it will be greatly harsh on them and I think these students deserve that we recommend that they should be allowed to take their exam on 10th of May. So that they do not forego another academic year. Thank you very much.

Mr. Chairman: Minister for Health. Do you have any comment on this.

(interruption)

Mr. Chairman: Please, let us hear the Minister for Health.

Senator Dr. Shahzad Waseem(Minister of State for Interior): I also want to say on this point.

Mr. Chairman: Very briefly because we want to move

ابھی نماز کا time بھی ہو رہا ہے۔

Senator Dr. Shahzad Waseem: Sir, the point has been raised about the Medical Education and the state of affairs. Sir, the Medical Education is a very serious problem. Already we are facing a huge problem about the Private Medical Colleges and now this thing has gone to the Government Institutions.

آپ ڈاکٹر بنا رہے ہیں یا کیا بنا رہے ہیں۔

These Institutions are not doing their job. They are not providing quality education sir. They have become an institution for loot and plunder. For heaven's sake sir, we have to look for a generation to come. Please take serious and stern action. And who is the sufferer? The parents? We know that it is very difficult for an ordinary citizen to bear the expenses for ordinary education and medical education is not that easy and who is the sufferer? The students, sir. Please, this thing should be taken seriously. Relief should be provided to the students and the culprits should be taken to the task. Thank you.

جناب چیئرمین: جی اسفند یار صاحب۔ جی بیٹھیے آپ۔ باری ان کی ہے۔ لیکن آپ کا نام میرے پاس نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ' Points of order have to be I discussed before. اگر پہلے نہیں آئیں گے تو میں نہیں کر سکتا ' because there is a system we are following. تو اس لیے آپ آ کر پہلے بات کریں۔ ایسے بیچ میں اگر ہر کوئی مانگے گا تو میں کیسے چلا سکوں گا۔ پہلے بات کر لیا کریں مہربانی کر کے۔

سینیٹر تنویر خالد: ہم لوگ طارق عظیم صاحب کی پر زور تائید کرتے ہیں جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین! میں آتا ہوں آپ کی طرف۔ نگہت آغا صاحبہ! بیٹھیے۔

Let me hear Asfand Yar.

سینیٹر تنویر خالد: جناب Medical 100 students کے جن میں چار final year کے ہیں' سات second year کے ہیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیے۔ بس انہوں نے detail دے دی ہے۔ اب ہم آگے چلتے ہیں اور پھر وزیر صاحب کو سنتے ہیں۔ جناب اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی: جناب چیئرمین! میں تو صرف support کروں گا اس

Motion کو۔ میں خود تقریباً چار پانچ مہینے قبل جب کراچی گیا تو یہی students Karachi
Press Club کے سامنے، یہی جوان بچے اور بچیاں hunger strike پر تھے اور personally جن
لوگوں کو میں جان سکا ان کو میں نے یہی request کی ہے کہ بابا کسی higher up کی
corruption کی سزا ان بچوں کو کیوں دی جائے۔ ان میں جناب چیئرمین! ایسے بچے بھی ہیں
جن کے final year کے written exams ہوچکے ہیں اور صرف ان کا viva رہتا ہے۔ تو یہی
request ہو گی وزیرصحت سے----

جناب چیئرمین: تشریف رکھیے۔ Let us hear the Health Minister.

Mr . Muhammad Naseer Khan(Minister for Health): Mr . Chairman , I think this is a very serious matter and I also had the opportunity of meeting some of the students and primarily I agree that , for example , if it is six months or one year or two years , the students who have passed five years in the Medical Colleges , now it is incumbent that they take their exams and fulfil their responsibilities and go out as doctors . It is a sad reflection on what is going on and I presume and I feel that those five students , at least the final year students should be immediately given the relief so that they can take the final exams.

Now , the other thing is that we take up proportion of what is happening to the first and second year things . So , people were being there for four years , five years . It is a long period of time and I think , they must qualify as doctors and this whole scam has to be looked into very seriously . Initially they said that these documents that came initially when they applied were forged which is five years down the line . They must make a decision, whether it is forged in the first six months....

Mr. Chairman: In fact, all the documents were forged.

Mr. Muhammad Naseer Khan: No, some of them. That was they saidbut now they say that some of them are forged. So, we should hold inquiry.

Mr. Chairman: Do you know how many are forged and how many are not?

Mr. Muhammad Naseer Khan: Nobody has given this figure right now but what I hear now, it is time that we take up the full case with the Provincial Government because this is a provincial matter but I think the Senate can take the responsibility and we can force them to give us the facts so that these students are not penalised. It is a matter of life and death for them. They spend so much money on the education. The parents cannot afford to give this kind of amount. Now, there is a system going on, they want to give NOC, they can go to other universities in third year or fourth year. Why should the students or the parents suffer? 8 lacs is a lot of money. I mean 8 thousand dollars is a lot of money. So, it is time that this House takes it very seriously and we can enforce on the Provincial Government to give us the status and what is the fault of the students. They should have been reprimanded five years ago when they brought the documents. You just could have said, "No", we cannot take it because these documents are not correct". But you take them on five years down the line.

Mr. Chairman: Have they appeared for exams subsequently and

have they cleared those exams every year?

Mr. Muhammad Naseer Khan: Yes, they have been taking the exams, they have cleared the exams, they have been promoted and they have been taken fees in. Now, I think it is very sad on the part of institution.

سینیٹر کامل علی آغا: ان میں سے ایک بچے نے position بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے صحیح طریقے سے پڑھا، یہ الگ بات ہے کہ ان کا admission غلط طریقے سے کیا گیا لیکن بچوں کی محنت ہے، لگن ہے اور انہوں نے qualify کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، وزیر صاحب کو سن لیں۔

Mr. Muhammad Naseer Khan: So, I think for these students, final year students and the fourth year students, a solution has to be formed on a compassionate ground so these students qualify and for the others we have to formulate a strategy and the people who are culprits must be reprimanded. There has to be a system like what Dr. Wasim has said that medicine is a very serious business and I have also instructed the PMDC in fact, six months ago and we are going after all these medical colleges and once for and all they have to be reprimanded. But this has been going on for the last five, six years. So, it is a sad reflection. It is unfortunate that we have to make these decisions but I think decisions have to be made.

Mr. Chairman: I think, there is a consensus in the House the students are not at fault and at least 4 years have gone by----

سینیٹر اسفند یار ولی: Why four years, third year میں جو بچہ ہے---

جناب چیئرمین: نہیں، میں تو کہہ رہا ہوں۔

in some cases, four years have gone by, all of them, these students and no fault ofthem. I think, Naseer Sahib, you will take it up with the concerned Provincial Government and come back tomorrow in the House on the strategy because I think the 10th is very close then after that weekend will come: we must have a clear-cut report. And I think there is a consensus in the House that we should accept these students and they should be allowed to continue with their studies. Please send us the report tomorrow evening and I hope it will be a conclusive one.

Mr. Muhammad Naseer Khan: I will try and ask the Provincial Government that the House and all the Senators have shown very strong sentiments and we will try to resolve this matter tomorrow and I will try to bring an answer tomorrow.

Mr. Chairman: Thank you. Now, we take up issues regarding water matters.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا، میں دوسری بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سے consult نہیں کیا جاتا کہ کس نے بولنا ہے اور کس نے point of order لینا ہے ہم تو چپ رہ رہ کر اب ہم چپ ہو گئے ہیں۔ جناب اٹھارہ Points of Order's Opposition benches سے ہوتے ہیں اور ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔

جناب چیئرمین: Leader of the House ہی سب کا جواب دے دیتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب میں ایک national issue آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور آج آپ mood میں بھی ہیں فیصلے بھی کر رہے ہیں، میری دردمندانہ اپیل ہے کہ اس پر بھی کوئی فیصلہ کریں۔ کرکٹ کے معاملے میں ہماری قومی غیرت کو جو فنا و برباد کیا جا

رہا ہے یہ کہہ کر کہ انڈیا کے ساتھ جو matches ہوئے ہیں وہ ساری ملی بھگت کے ساتھ ہوئے ہیں۔ اب سینیٹ کی کمیٹی بھی بن چکی ہے تو اب میں چاہوں گا کہ Standing Committee کو کہا جائے کہ وہ اس معاملے میں prob in کرے اور یہ قومی غیرت کا تقاضا ہے کہ اس کو decide کیا جائے اگر یہ واقعی ملی بھگت کے ساتھ ہوئے ہیں تو جناب یہ بالکل ویسی ہی شکست ہے جیسی شکست ہمیں مشرقی پاکستان میں دلوائی گئی اور ہماری قوم کو demoralize کیا گیا یہ بھی ویسا ہی واقعہ ہے ۔ اگر آپ اس پر کوئی فیصلہ نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ کے لئے ہماری قومی غیرت کو فنا و برباد کرنے والی بات ہوگی۔ اس پر فیصلہ دیا جائے اور prob in کیا جائے کہ واقعی یہ ملی بھگت کے ساتھ ہوا یا ہمارے کھلاڑیوں اور کرکٹ بورڈ کی نااہلی تھی۔ اس کو prob in کیا جائے اور اس کو ہماری Standing Committee کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس پر کوئی فیصلہ کر سکے۔ اور ہاؤس کے اندر رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ پہلے بتا دیتے تو وزیر صاحب کو ہم کہتے کہ وہ یہاں موجود ہوں۔ اب ظفر اقبال صاحب بیٹھے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ Standing Committee کے سپرد یہ مسئلہ کر دیا جائے تو we can refer it to the Standing Committee.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب اس issue کو Standing Committee کو refer کریں۔ وہ اس سلسلے میں prob in کرے۔

Mr. Chairman: It is referred to the Standing Committee to conduct a probe into it and then come to the House. I think, let us go on with the other business now.

سینیٹر محمد اکرم: جناب چیئرمین، یہاں ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں اور ہر آدمی کا پورا پورا حق ہے کیونکہ وہ کوئی بات کرنے کے لئے یہاں آیا ہوا ہے۔ اب ہم جب یہاں موجود ہیں تو ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ Point of Order طے ہو چکا ہے تو کیا ہم گھر چلے جائیں، ہم کس لئے یہاں آئے تھے۔

جناب چیئرمین: صرف Point of Order کے لئے تو آپ یہاں نہیں آتے باقی

کارروائی کے لئے بھی آتے ہیں۔

سینیٹر محمد اکرم : جناب چیئرمین، سوالات ہیں یا Points of Order ہیں تو یہ تو کہہ رہے ہیں کہ طے ہو چکے ہیں، یہ کس نے طے کئے ہیں؟ یہ کہاں طے ہوا ہے؟

جناب چیئرمین : آپ کے پارلیمانی لیڈر موجود ہوتے ہیں جہاں طے ہوتا ہے۔ یہ آپ اپنے پارلیمانی لیڈر سے take up کر لیجیئے۔ میں آپ کی communication کے متعلق نہیں جانتا۔ تشریف رکھئے۔

سینیٹر محمد اکرم : جناب ہر آدمی کو حق ہے یہاں پر بات کرنے کا۔

جناب چیئرمین : جو چیزیں پہلے طے ہو چکی ہیں ان پر بات کرلیں اس کے بعد آپ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ یا مجھے پہلے بتا دیں --

سینیٹر محمد اکرم : ہمیں تو کوئی اطلاع نہیں کہ Point of order طے ہو گیا ہے۔ ہمیں پتا ہوتا تو ----

جناب چیئرمین : وہ بات پھر آپس میں طے کرلیں۔ اس communication gap کو تو میں نہیں جانتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر محمد اکرم : یہ تو چیئرمین صاحب! غلط ہے اور یہاں تو ہر ایک آدمی کو بات کرنے کا حق ہے۔

جناب چیئرمین : میں ابھی آپ کی طرف بھی آ جاتا ہوں لیکن جو پہلے چیزیں طے ہیں ان کو کرلیں۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ مجھے پہلے بتا دیں، یہ Parliamentary Leader کے through بتا دیں۔ دیکھیں اگر Point of order پر ہاؤس چلائیں گے تو پھر باقی کام کیسے ہو گا۔ کسی معاملے کے متعلق پہلے بتانے کے لئے میری یہی تجویز ہے، اسی لئے Parliamentary Leaders کو بلاتے ہیں۔ Point of order کوئی right نہیں ہے and it is at the discretion of the Chair اسی لئے for coordination we hold these meetings before, you must interact with the Parliamentary Leaders.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ : جناب چیئرمین! ہمیں کسی مسئلے پر بھی اسی House

میں بات کرنی ہوتی ہے اور ہم پر کوئی وحی تو نازل نہیں ہوتی کہ ہم پہلے نام لکھوا لیں۔

جناب چیئرمین: وحی تو پھر مجھ پر نازل ہو گی کہ آپ نے کیا بات کرنی ہے۔ اس طرح پھر House کیسے چلائیں گے۔ اگر point of order بھی چلتا رہے۔ آپ motion دیں' آپ کے پاس کئی اور avenues موجود ہیں' اس حساب سے چلیں۔ وسیم صاحب کیا آپ کی coordination نہیں ہوتی کیوں کہ ایسا لگ رہا ہے۔ اچھا وسیم صاحب Leader of the House ہیں ان کو سن لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میرے خیال میں جو ممبران کا مطالبہ ہے کہ ان کو بھی points of order کی اجازت دی جائے' اس میں صرف طریقہ کار کی بات ہے۔ میرے خیال میں اجازت ان کو ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ جناب! کے سامنے وہ پیش کر دیں کہ وہ کیا لانا چاہ رہے ہیں تا کہ آپ دیکھ لیں' ٹائم کے مطابق take up کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: لیکن وسیم صاحب جب ہم meeting کرتے ہیں تو اس میں آپ کو یہ معاملات لانے چاہئیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: کوئی ممانعت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میں مانتا ہوں لیکن پھر اس meeting کا فائدہ کیا ہے کہ اگر اس میں coordination نہ ہو۔

سینیٹر وسیم سجاد: اس طرح اگر گورنمنٹ کے ممبران آپ کے پاس آ جائیں کہ یہ point raise کرنا چاہتے ہیں' اگر ٹائم ہو گا تو جناب! take up کر لیں گے لیکن اس میں ممانعت کوئی نہیں ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! ہمارے پارلیمانی leaders کو بھی چاہیئے کہ وہ ہمیں موقع فراہم کریں کہ ہم بھی ساتھ جایا کریں۔

جناب چیئرمین: آپ پر کوئی پابندی نہیں' آپ بھی بے شک آئیں۔ بہرحال we will take your point of order. Let us go with the other one that the Minister is here to answer then we will take up your also اکرم صاحب بیٹھیئے۔

مجھے پتا ہے کیسے طے ہو جاتا ہے۔جی پروفیسر خورشید صاحب۔

Point of order

Re: Regarding the Violation of border by the Allied Forces

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے یہ موقع دیا اور میں پورے ادب سے یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح اہم موضوعات پر بات کرنے کا ہمارا حق ہے' ہمارے بھائی اور بہنوں کا بھی حق ہے لیکن جو راستہ آپ نے اختیار کیا ہے' ہم سب اس کا احترام کریں تو انشاء اللہ زیادہ coordinating انداز میں یہ کام ہو سکے گا یعنی یہ کہ پہلے سے آپ کو مطلع کر دیا جائے اور پھر آپ دیکھ لیں کہ کس کے سوال کو لینا ہے اور کتنا وقت درکار ہے اور ہمیں تجویز دیں کہ اتنا وقت آپ لیں۔

اب میں مسئلے کی طرف آتا ہوں۔جناب! آپ کے علم میں یہ بات ہے اور آج کے اخبارات اس سلسلے میں بھرے پڑے ہیں کہ امریکہ کی قیادت نے Allied Forces نے 2 مئی کو پاکستان کے sovereign border کا violation کیا ہے اور یہ اس پس منظر میں ہوا ہے کہ اس سے پہلے امریکہ کے سفیر جو افغانستان میں ہیں ایک بار نہیں دو بار پچھلے دو مہینوں کے اندر پاکستان پر الزامات لگاتے رہے ہیں' undiplomatic زبان استعمال کرتے رہے ہیں اور یہ threat دیتے رہے ہیں کہ ہم خود پاکستانی حدود میں گھس کر جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں وہ کریں گے۔ اب اس پر انہوں نے عمل بھی شروع کر دیا ہے اور دو تاریخ کو جو چیزیں آئی ہیں کہ

US led coalition forces intruded into Pakistani territory and searched a number of shops before moving back into Afghanistan on Monday. These sources said 60 coalition soldiers in 4 trucks intruded about 2 kilometers inside the Pakistani territory in Lowara Mandi bazar in Datakhel Tehsil, about 90 kilometers west of regional headquarters. Witnesses said, the coalition forces searched shops in the bazar and groped, opened the

locks of a closed door before moving back into Paktia area of Afghanistan

جناب والا! یہ ایک بڑا ہی serious معاملہ ہے۔ اس کے حال ہی کے consequences ہیں۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ صرف آپ کی توجہ مبذول کروانے کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے یہ بات کہوں کہ جس پس منظر میں یہ واقعہ ہوا ہے وہ grand design کا ایک حصہ ہے جس میں امریکہ ہمیں اپنا ایک باج گزار ایک کالونی سمجھ رہا ہے ۔ ایک sovereign independent nuclear deterrent رکھنے والی قوم اور ملک کو humiliating انداز میں treat کر رہا ہے ۔ اسی context میں اس واقعہ سے ایک دن پہلے وہاں فوج کے کمانڈر مسٹر بورو کا بیان بہت significant ہے جس میں انہوں نے اسی threat کا اعادہ کیا ہے جو اس سے پہلے ان کے سفیر کرتے رہے ہیں اور اس پر چوبیس گھنٹوں کے اندر عمل کر دیا ہے ۔

جناب والا! یہ بھی آپ دیکھیئے کہ وانا میں پچھلے دنوں کیا صورتحال رہی ہے اور میں ہدیہ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں فوجی قیادت کو کہ اس سے سبق سیکھ کر انہوں نے سیاسی عمل کو آگے بڑھایا ۔ MNAs نے ایک کردار ادا کیا ' جرگہ ہوا اور سیاسی مسئلے کا سیاسی حل نکالنے کی کوشش کی ۔ اس پس منظر میں صاف نظر آتا ہے کہ اس پوری تحریک اور کوشش کو sabotage کرنے کے لئے ایک clear violation کیا گیا ہے ۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہماری sovereignty اور ہمارے borders کا violation ہے ۔

دوسری چیز یہ جوکہ process معاملات کے سیاسی حل کے لئے کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اسے تباہ کردیا جائے ۔ آپ دیکھیئے کہ عراق میں کیا ہو رہا ہے ؟ وہاں بھی امریکی فوجیں اسی طرح behave کر رہی ہیں اور جو political process ہو سکتا ہے اس کو frustrate کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور چوٹ کھانے کے بعد انہیں پیچھے ہٹنا پڑا ہے اور ری پبلکن گارڈز کے لوگوں کو اب وہ آگے لے جا رہے ہیں ۔ سارے کا سارا وہی معاملہ ہے جو ہمارے اوپر repeat کیا جا رہا ہے ۔ اس لئے سب سے پہلی چیز borders violation ' نمبر دو پاکستان کی sovereignty کا violation اور اس کا عدم لحاظ جو پاکستان کے لئے ایک warning بھی ہے ۔ تیسری چیز جو political process اس علاقے میں ہو رہا ہے اس کو frustrate کرنے کی کوشش ' اس بنا پر میں سمجھتا ہوں جناب والا ! کہ امریکہ کا یہ اقدام محض foreign office کے

پھسپھسے سے reservation کے اظہار کی چیز نہیں ہے بلکہ اس ہاؤس کو اسکا نوٹس لینا چاہیے ۔ پوری قوم اس کا نوٹس لے رہی ہے ' اس پر humility محسوس کر رہی ہے اور عالم یہ ہے کہ امریکہ کی ایک حرکت نہیں' کوئی بھی پاکستانی 9/11 کے اندر ملوث نہیں تھا لیکن پاکستانی شہریوں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔ پاکستانی جو امریکہ میں ہیں' آج ہی کے اخبارات کو آپ دیکھیں کہ ایک نئی wave ان کے خلاف شروع ہوئی ہے ۔ گوانتانا موبے میں ہمارے لوگوں کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے؟ وہ ملک جو دنیا میں جمہوریت اور انسانی حقوق کی بات کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ عملاً جمہوریت اور انسانی حقوق کے لئے آج سب سے بڑا خطرہ ہے ۔ اس ملک کی موجودہ قیادت اور ان کی پالیسیاں ان کے خلاف جا رہی ہیں ۔

ہمارے لوگوں کے اوپر پابندی لگائی گئی ہے کہ ان کے finger prints لئے جائیں گے ، فوٹو لئے جائیں گے ۔ برازیل جیسے ملک نے بھی reciprocal action لیا ہے اور امریکہ کے سارے شہری جو برازیل جارہے ہیں ان پر وہی پابندیاں لگائی ہیں جو برازیل کے لوگوں پر امریکہ نے لگائی ہیں ۔ کم از کم تین ملکوں کے بارے میں یہ clear ہے جو کوئی امریکہ سے مقابلہ نہیں لیکن انہوں نے اپنی عزت نفس کی خاطر بعینہ وہی پابندیاں لگائی ہیں جو امریکہ نے ان کے شہریوں پر لگائی ہیں لیکن ہم اس معاملے میں ایک کے بعد دوسری humiliation قبول کرتے جا رہے ہیں' assert نہیں کر رہے ہیں اپنے حقوق کو ' اور اس صورت حال میں جو سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ کس طرح Foreign policy میں ایک نیا space پیدا کریں۔ امریکہ نے جس طریقے سے اپنے آپ کو پوری دنیا سے خصوصیت سے عوام سے alienate کر لیا ہے ۔ خواہ سپین ہو ' یورپ ہو ' خواہ پاکستان ہو ' خواہ عربی ہو ' خواہ فلسطین ہو ' ہم آنکھیں بند کرکے ان کے پیچھے چل رہے ہیں ۔ یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ اس پورے سلسلے کا ایک حصہ ہے جس سے آپ Isolation نہیں لے سکتے ۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ سینیٹ اس کا نوٹس لے اور حکومت اس معاملے کے اندر عوام کی مرضی اور خواہشات ' عزائم ' ملک کی عزت ' اس کی sovereignty اور اس کی security کے تحفظ کے لئے اقدام کرے ۔ محض پھس پھسے انداز میں یہ بات کہنا کہ جی وہ آئے تھے' چلے گئے ہیں' اس سے زیادہ میں سمجھتا ہوں کہ intrusion نہیں ہوسکتی ۔ اگر ہم نے اس کو روکنا ہے تو روکنے کے لئے ہمیں اپنے عزم کا اظہار کرنا ہوگا firm stand لینا ہوگا اور

امریکہ کو پیغام دینا ہوگا کہ enough is enough ہم ایک sovereign country ہیں ۔ ہم اپنی عزت ، اپنی آزادی اور اپنے بارڈرز کا دفاع کریں گے ۔ اگر آپ کی طرف سے کوئی ایسا اقدام ہوتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہماری فوجوں کو اس کو روکنا چاہیے ۔ اسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جہاں یہ کام کیا گیا ہے اس سے سو میٹر دور ہماری فوج کی چوکی تھی لیکن انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی ۔ جناب والا ! جس کا دل چاہے وہ پاکستان میں آئے ۔ جس کا دل چاہے تالے توڑے ، جس کا چاہے لوگوں کو پکڑے ، کیا یہ آزادی اور سلامتی ہے ؟ کیا یہ security ہے؟ جناب والا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں یہ ایوان اس کا serious notice لے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین ! یہ ایک نہایت اہم اور سنگین مسئلہ ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں پر ہم اس بات پر بالکل clear ہیں کہ القاعدہ اور war on terror کے سلسلے میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کو پاکستانی soil سے نہیں ہونا چاہیے ۔ ہمارے دور حکومت میں بھی ہم نے اس سلسلے میں اقدام اٹھائے تھے کہ ہم terrorism کا export ملک سے نہیں ہونے دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس وقت تمام حدوں کو پھلانگ دیا ہے اور یہ ہے کہ سب سے پہلے تو پاکستان کی financial sovereigntyجو ہے اس کا ہم نے سودا کیا ۔ اور پاکستان کی financial sovereignty کا سودا ہم نے اس وقت کیا جب ہم نے IMF and World Bank کو Finance Ministry کی books اور State Bank کی books کو دیکھنے کی اجازت دی ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جتنی بھی IMF اور World Bank کی conditionalities تھیں ان کو ہم نے من و عن مانا۔ لہذا پاکستان کی financial sovereignty تو آج IMF اور World Bank کے سامنے ہم نے گروی رکھ دی ۔ اس کے بعد جو پاکستان کی Political sovereignty تھی اس کو ہم نے گروی رکھا جب ہم نے امریکہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں اس حد تک مداخلت کرے کہ جب وہ Foreign Affairs کی Committee کے سامنے اپنا بیان دے تو وہاں پر یہ بات کہی جائے اور اس بیان میں یہ بات ریکارڈ ہو اور پھر وہ publish ہو کہ

کولن پاؤل نے جنرل مشرف کے ساتھ ٹیلیفون پر گفتگو کی تو جس طریقے سے 83 times
Nuclear proliferation کے issue کو ہم نے handle کیا ہے اور جس طرح
unconditional parden ایک conditional parden کے اندر تبدیل ہوئی ہے ہم نے
پاکستان کی اور ہم نے اپنی political sovereignty کو بھی وہاں پرختم کردیا۔

جناب والا! اب رہی سہی ایک چیز بچی تھی پاکستان کی اور وہ پاکستان کی territorial sovereignty تھی ۔ پچھلے دو ہفتوں سے پاکستان کی territorial sovereignty جو ہے اس کو بھی ہم نے پامال ہوتے دیکھا اور ہم نے یہ دیکھا کہ وہاں پر جب Coalition Forces نے پاکستان کے border کو cross کیا تو پاکستان کی طرف سے صرف وہاں پرموجود troops نے ان کو نہیں روکا ۔وہ تو ایک دور کی بات ہے بلکہ پاکستان کے Foreign Office کو پاکستان کی حکومت کو یہ توفیق بھی نہیں ہوئی کہ وہ اس کی condemnation کریں اور condemnation بھی سخت الفاظ میں کریں ۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ دو ہفتے پہلے یہ خبر چھپی تھی کہ American Forces جو ہیں انہوں نے border cross کیا ہے اور وہ border کے اندر آئی ہیں ۔ purpose ان کا کیا تھا میں purpose کے لئے پہلے کہہ چکا ہوں لیکن یہ purpose جو ہے اس بات کو justify نہیں کرتا کہ پاکستان کی territorial sovereignty کو American Forces اس طرح violate کریں اور جبکہ ان کا جنرل جو ہے وہ بھی یہ بات کہہ چکا ہے ۔ کابل میں US Ambassador بھی یہ بات کہہ چکا ہے کہ اگر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم پاکستان کی territorial sovereignty کو پامال کریں گے اور اس کو cross کریں گے ۔

جناب چیئرمین ! کیا آج as a Nation have we become so weak that we can not take a position? Look at the polight of our foreign policy, Macedonia کے اندر people have been killed and the foreign office is silent, all that they have said is that we have asked the Ambassedar to go there and establish contact and get a copy of the report. جناب ! seven Pakistanis have been killed in a cold blooded murder and the government

کرتا ہوں جو بات کل سینیٹر لطیف support میں is sitting pretty quet on this issue
کھوسہ صاحب نے کی کہ یہ پاکستان کی Government کی demand ہونا چاہیے کہ ان کو یہاں پر extradite کیا جائے اور ان کے اوپر یہاں پر قتل کے مقدمہ چلایا جائے۔ پاکستان کی Government یہ position کیوں نہیں لیتی؟

اس کے علاوہ ہماری foreign policy کی position آپ دیکھ لیں کہ عراق کے اندر جس طریقے سے prisnors of war کے ساتھ deal کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات سے پوری مسلم دنیا کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ جب امریکہ کے قیدیوں کو .T.V پر دکھایا گیا تو امریکہ نے واویلا مچا دیا کہ یہ جینیوا کنونشن کی violation ہے۔ یہ International Law کی violation ہے۔ ان کو دکھایا گیا تھا کہ وہ handcuffed تھے۔ اس میں پاکستان نے بھی کہا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو سلوک ان کے ساتھ کیا گیا یہاں پر on the Floor of the House وہ ناقابل ذکر ہے۔ کیونکہ پارلیمانی زبان اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ اس کے رد عمل میں پاکستان کی حکومت جو کہتی ہے کہ جی ہم Muslim World کے cause کو champion کرتے ہیں۔ جو کہتی ہے کہ ہم مسلم دنیا کی بات کو لے کر آگے چلتے ہیں۔ ایک line کا statement مسعود خان کا چھپتا ہے کہ "یہ بہت بری بات ہوئی ہے"۔ وہ بھی کسی اخبار کے کونے میں چھپتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہم total surrender کر رہے ہیں۔ Foreign troops اگر اس طرح کل وانا کے اندر آ سکتے ہیں تو ?what is stopping them کہ کل وہ کراچی کے اندر land نہیں کرتے۔ وہاں پر ان کے marines آگے سندھ کے اندر نہیں آتے۔ ان کو کیا بات روک رہی ہے؟ بات یہ ہے کہ پاکستان کی Government کی war on terror کی بات الگ ہے لیکن جہاں پر پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہو، جہاں پر پاکستان کی territorial integrity کا مسئلہ ہو اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں۔ There can be no compromise.

جناب چیئرمین: مولانا گل نصیب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع عنایت

فرمایا۔ Opposition کے دو انتہائی معزز اراکین نے جو بات اسی حوالے سے سامنے رکھی۔ میں من و عن ان سے اتفاق کرتا ہوں۔

(اس موقع پر اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: I think we will adjourn for *Maghrib* prayer. We'll convene at 7,20 P.M.

(The House then ajourned for *Maghrib* prayer)

(The House reassembled after *Maghreb prayer*, with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro in the chair.).

Mr. Chairman: Maulana Gul Nasib.

مولانا گل نصیب خان: جناب چیئرمین۔ شکریہ، مجھ سے پہلے اپوزیشن کے جن معزز اراکین نے جس مسئلے کی طرف آپ کی اور ہاؤس کی توجہ دلائی، میں من و عن ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس اہم مسئلے اور انتہائی دلخراش واقعہ کے بارے میں چند گزارشات میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ایک طرف غیرملکی security forces، ملکی سرحدات کو پامال کرتے ہوئے ملک کے اندر داخل ہونا قابل مذمت ہے تو دوسری طرف اپنے ملک کی security forces کی خاموشی یا غفلت، ملک کے ساتھ انتہائی زیادتی تصور کی جا سکتی ہے۔ ہم بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ ہمارا ملک امریکہ کی کالونی بن چکا ہے اور ہم نے کئی بار حکمرانوں کو آگاہ کیا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی ہمارے اپنے ہاتھوں میں نہیں۔ ہمارے ملکی معاملات، ہمارے اپنے ہاتھوں میں نہیں، یہاں پر ادارے مفلوج ہیں اور حکمران ہمیشہ کے لئے صفائیاں پیش کرتے چلے آرہے ہیں کہ ہم ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہیں، آزاد حکمرانوں کی حیثیت سے ہم اس ملک میں حکومت کرتے چلے آرہے ہیں لیکن آج اس واقعہ کے ہوتے ہوئے ہمارے حکمرانوں کو یہ بات سوچنی چاہیئے کہ جو سیاسی لیڈر عرصہ دراز سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ ہماری خارجہ پالیسی ہمارے اپنے ہاتھوں میں نہیں، ہماری سرحدات غیرمحفوظ ہیں اور یہ جو نعرہ لگایا گیا تھا کہ سب سے پہلے پاکستان، اب یہ مسئلہ آپہنچا ہے کہ پاکستان کے اندر بھی اور پاکستان کی سرحدات کو بھی پامال کیا جا رہا ہے اور

امریکہ والے جو پوری دنیا میں انسانی حقوق کے نعرے لگا رہا ہے اور جمہوریت کے نعرے لگا رہا ہے ہیں اور دنیا کے ساتھ امن و بھائی چارے کے نعرے لگا رہے ہیں، وہ ایک طاقتور ہاتھی کی طرح پوری دنیا کو روند ڈالنے کا سوچ رہے ہیں۔ اسی صورتحال میں ہمارے دفاع کی صورتحال پر بھی غور کرنا ہو گا اور صرف یہاں جواب دینے سے اور خاموش کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ یہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے اور ہماری Security Forces کی خاموشی پر بھی notice لینا چاہیے اور باقاعدہ بین الاقوامی فورم پر اس مسئلے کو اٹھانا چاہیے اور ملک کی سلامتی کی مکمل ضمانت دینا چاہیے۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر محمد ابراہیم۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آپ نے مجھے موقع دیا، ملک کی سلامتی سے متعلق انتہائی سنگین نوعیت کا یہ مسئلہ ہے اور میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت دنیا میں terrorism کے خلاف جنگ نہیں بلکہ امریکہ نے مسلمانوں کے خلاف ایک terrorism کا عمل شروع کر رکھا ہے۔ عراق میں ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سامنے ہے اور کشمیر اور فلسطین میں بھارت اور اسرائیل جو کچھ کر رہا ہے، بھارت کو بالواسطہ اور اسرائیل کو براہ راست امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے اور یہ اسی کا حصہ ہے اور ہم نے اس وقت بھی کہا تھا جب افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے امریکہ کو پاکستان کی زمین، پاکستان کی فضا، پاکستان کے logistic اور پاکستان کے وسائل اور ہوائی اڈے مہیا کئے جا رہے تھے تو ہم نے اس وقت اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ اس کا بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک دن امریکہ ہم پر پل پڑے گا اور آج وہ دن آ چکا ہے اور یہ شمالی وزیرستان کی تحصیل داتا خیل کا یہ واقعہ پہلا واقعہ نہیں، اس سے پہلے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ پریس میں یہ باتیں آ چکی ہیں اور ان واقعات پر میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ISPR کے ترجمان اور میجر جنرل شوکت سلطان صاحب کی جو وضاحتیں آئی ہیں وہ قابل قبول نہیں۔ آج نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہم نے اپنے ملک کی سلامتی، ملک کی حاکمیت اعلیٰ اور ملک کی سرحدات کے تحفظ پر توجہ نہیں دی اور یہ واقعہ ہمارے سامنے ہے جس کی وجہ سے ہمارے سر

شرم سے جھک گئے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم یکجان ہوں، ہم متحد اور متفق ہوں اور اس کا مقابلہ کریں۔ اس کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس پر بات بھی ہو اور حکومت یا اپوزیشن کسی ایک کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہماری قومی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ ملک کی سالمیت کا مسئلہ ہے، اس کی خاطر ہم نے اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ نہ کیا تو ہم اس ملک کو کھو بیٹھیں گے۔ اس ملک کی حفاظت کی خاطر ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملائیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیں اور پوری قوم کو یکجہت کریں اور متحد کریں اور اس مسئلے سے نمٹیں۔ نہ صرف پاکستان کے اندر بلکہ میں عرض کروں گا کہ پوری امت مسلمہ ان حالات سے دو چار ہے اور امت مسلمہ کے اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ امت مسلمہ کے اتحاد اور اتفاق سے ہی ہم اس مسئلے سے نمٹ سکتے ہیں۔ میں آخری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین صاحب! کہ اس وقت ہم اگر اسی فیصلے پر عمل پیرا رہیں کہ سب سے پہلے پاکستان اور اس سے مراد یہ لیں کہ باقی اسلامی دنیا کو چھوڑ دیں اور صرف پاکستان کی فکر کریں تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم پاکستان کا بھی دفاع نہیں کر سکیں گے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہم نے اپنے اڑوس پڑوس میں تو دشمن پیدا کئے ہیں اور ہماری سرحدات خطرات سے گھری ہوئی ہیں۔ ہم امریکہ کے ساتھ دوستی کرنا چاہتے ہیں اور تاریخ سے ثابت ہے کہ امریکہ نے کبھی کسی سے وفا نہیں کی اور پاکستان کے ساتھ بھی اس نے وفا نہیں کی اور آج ایک بار پھر ہمیں استعمال کیا جا رہا ہے اور استعمال کرنے کے بعد ہمیں چھوڑ دیا جائے گا۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ ہم ایران کے ساتھ اپنے تعلقات درست کریں۔ ہم چین اور ایران کو امریکہ کی خاطر ناراض نہ کریں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ماضی قریب میں ہم نے چین اور ایران کو امریکہ کی خاطر کئی موقعوں پر ناراض کیا ہے۔ اس وقت ہم ان خطرات سے نمٹنے کے لئے اگر اپنے علاقائی پڑوسیوں کے ساتھ بات کریں، چین اور ایران کے ساتھ بات کریں، ان کو بھی یہ خطرات لاحق ہیں اور ہم متفقہ طور پر کوئی لائحہ عمل طے کریں تو اس وقت جو صورتحال ہے امریکہ نہ صرف امت مسلمہ کے خلاف بلکہ پوری انسانیت کے خلاف، عالم انسانیت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ اس سے نمٹنے کے لئے ہم اگر اتحاد و اتفاق پیدا کریں اور اپنے علاقائی تناظر میں رہتے ہوئے صحیح فیصلے کریں اور جغرافیائی حقائق کو ہم مدنظر رکھیں تو اس مسئلے سے ہم نمٹ سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: وزیر خارجہ۔

(مداخلت)

جناب خورشید محمود قصوری (وفاقی وزیر برائے امور خارجہ): جناب چیئرمین! پہلے تو میں بالکل سوفیصد اتفاق کرتا ہوں جو پروفیسر خورشید احمد صاحب اور پروفیسر ابراہیم صاحب نے باتیں کیں۔ یہ کوئی اپوزیشن حکومت کا معاملہ نہیں ہے اور اس کو اس نہج پر نہ پرکھنا چاہیے نہ کوئی وکیلانہ دلائل دینے چاہئیں۔ دلائل دینا بڑا آسان ہے۔ ہمیں آج قومی مفادات کی نگہبانی کرنی ہے۔ اور ہم نے یہ دیکھنا ہے کیونکہ جناب والا! ماضی میں بھی یہاں حکومتیں رہی ہیں اور ان کا امریکہ یا دوسرے ممالک کے ساتھ کیا رویہ تھا وہ ہم سب پر عیاں ہے۔ اب اس واقعہ کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ اور معزز اراکین سینیٹ نے کچھ نکتے اٹھائے ہیں۔ میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان کا جواب بھی دوں۔

جناب والا! میں پہلے تو آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس واقعے کا یہاں ذکر ہوا ہے۔ محترم پروفیسر خورشید صاحب نے ایک اقتباس انگریزی اخبار سے پڑھ کر سنایا۔ جو میں پڑھ رہا ہوں یہ نیوز اخبار ہے front page کی story ہے اور Residents of the areas told the News اور آپ کو جیسے جناب علم ہے کہ اس پر نیوز نے کافی جنوبی وزیرستان پر coverage کی ہے اور ان کے نمائندے وہاں پر موجود ہیں۔ Residents of the area told the News that the Coalition Forces entered more than 100 yards inside Pakistani territory کسی رپورٹ میں تین میل ہے کہیں کوئی تین سو میل بھی لکھ دے۔ وہ تو غالب کا ہے انداز بیاں اور۔ تو جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی اخبار میں چھپا ہوگا تب ہی تو کہا ہے۔ میں تو نیوز کی سٹوری پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ The village lies 200 meters inside Pakistan and the soldiers returned to Afghan soil after they were told that they were on the wrong side of the border اس میں پہلا حصہ نیوز کا ہے اور دوسرا quotes میں ہے because I don't want to mislead the House and that by the Maj. General Shaukat Sultan جو پہلا حصہ ہے It is 200 meters

inside Pakistan یہ نیوز کی رپورٹ ہے ۔ اور دوسرا حصہ جو quotes میں ہے وہ ہے ان کا '

They were told that they were on the wrong side of the border اب جناب

عرض یہ ہے کہ میں اس واقعے سے deal کروں گا اور پھر جو کچھ یہاں عمومی ہمارے بھائیوں نے سوالات اٹھائے ہیں وہ بہت اہم نوعیت کے ہیں ۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ ضروری ہے ان کا جواب دیا جائے ان سے پہلوتہی نہیں کرنی چاہیے ۔

جناب والا! جہاں تک واقعات کا تعلق ہے یہ صحیح فرماتے ہیں کہ رات کے ساڑھے آٹھ' نو بجے کے قریب دو' تین کی رات کو اسی وزیرستان کے علاقے میں جس کا ذکر پروفیسر خورشید صاحب نے کیا ہے کچھ امریکی گھس آئے ۔ کچھ اخبارات میں پچیس کا اور کچھ میں ساٹھ کا ذکر ہے ' پندرہ سے پچیس اور کچھ میں ساٹھ کا ذکر ہے ۔ جب علاقے کے لوگوں کو پتا چلا اور ہمارے فوجی وہاں بہت جلد پہنچ گئے انہیں بتایا گیا Pakistani territory ہے ۔ تو وہ وہاں سے واپس چلے گئے ۔ اب دوسری بات یہ ہے جناب! ہم نے کیا کیا ۔ ہم نے بڑا strong protest lodge کیا ہے diplomatic and military sides پر ' ہم نے کہا ہے اس کی انکوائری کرائیں ۔ اور پھر ہم نے کہا کہ انکوائری کے نتائج ہم سے share بھی کریں ۔جناب والا! بہت سے نکتے اٹھائے گئے ۔ان میں یہ کہا گیا کہ ہم نے اپنے آپ کو assert کرنا بند کردیا ۔ امریکہ جو کہتا ہے سرتسلیم خم ہو جاتا ہے ۔ میں آپ کی یاددہانی کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو امریکہ کی خارجہ پالیسی کے بہت ہی اہم نکتے ہیں پچھلے ایک سال کے ان کا ذکر کروں گا ۔ جناب! یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے کہ امریکہ کی پوری خواہش تھی کہ عراق کے مسئلے پر UNمیں ایک resolution آئے اور پاکستان اس کو support کرے ۔ہم نے نہیں کیا بلکہ پروفیسر خورشید نے اور میں نے مل کر اور دوسرے لوگوں نے سینیٹ میں joint resolution عراق پر move کیا ۔یہ حقائق ہیں جن کو آپ جھٹلا نہیں سکتے ۔پہلی بات تو یہ ہے ۔

دوسری بات ! ہمیں کہا گیا فوجیں بھیجیں ۔ یہ چھپی ہوئی بات نہیں ہے' فوجیں نہیں گئیں ۔ دوسری بات سب سے اہم محور امریکہ کی خارجہ پالیسی کا ہے .non-proliferation جناب! دنیا کے سارے اخبار دیکھ لیں ' international war agencies دیکھ لیں 'پاکستانی اخبار دیکھیں ' بین الاقوامی اخبار دیکھیں 'پاکستان نے اس resolution کو ووٹ نہیں دیا ۔ جب تک ہمارے جو

نکات تھے ان کو مدنظر رکھ کر resolution میں تبدیلی نہیں کی گئی - یہ میں نہیں کہہ رہا ' ساری دنیا کے electronic mediaاور print mediaنے اس کو report کیا کہ پاکستان کا last vote تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہاں! ہم نے یہ پالیسی ضرور اپنائی ہے' ہم نے بڑے تیس مار خاں دیکھے ہیں ، بیس بیس ، تیس تیس سال سے گرج رہے تھے nuclear issue پر' ان کا بھی حشر دیکھا اور میں یہاں کہنا چاہتا ہوں الحمدللہ پاکستان میں there will be no role back and we will go ahead with full speed with our nuclear as well as our missile programmes. بلا خوف تردید کہتے ہیں کوئی چھپ کر نہیں کہتے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب خورشید محمود قصوری: ہم اس وقت کہتے ہیں جب میرے ساتھ کولن پاول کھڑا ہوتا ہے ' جیک سٹرا کھڑا ہوتا ہے ' فرانس کا وزیر خارجہ کھڑا ہوتا ہے تو میں ان کے ساتھ کھڑا ہو کر یہ کہتا ہوں ۔ ٹیلیویژن گواہ ہے اس بات کا کہ I say we are a nuclear power. بات یہ نہیں ہے کہ ہم نے بالکل بند کردیا اور جو کچھ کہے ہم آمنا و صدقنا کہتے ہیں کہ جی بالکل ٹھیک ہے ۔ یہ اہم issues تھے ۔ہاں آ بیل مجھے مار والی پالیسی ہم نے نہیں اپنائی ۔ لیکن امریکہ کو پتا ہے کہ کوئی ایسی بات جو ہمارے قومی مفادات کے خلاف ہو وہ ہم کبھی نہیں مانیں گے ۔ ان میں ہمارا ایٹمی پروگرام بھی ہے اور چین سے دوستی بھی ہے ۔ اور چین کا یہاں ذکر کیا گیا ۔ میں چین سے ہو کر آیا ہوں دس پندرہ دن قبل ۔ میں ہاؤس میں کہتا ہوں بلا خوف تردید کہ China کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم ایک اصطلاح استعمال کرتے ہیں Pakistan and China all weather friendship. He said, Mr. Foreign Minister, we do not use this term for any other country in the world. We only use it for Pakistan.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب خورشید محمود قصوری: جناب چیئرمین! چین کا ذکر کیا گیا' مولانا نے ابھی ذکر کیا ۔ اگلے دن چین کے لوگ دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا issue جو China کے وزیرخارجہ اور وزیراعظم نے اٹھایا تھا وہ یہی تھا کہ ہم پاکستان کی خارجہ پالیسی کی

تائید کرتے ہیں اور جو terrorism پر ہمارا stand ہے اس کو support کرتے ہیں - عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ امریکہ کے کہنے پر کیا جا رہا ہے- جناب! یورپین یونین ہو ' امریکہ ہو ' چین ہو ' جاپان ہو ' اگلے دن جاپان کی وزیرخارجہ کا front page پر یہ article آیا ہے جناب ! آپ نے پاکستانی اخباروں میں پڑھا ہوگا - انہوں نے بھی یہی issue اٹھائے تھے تو اس لئے ہم پر کوئی لازم نہیں کہ ہم امریکہ کی ہر پالیسی پر لبیک کہیں - اگر وہ ہمارے قومی مفادات کے خلاف ہیں تو ہم نہیں مانیں گے - ہم وہ کریں گے جو پاکستان کے مفاد میں ہے-

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب خورشید محمود قصوری: ایک اور نکتہ اٹھایا گیا ،میں سن کر حیران ہو گیا کہ پاکستان کی financial sovereignty گروی رکھ دی گئی - میں کہتا ہوں کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم IMF کے پروگرام سے باہر نکل جائیں گے

and we have announced it publicly. There are very few countries who can say that. Sir, there are very few countries who can says. It is easy to ask question on the floor of the House, but I am saying to you something which is on record. .The Finance Minister of Pakistan has gone on record to say that we will not be going for the IMF programme.

(interruption)

Mr. Chairman: Don't interrupt him. Let him go on.

Senator Main Raza Rabbani: Sir, you can say a question. This is the Parliamentary practice.

Mr. Chairman: O.K. But I think that we have not been adhering to it so far. Let's not cut him. Please, continue.

جناب خورشید محمود قصوری: ہم نے آپ کی تقریر بڑے ٹھنڈے دل ودماغ سے سنی تھی- ہم نے بالکل question بھی نہیں کیا تھا - Although I want a question an

لیکن میں نے question نہیں کیا تھا۔ جناب، میں عرض یہ کر رہا تھا۔ every single sentence میں جو بات کر رہا ہوں یہ facts سے کر رہا ہوں کہ ہم نے UN Resolution support نہیں کیا۔ عراق فوجیں نہیں بھیجیں۔ یہ کوئی دعوے نہیں ہیں۔ یہ وہ ہے جو بالکل بلاخوف تردید میں بیان کر رہا ہوں، جو facts ہیں وہ میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے ہم نے اس پر سخت protest کیا ہے۔ And there is no way sir, We will not tolerate and everybody knows we will not tolerate violation of our national sovereignty. There is no way that we will tolerate. Thank you sir.

Mr. Chairman: Minister for Food and Agriculture, would you like to make a statement on the wheat situation, yesterday we have discussed this.

سردار یار محمد رند: جناب چیئرمین صاحب! کل House پر wheat issue کے اندر کافی discussion ہوئی ہے۔ میں اس سلسلے میں ایک statement دینا چاہتا ہوں کیونکہ آج Cabinet کی meeting ہوئی ہے اس سلسلے میں۔ میں اس معزز ایوان میں یہ اظہار کروں گا کہ ہماری حکومت اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ ہے تاکہ لوگوں کے لئے بنیادی ضروریات کی اشیاء کی موجودگی کو یقینی بنایا جائے۔ حکومت نے گندم کی خریداری، اس کی نقل و حمل اور آٹے کی دستیابی پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے۔ کابینہ کے اجلاس میں جوکہ جناب وزیر اعظم کی صدارت میں ہوا اس کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان سے گندم کی برآمد پر فی الفور مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔ جناب وزیر اعظم کا یہ ایمان ہے کہ عوام کی تمام ضروریات کی دستیابی کو ترجیحی طور پر یقینی بنایا جائے اور کابینہ کا آج کا فیصلہ اس کی غمازی کرتا ہے۔ جناب وزیر اعظم نے آج یہ بھی directives دیے ہیں کہ صوبائی حکومتیں اور PASSCO اس کو یقینی بنائیں کہ اس پابندی کے بعد ہم نے جو سرکاری support price Rs.350 مقرر کی ہے وہ یقینی طور پر ہمارے کسان بھائیوں کو ملے۔ یہ بھی کیا جائے کہ صوبوں

میں آٹے کی قلت پیدا نہ ہونے دی جائے۔ جہاں تک تعلق ہے wheat کا تو Prime Minister صاحب نے Cabinet میں یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ انہوں نے Chief Minister Punjab سے اس سلسلے میں بات کی ہے اور انشاء اللہ Frontier میں آٹے کے علاوہ جو wheat کا issue ہے، ان کے فلور ملز کا اور ان کے لوگوں کی بے روزگاری کا، اس کے سلسلے میں بھی وہ ایک دو دن میں موثر قدم اٹھائیں گے اور ان کی سپلائی ان کو وہاں سے شروع ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ تھی کہ اس وقت جیساکہ آپ کو علم ہے کہ ہم نے 5.7 million ton procurement کے لئے target fix کئے تھے۔ جیسے ہی ہمارے صوبوں کے یہ targets پورے ہو جائیں گے اور PASSCO کو ہم فوری طور پر allow کریں گے کہ private sector بھی اس میں intervene کریں اور خریدے۔ ہماری جو total procurement ہے وہ تقریباً 28% ہے اور اس کے علاوہ تقریباً 72% جو ہے وہ private sector procure کر سکتا ہے۔ وہ اس کو purchase کر سکتا ہے۔ جناب چیئرمین! ہمیں امید ہے کہ اس دفعہ جو target ہم نے رکھا تھا 20.1 million ton اس کو بھی ہم achieve کرلیں گے۔ ہاں البتہ یہ جو چار دن پہلے برسات ہوئی ہے اس میں شاید تھوڑی سی کمی واقع ہو۔ Thank you sir.

(interruption)

Mr. Chairman: I think, he had made a statement.

اس پر discussion already ہو چکی ہے۔ جی اسفندیار ولی۔

Point of order

Re: The wheat crisis in NWFP

Mr. Asfandyar Wali: Sir, I had asked a categorical question, if you remember yesterday.

اس categorical question پر The Minister has not responded anyway whatsoever.

ہمیں آج بھی وہی پرانی بات سنائی جا رہی ہے کہ جب target پورا ہو گا تب۔ وہ ہمیں

بھی پتا ہے کہ پرویز الٰہی صاحب کب سے چلا چلا کر کہہ رہے ہیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آج تک procurement 1.2 million ہے تو یہ 5 تک کب پہنچے گا اور پھر ہمیں کب اجازت ہو گی نمبر 1 - No.2, I had asked specifically, if you remember sir, the names of individuals who had borrowed money from banks to buy wheat. Now, I would want you and him,sir, بہت دور بھی نہیں ہے' یہاں گولڑہ کے قریب ایک Modern Flour Mill ہے'وہاں جائیں' 4 گودام وہاں بنے ہوئے ہیں' پانچواں بن رہا ہے۔ ایک ایک گودام کی capacity 80,80 ہزار بوریوں کی ہے' گندم خرید کر وہاں store کی جا رہی ہے۔ Minister یہاں پر اٹھ کر یہ بھی بتا دے کہ اس مل کا مالک کون ہے؟ کس کو بےوقوف بنانا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ کوئی assurance نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دوں کہ خدا کے لئے اس کے repercussions آج نہیں تو دس دن بعد' پندرہ دن بعد آئیں گے' اس کے جو بھی repercussions آئیں' اس کی responsibility انہی پر آئے گی' باقی کسی پر نہیں آئے گی۔ جناب چیئرمین! بچے بھوکے مر رہے ہیں' ہمیں یہاں جھوٹی تسلیاں دی جا رہی ہیں' کون سی تسلی کی ہم پرواہ کریں۔ Would you in your heart of hearts, if your child was going hungry, would you say alright, let someone wait to buy whatever he wants to buy and then after that he will give me some. Sir, ہمیں نام بتائیں۔ میں نے تو specifically کہا تھا کہ اگر یہ نہیں بتاتے تو پھر میں بتانے کو تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: جواب سن لیں۔

سردار یار محمد رند: میرے خیال میں sir, مجھے جواب دینے دیا جائے کیونکہ میں کل یہاں موجود نہیں تھا۔ جہاں تک انہوں نے کہا کہ ہمارے بچوں کو روٹی نہیں مل رہی ہے' میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں' اس حد تک ان کی statement صحیح نہیں ہے۔ البتہ آٹے کی پنجاب سے' کہیں سے بندش نہیں ہوئی ہے' صرف wheat کی procurement تک انہوں نے کہا تھا کہ اس month کے آخر تک procurement, PASSCO اور پنجاب کر لیتا ہے۔ ہمیشہ یہ

traditions رہی ہیں کہ ان دونوں اداروں نے ہی پنجاب Government نے اور PASSCO نے deficit صوبوں کو گندم دی ہے ۔ ایک سیکنڈ sir, میں آپ سے وہی بات کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ interrupt نہ کریں' بات سنیں۔

سردار یار محمد رند: deficit صوبوں کو پنجاب نے اور PASSCO نے wheat دی ہے۔ اگر ہم open private sector چھوڑ دیتے ہیں تو وہ purchase کر لیتے ہیں۔ پچھلی مرتبہ ایسے حالات ہو گئے تھے کہ آٹے کی بوری 12 سو روپے میں کراچی تک میں پہنچ گئی تھی۔ sir. اس لئے ہمیں پہلے تو procurement کے targets کو پورا کرنا ہو گا۔ ہم نے ابھی یہ policy بنائی ہے کہ اگر procurement پوری نہیں ہوئی تو اس کے لئے بھی ہم سوچیں گے ۔ ہم اپنے strategic reserves کو کس طریقے سے maintain رکھیں ' آیا import کریں یا export کریں' جو بھی ہمیں کرنا پڑے گا' ہم اس کے لئے step لینے کے لئے تیار ہیں۔ باقی رہا جناب individual کا تعلق کہ کہاں' کس جگہ پر cellulose بن رہے ہیں' اس کا مالک کون ہے' کیا ہو رہا ہے ؟ Sir, وہ لوگ کر رہے ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں ' ہمیں علم ہے کہ private sector, 144-B کچھ District Nazims نے لگایا ہے' میں اس کو مانتا ہوں۔ ہاں یہ مسئلہ ضرور ہے کہ وہاں کی flour mills کا مسئلہ ہے' وہاں کے لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے' ہزاروں لوگوں کو flour mills سے روزگار مل رہا ہے۔ ہمیں آج Prime Minister صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے اور مجھے کہا ہے کہ سینیٹ میں اس کی یقین دہانی کرائیں کہ پنجاب سے ہم Frontier کو آٹے کی supply شروع کر رہے ہیں۔ میں یہ بتا دیتا ہوں کہ انشاء اللہ نہ آپ کے بچے' نہ آپ کو آٹے کی کمی ہو گی اور نہ انشاء اللہ گندم کی کمی ہو گی۔ Thank you.

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ ہم آٹا supply کریں گے' وہاں ملیں بند ہیں اور بے روزگاری ہے ۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا ہے کہ گندم کی بھی supply ہو گی' انہوں نے گندم کا بھی کہا ہے۔ انہوں نے گندم کا بھی ذکر کیا ہے۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: سب سے بڑا مسئلہ تو یہ ہے کہ گندم پر پابندی ہے۔

ہماری کل سے جو بات چل رہی ہے، وہ گندم کے بارے میں ہے۔ وزیر صاحب نے اس کا ہمیں جواب دیا ہی نہیں ہے۔ براہ مہربانی وزیر صاحب اس بات کی وضاحت کریں کہ وہاں کارخانے بند ہیں، بےروزگاری بڑھ رہی ہے ۔ اس وقت آٹے کا بیس کلو کا تھیلہ صوبہ سرحد میں 250 روپے میں مل رہا ہے تو یہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بات وہی ہے کہ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ، ہم تو یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ سرحد کو گندم کی supply بند نہ کی جائے اور جاری رکھی جائے اور کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ گندم کی برآمد پر پابندی لگا دی جائے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو کب گندم برآمد کرنے کی صلاحیت حاصل ہوئی ہے۔ ہم تو خود باہر سے منگوا رہے ہیں، اس پابندی کی کیا ضرورت ہے؟ ہماری درخواست تو یہ تھی کہ فی الفور اس پابندی کو ختم کیا جائے۔ آج کے اخبارات میں یہ خبر ہے کہ سرحد کی آدھی سے زیادہ flour mills پہلے سے بند ہیں اور باقی flour mills نے چار دن کی ہڑتال اعلان کر دیا ہے اور دو دن میں وہاں جو سنگین مسئلہ اٹھنے والا ہے اس طرف نہ محترم وزیر صاحب نے اور نہ ہماری کابینہ نے کوئی توجہ نہیں دی۔ اس وقت جو مسئلہ ہے وہ مسئلہ آٹے کی سپلائی کا نہیں ہے، گندم کی سپلائی کا ہے۔ procurement کی خاطر صوبہ سرحد کی گندم کیوں بند کی جا رہی ہے۔ PASSCO سے ہمیں گندم کی وہ quantity نہیں مل سکتی جو کہ ہماری ضرورت ہے۔ اس ضرورت کے لئے ہم خود خریدنا چاہتے ہیں اور اپنی گندم پنجاب سے سرحد لیجانی چاہتے ہیں۔ مہربانی کر کے اس پابندی کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب حمید اللہ جان آفریدی صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ آٹا پر کوئی بندش نہیں اور انشاء اللہ سرحد کے لئے شروع ہو جائے گا تو .why not wheat ایسی کیا problem ہے کہ wheat allow نہیں ہو سکتی اور آٹا allow ہو جائے گا۔ ویسے تو جتنا transit کا ہے وہ افغانستان جا رہا ہے اس پر کوئی بندش نہیں ہے اور Frontier کے لئے کہتے ہیں کہ چلیں آٹا بھیج دیں گے، wheat نہیں۔ وہ جو Frontier

میں دو سو mills ہیں۔ پنجاب سمجھتا ہے کہ grind ہم کریں جو اس کا ہے وہ ہم نچوڑ کر اُدھر رکھ لیں اور باقی ہم transfer کر دیں تو I why not wheat اگر یہ آٹا بھیج سکتے ہیں تو یہ wheat بھی بھیج سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی کھوسہ صاحب۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ: جناب چیئرمین! تین باتیں کل بھی ہوئی تھیں اور آج بھی میں جناب وزیر خوراک کی توجہ دلاؤں گا کہ ایک بات تو یہ ہے کہ واقعی یہ ایک اہم فیڈریشن ہے اور آئین کی پاسداری کرنے کے لئے حکومت ہو یا اس جانب سے ہوں، ہم پابند ہیں۔ Article 151 of the Constitution شاید یا تو Cabinet نا آشنا ہے یا وزیر موصوف اس کو نہیں سمجھ پا رہے۔

Article 151 categorically says that there shall be no Interprovincial ban of these items at all. This is a mandate of the Constitution, Article 151. This is shocking how can one province impose a ban on these items from being transported or from being taken or for the purpose of trade being regulated in the rest of the provinces.

ایک تو بڑا categorical bar جس پر توجہ یا تو دی نہیں ہے یا پھر جان بوجھ کر نظر انداز کی جا رہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ support price کی بات کرتے ہیں کہ ساڑھے تین سو روپے۔ جناب farmer کو زبردستی دیا جا رہا ہے، farmer کو اس وقت open میں 380 اور 390 مل رہا ہے، وہ بیوقوف ہے کہ وہ 350 کے گھاٹے کے سودے پر گورنمنٹ کو جبری دے گا۔ farmers کو بند کیا جا رہا ہے، ان کی پکڑ دھکڑ کی جا رہی ہے، ان کی جو گندم کی سارے سال کی کمائی ہوتی ہے اس کو جبری لیجایا جا رہا ہے۔ جو وہاں mills 380/= روپے پر خریدتی ہیں، ٹرکوں کو تھانے میں لیجایا جاتا ہے، جبری کہا جاتا ہے کہ ساڑھے تین سو روپیہ لو۔ یہ support price آیا formers کے فائدے کے لئے ہے جن کی سال بھر کی کمائی ہے یا ان کے نقصان کے لئے

ہے۔یہ کیوں open نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ صرف ایک point ۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ: جناب تیسری بات جو کہ کل ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین: کل تفصیل میں ہو چکی ہے تو پھر ----

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ: نہیں ' اس پر بات نہیں ہوئی۔ تیسری بات ہے آسٹریلین گندم کی۔ آسٹریلین گندم کا انہوں نے جواب تک نہیں دیا ہے۔ آسٹریلین گندم منگوائی گئی تا کہ control ہو سکے کیوں کہ shortage ہو گئی تھی اور ہم نے بانگ دہل یہاں دیکھا کہ ہمیں ملک، قوم اور لوگوں کی صحت کا بڑا خیال ہے۔ اس لئے چونکہ یہ مضرصحت تھا اور پہلی دفعہ پاکستان کی تاریخ میں یہ ہوا ہے کہ ہم نے اس کو لینے سے انکار کر دیا ہے۔ جناب کے سامنے یہ بات واضح ہے اظہر من الشمس کہ ایک UAE نے لی جس کا بہت stringent method ہوتا ہے اور انہوں نے کہا ہے it is usable and perfectly good for human consumption. پھر انڈونیشیا نے وہی گندم لی جس کو موصوف نہ فرمایا ہے کہ یہ کھانے کے قابل ہی نہیں ہے اور تیسرے وہی گندم سری لنکا نے لی۔ اب تین international countries, independent sovereign countries نے اس کو test کر کے on the basis of stringent methodology انہوں نے کہا this is absolutely, perfectly good for human consumption اور اس میں کوئی virus نہیں ہے' اس میں کوئی fungus نہیں اور یہ human health کے لئے مضر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے' let's see ok other matter

Senator Sardar Muhammad Latif khan Khosa: This is shocking really, what was the purpose.

کیا purpose یہ تھا کہ جان بوجھ کر ایک artificial مہنگائی اس ملک میں create کی جائے' عوام کے پیٹ پر پتھر باندھے جائیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں صرف اتنا اضافہ کروں گا کہ سرحد کے وزیر خوراک نے specifically یہ بات کہی ہے کہ ہم نے پنجاب میں گندم خرید لی تھی اور قیمت ادا کر دی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کو ہمارے صوبے میں نہیں آنے دیا جا رہا۔ اس کا جواب دیں۔

دوسرا کیا justification ہے، چلیں دستور کی بات تو پروفیسر صاحب نے بہت صحیح کی ہے، ہم نے بھی کل یہ بات کہی تھی لیکن آپ گندم کے لئے دفعہ 144 لگا رہے ہیں کہ اس کی movement نہ ہونے پائے۔ اس کی آپ کے پاس کیا justification ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا اس طرح آپ دراصل دستور کی بھی violation نہیں کر رہے ہیں، قانون کو misuse نہیں کر رہے ہیں اور صوبوں کو ایک دوسرے کے خلاف نہیں اکسا رہے ہیں، خدارا یہ ظلم نہ کیجئے۔

جناب چیئرمین : وزیر برائے خوراک۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : نہیں آپ جواب سن لیں، آگے اور بھی کام ہیں۔ بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیے جواب سن لیں۔ جی منسٹر صاحب بولیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔ سن لیں۔ سن لیں۔

سردار یار محمد رند : سب سے پہلے تو میں نے ابھی آپ کو بتایا کہ آج پرائم منسٹر صاحب نے کیبنٹ میں یہ بتایا ہے کہ انہوں نے چیف منسٹر پنجاب سے بات کی ہے۔ انشاءاللہ ہم جلد ہی گندم کی سپلائی کھول رہے ہیں۔ وہ کل ان سے بات کریں گے اور ہم گندم کی سپلائی سرحد کو شروع کر دیں گے۔ جناب جہاں تک procurement کا تعلق ہے، ذخیرے کا تعلق ہے اب جیسے کہ ہمارے بھائی نے کہا کہ بہانگ دہل دعوے اور یہ اور وہ فلاں، فلاں، ہاں! جو ہم نے کئے تھے، ہم آج بھی اس پر stand لئے کھڑے ہیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کون لوگ اس کے پیچھے تھے۔ کیا وجوہات تھیں جس کی وجہ سے ہم نے اس کو reject کیا تھا۔ ہاں

ہمارے پاس resources تھے ۔ ہم نے صرف تین دن کا سٹاک منگوایا تھا۔ ہمارے ملک کی پچاس ہزار ٹن daily consumption ہے۔ ہم نے کوئی بہت بڑی import نہیں کی تھی۔ اس کے باوجود جب ہم نے import کی تھی تو یہیں سے، ایسے ہی مہربان دوستوں نے اٹھ کر کہا تھا کہ جی اس کے اندر کوئی گھٹالہ ہو رہا ہے۔ اس کے بعد پہلی دفعہ اس ملک کے اندر جب ہم نے reject کی اس وجہ سے کہ ہمارے پاس اس سے پہلے resources نہیں تھے۔ ہمارے پاس لیبارٹریاں نہیں تھیں۔ اس سے پہلے گندم ہاتھ میں لے کر پورٹ پر کہا جاتا تھا کہ بھیج دو۔ کس قسم کی آئی اگر اس پر وہ debate کروانا چاہتے ہیں تو میں کھوسہ صاحب کو سارا کچھ اس floor پر بتاؤں گا کہ پچھلی حکومتوں میں کیا کچھ ہوتا رہا ہے۔ ہاں میں اس ہاؤس کے اندر دعوے کے ساتھ کہتا ہوں جنہوں نے کوئی بھی، اتنی بڑی پریس ---

(مداخلت)

Mr. Chairman : No interruption.

سردار یار محمد رند : جس دن آپ debate رکھیں گے تو آپ کو بتائیں گے کہ کیا کچھ آپ کے دور میں ہوتا رہا ہے۔

(مداخلت)

سردار یار محمد رند : News کی طرف بھی آتا ہوں۔ صرف ایک Newspaper نے News لگائی اسی کے چینل نے اس کرپشن کے بارے میں، اس سیکنڈل کے بارے میں کہا۔ اس کے بعد ایک نہیں میں آٹھ چینل کے اوپر live گیا ہوں۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ ثبوت ہے تو لے آئیں۔ میں آج بھی کہتا ہوں۔ کوئی اس کے اوپر ایک فرد کا، کسی ادارے کا، کسی کارپوریشن کا ، کسی organisation کا ایک بندے کا بھی انہوں نے اگر indicate کیا ہے کہ اس کے اندر اس کو فائدہ پہنچایا گیا ہے تو میں اس کا مجرم ہوں۔ ہاں ہم نے جو فیصلہ کیا تھا۔ ہاں! کیوں کیا؟ اس لئے کہ ان کے ہمارے ساتھ agreements تھے۔ پچھلی گورنمنٹ نے صدر پاکستان نے 200 ملین روپے ہمیں دیئے تھے۔ ایک لیبارٹری دس دس کروڑ روپے کی لاگت سے بنائی گئی ہے اور ایشیاء کے اندر grain test laboratories اس کے مقابلے میں اور کہیں پر

نہیں ہے۔ ان میں ان کے agreement کے تحت test کیا گیا اور اس کو reject کیا گیا۔ اس کے بعد ایک برادر ملک نے ہمارے وزیراعظم کو request کی کہ نہیں جی ہمارے scientist کو بھی وہاں پر موجود ہونا چاہیے۔ ہماری موجودگی میں testہونا چاہیے۔ جناب ان کی موجودگی میں' ان کے scientist کی موجودگی میں' اس کمپنی کی موجودگی میں ہم لوگوں نے وہاں سے sample drawکئے۔ پھر ان آٹھ سائنسدانوں کو' جنہوں نے اس کو پہلے reject کیا تھا' ان کو ہٹا دیا گیا۔ وزیر اعظم کی سرکردگی میں ایک کمیٹی بنائی گئی۔ پاکستان کے آٹھ مختلف ادارے ' پاکستان کے چاروں صوبوں سے سائنسدانوں کو منگوایا گیا۔ آسٹریلین کی موجودگی میں دوبارہ اس کے test and trialکئے گئے۔ دوبارہ ان کا سائنسدان جو وہاں سے آیا تھا اس کو بتایا گیا کہ تین سال پہلے یہ آپ کا آرٹیکل آیا ہے۔ یہ diseaseآپ کے پاس ہیں اور ان کی موجودگی میں ان کو prove کروایا گیا۔

جناب چیئرمین! ہاں ہم سمجھتے تھے ' ہم نے suffer کیا' لوگوں نے suffer کیا' ہمیں لوگوں کی باتیں سننی پڑیں لیکن ایک چیز ہم آپ کو بتا دیں کہ affected wheat ہمیں 184 ڈالرمیں مل رہا تھا اس کے باوجود ہم نے 224 ڈالر کا وہ wheat خریدا۔ جناب یہ جو fungus ہے یہ seed کا کینسر ہے۔ اگر وہ ہمارے ملک میں آجائے گی تو within 2 or 3 years کم از کم 5 to 6 million tons ہماری national average yield کم ہو جائے گی۔ Who will be responsible for that. کون اس کا ذمہ دار ہوگا؟ اس کی ذمہ داری کون اٹھاتا۔ اس پر اربوں روپے کی dealہوتی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس مسئلہ کو' اس issue کو' Australian wheat کو ہر معاملہ کے ساتھ ملاتے ہیں۔

جناب والا! ہم نہیں چاہتے تھے کہ اس ملک کی معیشت کو تباہ کیا جاتا۔ ہم چند لوگوں کے مفادات کی خاطر کچھ نہیں کر سکتے۔ پہلے ہی اس ملک کے ساتھ بہت کچھ کیا گیا ہے۔

ایک معزز رکن: یہ کھانے کی گندم تھی۔

سردار یار محمد رند : وہ کھانے کی گندم نہیں تھی۔

جناب چیئرمین : اس سے دوسری crop پر فرق پڑتا۔ وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔

(مداخلت)

سردار یار محمد رند : جناب میں بتاتا ہوں کہ اگر وہ ڈیڑھ لاکھ ٹن wheat آجاتی اور یہ کوئی تھوڑی wheat نہیں تھی، اسے کوئی آدمی بھی اپنے لئے بطور seed کسی بھی area میں استعمال کر سکتا تھا۔ جناب والا! آسٹریلیا کی reports ہمارے پاس موجود ہیں کہ اگر اس wheat کی فصل کو کہیں موجود پایا جائے تو پھر دس سال تک یہ crop لگانی پڑتی ہے اور دس سال تک اسے جلانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد یہ ختم ہوسکتی تھی۔ کیا پاکستان یہ afford کر سکتا تھا کہ پورے پاکستان میں اسے دس سال اگایا جائے اور پھر دس سال تک اسے جلایا جائے۔

جناب والا! اس news کے پیچھے بہت سارے ایسے لوگ تھے جن کے مفادات وابستہ تھے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ آئند آنے والے سالوں میں اس ملک میں پانچ سے چھ لاکھ ٹن گندم import کی جائے۔ ان کو feed کیا گیا، ان کو بلایا گیا اور انہیں بٹھایا گیا اور media پر یہ ایک مہم چلائی گئی۔یہ صرف ایک issue تھا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کا کیا اثر پڑے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آج ہم نے پاکستان کی گندم کی ہر طرح کی export by sea and by road بند کر دی ہے۔جناب والا! ہم پچھلے سال بھی deficit میں نہیں تھے۔ہماری ساڑھے تین لاکھ ٹن گندم export ہوئی ہے۔ پوری دنیا میں ایک تو پاکستانی گندم کی quality بہت اچھی ہے، دوسرا پاکستان اور ہندوستان wheat کی قیمت کے لحاظ سے پوری دنیا میں سب سے lowest ہیں۔

جناب والا! ہمیں جو reports ملیں، ان کے مطابق پانچ سے چھ لاکھ ٹن گندم export ہونی تھی۔ دو تین لاکھ ٹن گندم کی export کے ہمارے پاس باقاعدہ agreements ہیں۔ اس کے علاوہ پانچ، چھ لاکھ ٹن گندم مزید باہر چلی جاتی تو پھر deficit میں چلے جاتے۔ ہم سستے داموں اپنی گندم بیچتے اور مہنگے داموں خریدتے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے Prime Minister Sahib نے فیصلہ کیا ہے اور ہم نے یہ یقین دہانی کرائی ہے اور کرا رہے ہیں کہ انشاء اللہ farmers کے لئے ہم نے جو support price مقرر کی ہے، وہ انہیں ہرصورت میں ملے گی۔ Frontier اور دیگر صوبوں کے deficit کو آٹے اور گندم کی سپلائی شروع کرکے پورا کریں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جب supply شروع ہو گی تو یہ deficit پورا ہو جائے گا۔ بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی: جناب والا! وزیر صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ کیا وجہ ہے کہ wheat ابھی نہیں دی جا سکی اور آٹا بیچ رہے ہیں، مہربانی کرکے یہ بتائیں گے کہ اس میں کیا فرق ہے؟

جناب چیئرمین: وہ procurement کی بات کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سردار یار محمد رند: میں معزز رکن کو بتا سکتاہوں کہ انشاء اللہ وزیر اعظم صاحب کل وزیر اعلیٰ پنجاب سے بات کر رہے ہیں۔ جلد ہی گندم کی supply بھی شروع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگرئی: جناب والا! میں بھی اس پر عرض کرنا چاہتاہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس کے بعد آپ کوئی point اٹھالیں۔ابھی اور business باقی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔جی، بی بی یاسمین۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب والا! میرا point پھر پانی کے مسئلہ پر ہی ہے۔ پچھلے سیشن میں بھی میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ سندھ میں پانی کا بڑا مسئلہ ہے اور آج بھی اخبارات بھری پڑی ہیں کہ وہاں پینے کا پانی میسر نہیں ہو رہاہے۔ مجھے یہ بتایاجائے کہ کوٹری بیراج کو جو پانی دینا تھا اور جو agreement ہوا تھا کہ 9000 cusec پانی دینا ہے، لیکن اس کے مقابلے میں وہاں 1700 cusec پانی مل رہاہے، اس لئے مجھے بتایا جائے کہ tail end کے لوگ جو دور دراز میں رہنے والے لوگ ہیں، علاقے ہیں یا ان تک پانی نہیں پہنچ رہاہے ان کا کیا بنے گا۔ پہلے تو یہ لوگ بھوک سے مر رہے تھے لیکن اب تو پیاسے مر رہے ہیں۔ پانی کے بغیر یہ کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ رضا حیات ہراج صاحب نے پچھلے سیشن میں کہا تھا کہ اس کے بارے میں انکوائری کرکے بتا دیں گے کہ کیا وجوہات ہیں لیکن اس کے بارے میں نہیں بتایا گیا۔ اس لئے

مجھے بتایا جائے کہ جو لوگ air-conditioned کمروں میں بیٹھے ہوئے ہیں' mineral water پی رہے ہیں' ان لوگوں کو تو اس چیز کا احساس نہیں ہے۔ آپ ان لوگوں سے پوچھیں جو پیاس سے مر رہے ہیں' کوسوں دور سے پینے کاپانی لاتے ہیں ان پر کیا گزر رہی ہے؟

(ڈیسک بجائے گئے)

اب یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ جناب والا! مجھے یہ بتایا جائے کہ ان لوگوں کا کیا قصور ہے۔ جو mismanagement ہو رہی ہے یا جو پانی فراہم کرنے کا طریقہ کار ہے' یہ طریقہ کار کب تک ایسے چلے گا۔ اگرپانی کا طریقہ کار اسی طرح چلتا رہا تو میں بھی ان لوگوں کے ساتھ کل کو اس طرف strike کرکے بیٹھ جاؤں گی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: شیر پاؤ صاحب ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: چیئرمین صاحب ! مجھے ایک منٹ کا وقت دیجئے۔ مجھے اس بات کا آج جواب دیا جائے اور اگر آج یہ جواب نہیں دے سکتے تو کل مجھے اس کے بارے میں جواب چاہیے۔ یہ جواب میں نہیں مانگ رہی بلکہ عوام مانگ رہے ہیں۔ لوگ roads پر آ گئے ہیں' سڑکوں پر آ گئے ہیں' strike کر رہے ہیں۔ آپ اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آج بھی اخبارات بھری پڑی ہیں۔ اس کا کوئی نہ کوئی حل تو ہونا چاہیے۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ شیر پاؤ صاحب آپ نے ان کا point سنا ۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی)۔ پورا نہیں سنا ۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: وہاں تو بہت بری حالت ہے اور اب سے نہیں ہے last ten, fifteen years سے ہے۔ اس کے لیے پکے منصوبے آپ کیا بنا رہے ہیں اس کے متعلق بتائیے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: جناب چیئرمین! میں نے پوری بات تو نہیں سنی

--

جناب چیئرمین: یہ بتا رہی تھیں کہ کوٹری میں پانی کی release بہت کم ہے اور tail end پر پانی نہیں ہے۔ وہاں پانی کی بہت سخت قلت ہے' پینے کا پانی بھی نہیں ہے۔ No interruption please, no comments please.

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: جناب چیئرمین! آپ کے علم میں بھی یہ بات ہے اور House کو بھی علم ہے کہ اس سال موسم پچھلے سالوں کی نسبت freak رہا ہے۔ منگلا ڈیم جو کہ earlyriser ہے وہاں پر ان دنوں پانی کا جو inflow ہوتا ہے اور outflow ہوتا ہے اس میں فرق ہوتا ہے۔ inflow زیادہ ہوتا ہے' outflow اس سے کم ہوتا ہے اور تربیلا کی یہ پوزیشن ہے کہ وہ اس وقت ابھی dead level پر ہے۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ ابھی برف پگھلی نہیں اور موسم چونکہ سرد ہے اس کی وجہ سے پانی کا level ابھی اس لحاظ سے اونچا نہیں ہوا۔ اگر پہلے Calling Attention Notice آیا ہوتا تو میں پورے اعداد و شمار کے ساتھ آپ کو بتا دیتا' اس وقت منگلا کا level جو ہے وہ 1096 feet ہے اور تربیلا کا تقریباً 1369 ہے جو کہ dead level ہے۔ جو پانی آ رہا ہے اس کو ہر صوبے کے جو indents کے ہیں' اسی کے مطابق تقسیم کر رہے ہیں۔ اگر shortage ہے تو اس ratio کے مطابق' 1991ء accord کے مطابق اس کی shortage کو calculate کرکے یہ پانی کی distribution ہوتی ہے کیونکہ وہاں ہر ایک صوبے کا ممبر موجود ہے اور ان کی موجودگی میں یہ پانی کی distribution ہوتی ہے۔ سندھ کو چشمہ بیراج سے پانی release ہوتا ہے۔ میں ابھی اعداد وشمار نہیں دے سکتا کل ضرور دوں گا۔۔۔

جناب چیئرمین: اسی لیے عرض کرتا ہوں کہ پہلے بتا دیا کریں تو منسٹر صاحب کو ہم caution کردیں تاکہ وہ تیاری کرکے آئیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: یہ بات میں ضرور بتا دوں کہ ہر ایک بیراج پر ابھی telemeter system لگا ہوا ہے ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شاید internal Sindh کی distribution سے ان کا واسطہ ہے۔ is that so?

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: جناب چیئرمین! میں ایک بات بتا دوں ---

جناب چیئرمین: سن لیں، ذرا سن لیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: سندھ کا جو indent ہے وہ چشمہ سے اس کو release کر دیا جاتا ہے ۔ پانی وہاں سے نکل جاتا ہے تو آگے مختلف بیراجوں سے پھر یہ سندھ کا اندرونی مسئلہ ہے کہ کس کینال میں وہ پانی دیتے ہیں۔ یہ ان کا مسئلہ ہے تو اس لحاظ سے واپڈا کی اس میں کوئی دخل اندازی نہیں ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ اگر tail پر نہیں پہنچتا تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ پانی کی shortage ہے تو tail پر جتنے بھی farmers ہوں گے تو ان کو اس لحاظ سے مشکل کا سامنا ہے کیونکہ سندھ میں ابھی خریف میں کاٹن کی بوائی شروع ہے اور یکم مئی سے جنوبی پنجاب میں بھی بوائی شروع ہو گئی ہے اور اس لحاظ سے یہ مسئلہ سنگین ہوتا جا رہا ہے کیونکہ پانی ہے نہیں ؟ ہم اس لحاظ سے شور نہیں کر رہے ہیں۔ جو بھی پانی آ رہا ہے run of the river ہم پانی کو release کر رہے ہیں تاکہ ہماری کاٹن کی فصل اس لحاظ سے متاثر نہ ہو ، کل آپ جو بھی چاہیں میں وہ figures آپ کے سامنے پیش کر دوں گا کہ پانی کی موجودہ جو صورت حال ہے وہ اس لحاظ سے یہ نہیں کہ تھوڑی سی گرمی پڑے گی تو پوزیشن بہت ہی بہتر ہو جائے گی لیکن سندھ تک پہنچنے کے لئے اس کو تقریباً پندرہ سے بیس دن درکار ہوتے ہیں۔ جب چشمہ سے release ہوتی ہے تو بدین تک پہنچنے کے لئے، جہاں سے بی بی نے سوال کیا ہے کہ ان کا جو علاقہ ہے وہاں پر پانی نہیں پہنچتا تو اس میں تقریباً بیس دن لگتے ہیں۔ اس لئے جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اور اسی کے مطابق ہم یہ کوشش کر رہے ہیں اور نیشنل اسمبلی میں بھی یہ سوال اٹھا اور میں نے ذاتی طور پر یہ کوشش کی کہ سندھ کو ہم زیادہ پانی release کریں تاکہ وہاں پر early sowing متاثر نہ ہو تو جو بھی صورتحال ہو گی، facts ہوں گے کل ضرور میں آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین شاہ، مختصر سی بات کر لیں۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: مختصر طور پر میں منسٹر صاحب کو بتا دوں کہ 19 سے 20 ہزار کیوسک پانی سکھر بیراج میں موجود ہے، وہ کوٹری بیراج میں نہیں چھوڑا جا رہا، پہلی

بات تو یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ صرف بدین کا مسئلہ نہیں آج آپ کا اخبار بھرا پڑا ہے کہ حیدرآباد میں یہ مسئلہ ہے، ٹھٹھ میں یہ مسئلہ ہے، بدین میں یہ مسئلہ ہے۔ میں پورے سندھ کی بات کر رہی ہوں صرف بدین کی نہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب نے کہا ہے کہ یہ سندھ کا internal معاملہ ہے کہ کس بیراج وہ سے کتنا پانی دیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: میں دوبارہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم سندھ کے لئے پانی چشمہ سے release کرتے ہیں، باقی کس بیراج سے وہ کتنا پانی کس کو دیتے ہیں یہ ان کا internal معاملہ ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب والا، جب Food & Agriculture Department میں فون کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں اوپر سے اسمبلیوں میں بات کریں، ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے آپ اوپر سے بات کریں۔

جناب چیئرمین: ان کا valid point ہے کہ یہ سندھ کا internal معاملہ ہے کہ وہ کتنا پانی کہاں استعمال کرتے ہیں۔ I will convey your concern to the Chief Minister myself آگے ان کی کیا پالیسی ہے وہ میں نہیں کہہ سکتا But I will convey it to him.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: لوگوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: میں convey کر دوں گا۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: پانی کی arrangement کے متعلق وزیر صاحب کو پتا ہے let the House know that arrangement.

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ کل بتائیں گے He was not aware of this. He has committed that.

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین، میں بذات خود Chief Minister Sindh سے بات کر لوں گا کہ جو مشکلات ہیں وہ دور کر دی جائیں گو یہ سندھ کا internal معاملہ

ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن بی بی یاسمین شاہ صاحبہ کا concern convey کر دیں۔ تھہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب والا' میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ایک تو سندھ میں پانی کی کمی ہے اس سلسلے میں میں بی بی یاسمین شاہ کی بات کو support کرتا ہوں۔ میں اپنی مثال کراچی میں دیتا ہوں۔ جناب والا' کراچی کے حالات یہ ہیں کہ چھ سال سے میں پانی خرید رہا ہوں۔ آپ کو میں نے letter لکھا ہے' آپ نے Karachi Sewerage Water Board سے report مانگی ہے' Prime Minister کو لکھا ہے' انہوں نے report مانگی ہے۔ ناظم کر رہا ہے۔ tankers میں Rangers سے گھر کے لئے پانی منگوا کر استعمال کر رہا ہوں۔ یہ کراچی کا مسئلہ ہے۔ جناب والا' یہ پانی کہاں سے آتا ہے جو tanker والے بیچتے ہیں Rangers بھی بیچتے ہیں' ہمیں نہیں دیتے۔ چاروں طرف جو بڑے بڑے افسروں کے گھر ہیں سب کو پانی ملتا ہے' matter آپ کے پاس پڑا ہے' آپ دیکھ لیں' آپ کو بھی Karachi Water Board کی report نہیں آئے گی۔ یہ ہمارے ساتھ ظلم ہے کہ پینے کے لئے پانی نہیں ہے' فصل کے لئے پانی نہیں ہے۔ کراچی کے حالات یہ ہیں' غریب کہاں سے کراچی میں پانی لائیں۔ وہ KEC کا M.D. بیٹھا ہوا ہے' جواب ہی نہیں دیتا' میں letters لکھ لکھ کر تھک گیا' مجبور ہو کر آپ کو لکھا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ جواب دو' وزیر اعظم نے لکھا ہے جواب دو' کہاں جائیں۔ ہم پینے کے پانی کے لئے daily 300 Rupees دیتے ہیں اور پانی منگواتے ہیں' وہ پانی کہاں سے آتا ہے؟ ہمیں پانی کی لائن نہیں دیتے۔ side میں جو گھر ہیں ان کو water line دی ہوئی ہے۔ آپ کے پاس میری summary پڑی ہوئی ہے۔ آپ مہربانی کرکے دیکھیں' میرا privilege ہے اور شیرپاؤ صاحب کچھ کہیں' یہ ایسی بادشاہی نہیں چلے گی۔

جناب چیئرمین: فوزیہ فخر الزمان صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان: Thank you Mr. Chairman. مجھے بھی یہی کہنا ہے۔ معزز اراکین کراچی اور سندھ کی باتیں کر رہے ہیں' اسلام آباد کا اتنا برا حال ہے کہ ہم سارا دن

tanker مانگتے رہتے ہیں اور رات رات تک پانی نہیں ملتا۔ اگلے دن کہتے ہیں نئے سرے سے لکھوائیے کیونکہ آپ کا number cancel ہوگیا ہے۔ جب ہمارا نمبر آتا ہے تو tanker وضو جتنا پانی دے کر اگلی جگہ پر نکل جاتا ہے ۔ میں نے کامران لاشاری صاحب سے بھی شکایت کی، وہ کہنے لگے کہ VIPs کا number جدا ہے۔ سارا سارا دن ہم فون کرتے ہیں ' اکثر engage ملتا ہے اگر گھنٹی جاتی ہے تو کوئی اٹھاتا نہیں ہے۔ پھر جب لاشاری صاحب سے شکایت کرتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ VIP number پر فون کیجئے، میں نے کہا کہ ہم very very ordinary people ہیں۔ ہمارے پاس تو ڈوب مرنے کو چلو بھر پانی بھی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے مجھے پانی بھیجا ہے۔ اگر ہم لوگوں کا یہ حال ہے تو عام غریب لوگوں کا کیا حال ہو گا۔

جناب چیئرمین : وسیم صاحب، آپ یہ Interior Ministry کو convey کریں جو سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان صاحبہ نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں پانی کی قلت ہے۔ جی رخسانہ زبیری صاحبہ۔

سینیٹر رخسانہ زبیری : جناب this is regarding Dawood College of Engineering and Technology پچھلے دنوں میں بھی آپ کی توجہ ایک معزز ممبر نے دلائی تھی کہ وہاں پر لوگوں نے demonstration کی اور پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا اور arrests ہوئیں اور کئی لوگ زخمی ہوئے۔

جناب! یہ جو situation arise ہوئی، یہ کوئی ایک دو دن کی situation نہیں ہے۔ 1995 میں یہ accreditation شروع ہوا ہے اور year 2000 میں clearly بتا دیا گیا تھا کہ Pakistan Engineering Council اس کو accreditation نہیں دے سکتی کیوں کہ ان کے پاس relevant facilities نہیں ہیں۔ نہ ان کے پاس Faculty ہے۔ وہ زیادہ تر visiting faculty لے رہے ہیں۔ ان کے پاس کتابیں ہیں نہ appratus ہے نہ computers ہیں۔ اگر آپ visiting faculty اور students کا ratio دیکھیں تو یہی چیزیں ہیں جو آپ کو determine کرتی ہیں یعنی book - student ratio, faculty- student ratio, computer - student ratio تقریباً 60 student کے لئے ایک ٹیچر ہے، ایک faculty ہے۔

تقریباً 8 subjects ایک teacher/faculty کو لینے پڑ رہے ہیں جب کہ جناب! NUST میں one is to one ایک teacher کے پاس ایک subject ہے۔ یہ 2000 سے سلسلہ چل رہا ہے۔ 1500 student اب تک امتحان میں پاس ہو چکے ہیں لیکن ان کو جو professional ادارہ ہے جو engineering qualification کو اور profession کو regulate کرتا ہے Pakistan Engineering Council اس نے کہا ہے کہ ہم ان کو اپنے ہاں registered engineer نہیں رکھیں گے۔

یہاں پر ابھی doctors کی جو بات ہوئی جیسے انہوں نے کہا کہ دے دیں۔ پیسے دے کر آیا، جیسا بھی کیا، اس کا وقت ضائع ہوا۔ دے دیں، یہ یہاں پر ایک نئی ethic بن رہی ہے لیکن luckily Pakistan Engineering Council یہ کہتی ہے کہ ہم لوگوں کے جان و مال سے نہیں کھیل سکتے۔ یہ جائیں گے اور جا کر کوئی major infrastructure default کریں گے اور روزانہ سڑکیں آپ دیکھتے ہیں، بارش میں یہ چلی جاتی ہیں۔ کئی ایسی جگہیں آپ کے سامنے ہیں۔ Karachi Water and Sewerage Board کی بات ہو رہی ہے وہاں پر electrical items کو خریدنے کے لئے جناب! ابھی کل میرے پاس وہاں سے mail آئی ہے، وہاں پر civil engineers لیے جا رہے ہیں چونکہ وہ کسی کے عزیز ہیں، کسی کے رشتے دار ہیں۔ جب civil engineer جا کر electrical engineering کا سامان خرید کر لائیں گے تو یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب یہ ہوا کہ over period of 10/15 years ہم نے یہ کہا کہ ہماری government بہت غریب ہے۔ ہم اپنے professional education centres کو educational institutes کو support نہیں کر سکتے۔ اس لئے جناب! جس کے پاس پیسے ہیں وہ بھلے امتحان میں کیسا بھی ہو، پڑھائی میں کیسا بھی ہو، وہ آ جائے گا، وہ پیسے دے اور admission لے لے۔ اب admission دے دیا تو وہ پیسے Ministry of Finance کے پاس چل گئے، وہ شوکت عزیز صاحب کے پاس ہیں۔ وہ وہاں سے release نہیں کر رہے۔ اچھا اب وہاں faculties کے اوپر pressure آ گیا۔ جناب 20 millions according to the letter that I have from Ministry of Education یہ مسز رشیدہ بلوچ ہیں انہوں نے Pakistan Engineering Council کے Chairman کے خط کے جواب میں یہ خط لکھا ہے کہ جناب! 20 million ہیں

Ministry of Finance سے اور جناب یہ January 31 کا letter ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم 198 million کا Planning & Development کا approval لے رہے ہیں competent forum سے اور انشاء اللہ 2004-2005 hopefully میں ہو جائے گا۔

جناب! islamization ہمارے اندر تو انشاء اللہ ہو رہا ہے and this is islamization we are having اچھا' اب انہوں نے یہ بھی لکھا کہ

an enquiry has been conducted against those who were blamed for financial and administrative indiscipline. Disciplinary actin will be taken and she further says sir that Ministry of Education is keeping tight watch of the college affairs which are improving day by day

تو جناب! January 31 کا----

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ کا جواب سن لیں۔

Mrs Rukhsana Zuberi: Sir, I have to say a couple of things.

جناب چیئر مین: تو جلدی کر لیں۔

سینیٹر رخسانہ زبیری: جناب! 31 جنوری کو Ministry of Education سے letter آیا ہے اور آج حالت یہ ہے کہ لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں کیوں کہ پرنسپل ان کو یہ کہتے ہیں کہ منسٹر صاحبہ نے ان کو کہا ہے کہ 65 faculties کو آپ induct کر لیں اور آپ computers خریدیں۔ 60 computers کے لئے تو کوئی PC-1 ہو گا اور کس طرح خریدا جائے گا اور انہوں نے آپ کو بھی خط لکھا ہے' انہوں نے President, Prime Minister کوئی دروازہ نہیں چھوڑا سڑکوں میں آنے سے پہلے۔ انہوں نے آپ کو بھی خط لکھا I don't know how.... چونکہ You are very particular, you always respond and always give a call and inform and all that اچھا Sir ایک اور چیز ہے کہ اب professional education کی جو اہمیت ہے اس میں بہت سے ترقی یافتہ ملک ایسے ہیں جہاں پر protocol of Chairman of Engineering Council is that of the President. I have been to

this country. That is true ہمارے ہاں کیا ہے۔ ہمارے ہاں letter جاتا ہے جناب۔ کوئی بھی اس کو reply کرتا ہے۔ یہاں پر جو reply دیا ہے انہوں نے ' Joint Educational Advisor نے ' یہ تو پھر غنیمت ہے Education Ministry میں لیکن سندھ کے گورنر کو جو letter جاتا ہے وہ جناب آ رہا ہے Secretariat of Governor Sindh and from Section Officer, I have nothing wrong against this Section Officer. It is a matter of giving importance to a subject. The Governor does not even bother to look at it. اور وہ جا کے کھلی کچہری کرتے رہتے ہیں اور politics میں involve ہوتے رہتے ہیں جو کہ basically ان کا کام نہیں ہے Governor is supposed to do all that اور وہاں پر ایک صاحب موجود ہیں جن کے مشورے پر سارے کام ہوتے ہیں اور جو سارے process کر رہے ہیں وہاں پر۔

جناب ! مسئلہ اب یہ ہے کہ اسی غریب ملک پاکستان میں ہماری ایسی universities بھی ہیں جہاں سینکڑوں کی تعداد میں faculties ہیں۔

سینیٹر محمد علی درانی : جناب یہ کوئی point of order ہے ؟ Are we just to listen irrelevant things here آپ point of order کی کوئی definition اٹھا کے دیکھ لیجئے۔

جناب چیئرمین: آپ جلدی ختم کریں۔ ان کا point valid ہے۔

سینیٹر محمد علی درانی: جناب irrelevant باتیں ہم سن رہے ہیں۔

سینیٹر رخسانہ زبیری : اچھا جناب مسئلہ یہ ہے کہ یہ کوئی private institute نہیں ہے۔ اس میں nominations جاتی ہیں admission کے لئے Federal Capital Area, GHQ, GHQ, Balochistan, FATA, Northern Areas کے nominees بھی آتے ہیں یہاں اور OIC friendly countries کے بھی آتے ہیں اور ہم بدنامی دوسری جگہوں پر بھی کرا رہے ہیں اور اس دفعہ بھی students کو بتائے بغیر admission ہو گیا کہ Engineering Council سے registered نہیں ہے اس وقت۔ At least یہ تو بتا دیں ناں

Give them the option to make decision, they want to go or not. کو students

NUST تو یا So, this is a very serious matter and something has to be done

سے کے لیں one is to one کا ratio ہے ہمارے students اور subject کا۔

Teacher-subject ratio is one to one and student-teacher ratio is 10 to one which is very very low when compared to any country in the world. So, my submission to Ministry of Education would be to give me a little attention and make a commitment and assurance here.

Mr. Chairman: Minister is here to respond.

Mrs. Zobaida Jalal: First of all the question was so long sir that I am really confused where to start from and what to answer but let me respond from what my understanding is....

Mr. Chairman: It is about accreditation of the Daud College in Karachi.

Mrs. Zobaida Jalal: I have understood that sir. I was just joking because it was so long but let me assure my colleague here and let me also mention that she said that this issue is there since 1995. So, it is not something new and when I came in as Minister of Education in 1999, I remember very well that just about two weeks later some 62 students of Daud Engineering College Came to my house and they requested that after five, four years of education, we are not being allowed to sit for the examinations also and at that time I took a decision and we resolved the issue and allowed the students because the students were all admitted not on merit and not in a transparent way. That is how the students came into

being and the reason why the Pakistan Engineering Council and also NED deaffiliated Daud Engineering College and the registration was taken away.

Now what do you benefit from the registration. These students today, 1500 or 2000 students can get a job in any private sector. It is only that they will not be able to get the government jobs. I mean the Government Departments do require from whichever college graduates are coming about, they should have a registration, specially Engineerisng Colleges, with the Pakistan Engineering Council. Now, today the issue that has been raised ending very blunt about it again is more a political issue rather than the actual consideration for these students. If there had been a consideration for these students then it's nearly 9 years since this issue has been in place but let me tell you before the students go on strike and whichever party they belong to which has initiated this let me say that already six months earlier we requesterd the Pakistan Engineering Council, they came down for an inspection. There were certain things which my colleague also mentioned again the number of students and faculty ratio which they said should be there, computers were not available. Just last month we have appointed the faculty and it has been in a very transparent way, there were advertisements, people applied, a selection committee of the faculty has been put in place, the computers have been put in place. This month we are again inviting the Pakistan Engineering Council for an other inspection and hopefully these students would be registered with the Pakistan Engineering Council sir.

Mr. Chairman: Mr. Enver baig.

بیگ صاحب کا ہے۔ غفور صاحب آپ کا میرے پاس کوئی point of order نہیں ہے - یہ آخری point of order ہے - جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا ! میں rules of procedure کے مطابق point of order raise کرنا چاہتا ہوں - میرا general point of order نہیں ہے - اگر اجازت دیں تو میں rules of procedure کی meticulous observance کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین: جی کریں -

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : وہ یہ ہے جناب ! کہ یہ rules of procedure 1988 سے enforced ہیں اور ان rules of procedure کے مطابق resolutions بھی موجود ہیں Adjournment Motions بھی موجود ہیں ' Privilege Motions بھی موجود ہیں ' اور questions کا طریقہ کار بھی موجود ہے - لیکن جناب والا! یہ سینیٹ Upper House ہے ' ایوان بالا ہے سب سے بڑا ادارہ ہے اور یہاں اگر بغیر کسی پروگرام کے ' بغیر کسی ایجنڈے کے ' بغیر rules of procedure کے ' بغیر کسی Motion کے اگر discussion شروع ہونی ہے تو پھر آج یہ طے کرلیں کہ ان کو repeal کردیں اور یہ at large ہو جائے discussion at large in the Senate کوئی معاملہ بھی آئے اور اس معاملے پر جس ممبر کا جی چاہے ' جس وقت جی چاہے وہ بات کرلے۔

جناب والا! میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ جو Opposition point یا اس طرف سے اٹھائے جاتے ہیں نہایت اہم معاملات ہوتے ہیں - ان معاملات کو اٹھانا ہمارا فرض ہے اور یہاں اٹھنے چاہیئں لیکن اس کا طریقہ کار ان قواعد میں دیا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کے لئے تو مشکل ہی کوئی نہیں ہے یہ مشکل ہمارے لئے تو ہوسکتی ہے لیکن جناب والا! میں استدعا کروں گا اور مودبانہ التماس کروں گا کہ Adjournment Motions جو ہیں وہ آئیں اور آپ سے بھی میں مودبانہ عرض کروں گا کہ بے شک ہاؤس میں لائیں اگر وہ in order ہیں تو ان کو رکھیں ' ان کی

leave پوچھیں اگر in order نہیں ہیں تو ہاؤس میں لا کر ان کو dispose of کریں ۔ اگر ان کا یہ grievance ہے لیکن خدا را ! یہ تمام معاملات جتنے اٹھائے جاتے ہیں یہ Adjournment Motion کے ذریعے لائیں ۔ یہاں وزراء موجود ہوں گے ۔ یہاں وزیر موجود کوئی نہیں ہے ۔ بی بی یاسمین نے مسئلہ اٹھایا شیرپاؤ صاحب نہیں تھے اتفاق سے آ گئے ۔ میرے پاس ایک معاملہ ہے وہ point of order بنتا نہیں ہے ۔ بڑا اہم معاملہ ہے Ministry of Natural Resources کا معاملہ ہے ۔ لیکن نہیں اٹھاؤں گا اس لئے کہ rules کے مطابق وہ point of order نہیں بنتا ہے میں ان کے notice میں لے آؤں گا کیونکہ میں Adjournment Motion دے نہیں سکتا۔

جناب والا! میری مودبانہ گزارش ہے کہ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے ایک گھنٹہ، دو گھنٹہ پہلے Adjournment Motion دیں ۔ مجھے معلوم ہے جناب کہ سردیوں کے مہینوں میں ممبر سات بجے آ کر Office میں Adjournment Motion کا Notice دیا کرتے تھے اور Ministers موجود ہوتے تھے ۔ ان کے Private Secretary صبح ہی سے Notice Office میں موجود ہوتے تھے کہ ہماری کوئی Motion تو نہیں آئی اور اگر Motion آئی ہے تو وہ وزیر جواب دینے کے لئے information لے کر حاضر ہوتا تھا ۔ اب ان تمام باتوں کا کیا فائدہ ہے ۔ یہاں information نہیں ہے ، یہاں صحیح information دی نہیں جاسکتی at random لئے جاتے ہیں Minister صاحبان تیار ہونہیں سکتے اس لئے کہ at random ان کو تو معلوم نہیں ہے کہ یہ معاملہ اٹھ رہا ہے ۔

جناب والا! میں اپنے بھائیوں سے مودبانہ التماس کرتا ہوں معذرت کے ساتھ میں کوئی پابندی نہیں لگانا چاہتا ہوں ۔ میں معذرت کے ساتھ یہ چاہتا ہوں کہ ان rules اور قواعد کی ہم پابندی کریں ۔ ان کے مطابق ہم Adjournment Motion لے آئیں ۔ سب لوگ آپ کے پاس پوچھنے کے لئے جائیں کہ point of order raise کرنا ہے کہ نہیں کرنا۔ جناب ! یہ novel procedure ہے ۔ اس سے کیا پیغام جائے گا Provincial Assembly of Sindh کو ۔ کیا message جائے گا Provincial Assembly of Punjab کو کہ سینیٹ میں انہوں نے گندم پر point of order raise کردیا ۔ انہوں نے education پر point of order raise کردیا ۔ آپ ہمیں کیوں نہیں raise کرنے دیتے ؟ چیئرمین صاحب وہاں allow کرتے ہیں ۔ جناب والا! یہ

کوئی اچھی روایت نہیں ہے ۔ ہمیں rules of proceduresکے مطابق چلنا چاہیے ۔ point of order تب ہو اگر کہیں قواعد میں غلطی ہو رہی ہے ۔ آپ کی proceedings غلط ہو رہی ہیں point of orderضرور raise کریں ۔ point of order کی اس روایت کو میرے خیال کے مطابق یا میری مودبانہ التماس یہ ہوگی کہ ہمیں اس کو ختم کرنا ہوگا۔ہمیں Rules of Procedure کے مطابق چلنا ہوگا۔ Adjournment Motion لائیے۔ ۱۰، ۱۲ لائیے۔ جناب چیئرمین! مجھے یاد ہے کہ Adjournment Motion ایک session میں ایک ممبر نے 299 Adjournment Motions دی تھیں اور ہم نے 15,15 motions ایک دن میں لئے تھے لیکن بات یہ ہے کہ ان important معاملات کو اس طریقے پر لائیے۔ یہ random discussion جو ہے یہ بے سود اور لاحاصل ہوگی۔ میری معذرت کے ساتھ اور مودبانہ گزارش ہے کہ اس کو ہم observe کریں۔ Thank you.

Mr. Chairman: Very thought-provoking point. Wasim Sahib, any comments on that?

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! انور بھنڈر صاحب نے جو بات کی ہے وہ صحیح ہے لیکن ہمارے وہ Adjournment Motions, Privilege Motions, Call Attention Notices جو ہم جمع کرتے ہیں وہ سارے کے سارے kill کر دیے جاتے ہیں، وہ یہاں نہیں آتے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان کو House کے اندر لا کر disallow کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وسیم صاحب کو بھی سن لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب! آپ نے آج دیکھا ہوگا کہ ہماری جانب سے ممبران کو کچھ یہ ایک گلہ تھا کہ ہمیں موقع نہیں دیا جاتا۔ تو میرے خیال میں بھنڈر صاحب نے جو بات کی یہ بالکل صحیح ہے۔ اگر ہمارے بھائی چاہ رہے ہیں کہ ان issues کو raise کیا جائے تو وہ raise ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم procedure بھی follow کرلیں کہ یہ جو معاملات چاہتے ہیں وہ Adjournment Motion کے ذریعے لے آئیں اور اس کے مطابق آپ بے شک دس روز لے لیں۔ میرے خیال میں آدھے گھنٹے میں نکل جائیں گے۔ کوئی اگر ایسا ہے کہ جس کو admit

کرنا ہے تو اس کے لئے پھر علیحدہ دو گھنٹے کی discussion ہو گی۔ لیکن Adjournment 10 Motions میرا خیال ہے کہ زیادتی ہے۔ پھر اس میں یہ بھی ہوگا کہ لمبی تقریر نہیں ہوتی۔ اس میں آپ briefly بتاتے ہیں کہ یہ میرا مسئلہ ہے۔ یہ important issue ہے۔ Minister اس کا جواب دیتا ہے۔ وہ admissibility یا merit پر جواب دے گا یا دونوں پر دے گا اور جناب dispose of کر سکیں گے۔ اس طرح میرے خیال میں سب کی تشفی ہو گی اور Rules follow کرنے کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ House کی جو proceeding ہے وہ بہتر طریقے سے conduct ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ پروفیسر خورشید صاحب اس سے اتفاق کریں گے۔ پروفیسر صاحب یہ اٹھاتے رہے ہیں۔ میں بھی as a Law Minister ان کا جواب دیتا رہا ہوں اور House صحیح چلتا رہے تا کہ کسی کو پھر شکایت کا موقع نہ ملے۔

جناب چیئرمین: جی درانی صاحب۔

سینیٹر محمد علی درانی: جناب چیئرمین! میں ایک اور angle سے اسی point کو آگے بڑھانا چاہوں گا کہ یہ Session Opposition کی requisition پر بلایا گیا ہے۔ اس کے باوجود کہ جو اس سے پہلے پروگرام دیا گیا تھا اس مہینے کے وسط میں ایک session تھا لیکن Opposition نے specially اس session کو requisition کیا اور ان کی درخواست پر یہ session ہوا۔ اس کے لئے جو ایجنڈا انہوں نے move کیا' اس ایجنڈے کے اوپر آپ نے اس meeting میں بھی انہیں offer کیا کہ اگر Question Hour آپ drop کرنا چاہیں یا دوسری چیزیں آپ drop کرنا چاہیں ہم drop کرنے کے لئے تیار ہیں آپ کے ایجنڈے کو discuss کرنے کے لئے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ Question Hour بھی رکھیں۔ آپ سب کچھ رکھیں اور ہمارا ایجنڈا بھی اس کے بیچ میں رہے گا۔ یہ session جس کے اوپر قوم کا کم از کم ایک کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے جوکہ Opposition کی call کے اوپر بلایا گیا ہے۔ اس کے اندر آج تک Opposition اپنے ایجنڈے پر آنے کے لئے ابھی تیار نہیں ہوئی اور points of order کی شکل میں تمام irrelevant باتیں لاتے ہیں۔ ہم یہاں پر سب کام چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم یہاں اس لئے نہیں آئے ہیں کہ ایک ایسا ممبر کھڑے ہو کر وہ بات کرے جو

relevant ہی نہ ہو اور جس کا جواب دینا ممکن ہی نہ ہو کسی وزیر کے لئے random طریقے پر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قومی جرم ہے جو کہ Opposition نے کیا ہے۔ انہوں نے خود اس session کو بلایا ہے۔ اس کے اندر جو ایجنڈا دیا اس پر یہ خود اب تک نہیں آئے۔ انہوں نے ہمارا بھی وقت waste کیا ہے۔ انہوں نے قوم کا وقت بھی waste کیا ہے۔ انہوں نے قوم کا سرمایہ پچھلے ایک سال تک پورے کا پورا desk بجاکر ضائع کیا اور اب یہ پورے Rules and Procedure کو violate کرتے ہوئے points of order کی شکل میں قوم کی، ہماری اور ان روایات کی یہ توہین کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر تو ان کو معذرت کرنی چاہیئے اور اس رویے کو ختم کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنے عزیز درانی صاحب کا جواب نہیں دوں گا لیکن میں بھنڈر صاحب اور Leader of the House کی تائید کرتا ہوں اس وضاحت کے ساتھ کہ ہم نے اہم موضوعات کے اوپر Adjournment Motions بھیجی ہیں۔ میرے ذاتی طور پر 12 Adjournment Motions and 6 Call Attention Notices بھیجے ہیں۔ اس کے علاوہ سوالات بھیجے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے وہ channel صحیح طرح سے کام نہیں کر رہا ہے۔ آپ بھی اس بات پر غور کریں۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں ان قواعد کے مطابق اجلاس چلانا چاہیئے۔ آپ نے جو تعاون کیا ہے، Leader of the House نے تعاون کیا ہے، ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور ہم آپ کا ساتھ دینا چاہتے ہیں لیکن آپ یہ موقع دیجیئے کہ جو adjournment motions آئیں، ان میں سے 8, 10 یا 15 جتنے بھی ہم accommodate کر سکتے ہیں اسی کے مطابق کہ جو movers ہیں، وہ مختصر بات کریں اور جواب آ جائے، زیادہ تقریریں نہ ہوں۔ اس میں تمام چیزیں بھی آ جائیں گی، قواعد کی پابندی بھی ہو گی اور ایوان آگے بڑھ سکے گا۔ رہا معاملہ اصل issue کا جس کے لئے ہم نے Session call کیا ہے، ہم اس پر تیار ہیں۔ کل بحث شروع ہو جانی چاہیے تھی، آج بھی adjournment motions لئے بیٹھا ہوا ہوں، Leader of the House لئے بیٹھے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم اس سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ہم

چاہتے ہیں اس پر گفتگو ہو اور آپ سے ہم نے تین دن اس لئے تسلیم کرائے تھے کہ ہمیں توقع
تھی کہ یہ بحث شروع ہو جائے گی جو اب تک نہیں ہو سکی۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ جو بات
کرنی ہے، ہم احترام سے کریں ۔اس کے ساتھ ساتھ آپ اور سینیٹ کا عملہ تعاون کرے کہ
adjournment motions کو اس طرح kill نہ کیا جائے، وہ یہاں پر آئیں۔ ٹھیک ہے، ترتیب
قائم کر لیجئے، understanding کے ساتھ ہر Session کے لئے تعداد طے کر لیجئے۔ اسی راستے
سے موقع دیجئے پھر ہمیں اس طرح سے point of order اٹھانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! مجھے نہایت افسوس ہے کہ بھنڈر
صاحب تو خیر لاعلمی کی وجہ سے کہہ رہے ہیں کیونکہ وہ meetings میں شریک نہیں رہے لیکن
Leader of the House کا یہ کہنا کہ یہ procedure Opposition کو follow کرنا چاہیے۔
آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ پروفیسر خورشید صاحب نے اپنی تعداد بتائی، پچھلے Session میں
Democratic Alliance کی طرف سے 16 adjournment motions move ہوئے ۔ اس
Session میں ابھی آپ کے record پر 9 adjournment motions move ہوئے ہیں، پچھلے
Session میں Democratic Alliance کی طرف سے 6 calling attention notices
move ہوئے، اس Session میں 4 calling attention notices, Democratic Alliance
کی طرف سے move ہوئے ہیں۔ آپ کے Chamber میں آج صبح اور کل شام Secretary کو
میں نے یہ بات point out کی کہ آپ نے Orders of the Day پر نہ کل کوئی calling
attention notice رکھا ہے، نہ آج آپ نے کوئی calling attention notice رکھا ہے۔ جب
Secretariat خود وہ راستے بند کر دے گا اور یہ کہنا کہ Opposition نے وہ motions move
نہیں کئے اور Opposition نے اپنا home work نہیں کیا، یہ سراسر غلط ہے۔ On the
record ہے کہ کتنے adjournment motions آج اس Session کے لئے pend کر رہے
ہیں اور کتنے ہمارے call attention notices اس Session کے لئے pend کر رہے ہیں
لیکن ان کو Orders of the Day پر نہیں لایا جا رہا ہے۔ ہم تیار ہیں، ہم اس بات کو مانتے ہیں

کہ Rules of Procedure پر چلنا چاہیے لیکن آپ motions تو لے کر آئیں' motion لایا نہیں جاتا۔ جب پچھلی دفعہ adjournment motion لایا گیا تو ایک نئی روایت اس House میں رکھی گئی کہ according to the Rules اگر یہاں سے 25 members کھڑے ہو جائیں تو adjournment motion admit ہو جاتا ہے لیکن Rules کو پامال کیا گیا اور کہا گیا کہ نہیں جی یہ interpretation of Rules نئی ہے۔ ایک totally نئی interpretation of Rules دے دی گئی تاکہ Opposition کا کوئی motion admit ہو ہی نہ سکے۔ اس کے باوجود ہم اس point کو contest کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پھر میرے ایک فاضل دوست نے یہ بات فرمائی کہ اتنے کروڑ روپوں کا اس Session پر زیاں ہوا ہے۔ کاش! ان کو یہ بات اس وقت بھی یاد آتی جب وہ پورا ایک سال تنخواہیں اور allowances اس House کا لیتے رہے۔ ٹھیک ہے' ہم ایک اصولی موقف پر desk بجا رہے تھے' ہم اس بات پر شرمندہ نہیں ہیں۔ وہ تو اس House میں بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے کیا کارکردگی دکھائی' اس پورے سال میں صرف ایک bill پاس کیا؛ کیا اس وقت وہ پیسے کا زیاں نہیں تھا جو انہوں نے اپنی تنخواہیں اور allowances لئے؟ جناب چیئرمین! جو باتیں نہ کی جائیں' وہ بہتر ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پچھلے 4 یا 5 مہینوں میں سینیٹ کا جو budget تھا' وہ دورے پر ختم ہو گیا کیونکہ تمام کے تمام حکومتی members کو باہر دوروں پر لے جایا گیا اور سینیٹ کا budget ختم ہو گیا and you had to move for re-allocation اور اس کے بعد سینیٹ کا کوئی delegation نہیں جا سکا تو یہ باتیں نہ کی جائیں تو بہتر ہے۔

سینیٹر محمد علی درانی: میں اس بات پر دوبارہ stand لیتا ہوں کہ اس session کو requsite کیا گیا تھا' اس کے لئے اپوزیشن نے ایک certain agenda دیا تھا' انہیں اس agenda سے stick کر کے اس agenda کی طرف آنا چاہیے تھا اور اگر وہ نہیں آئے تو انہوں نے زیاں کیا ہے۔ ایک سال کا گناہ جو کہ اپنا گناہ ہے' جس کو کہ پوری قوم نے دیکھا اور پھر اپوزیشن کو واپس آنا پڑا اسی سب کچھ کے باوجود لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں آج اور کل جو discussion ہوئی ہے اگر وہ ان نکات پر ہوتی جن کے لئے اپوزیشن نے یہ سیشن call

کیا تھا تو یہ اچھا ہوتا۔ ہم اس سے نہیں ڈرتے کہ اپوزیشن حکومت کو criticise کرے، ہم اس سے نہیں ڈرتے کہ اپوزیشن ہمارے اقدامات پر اعتراضات اٹھائے۔ ہم اس چیز سے نالاں ہیں کہ اپوزیشن نے اتنے seasoned politicians کی موجودگی میں ہاؤس میں وہ ماحول پیدا کیا جو کہ totally irrelevant تھا اور اسی بنیاد پر میں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کا زیاں ہوا ہے، یہ پیسے کا زیاں ہوا ہے اور یہ جو ہم سب کی اہلیت ہے اس کا بھی زیاں ہوا ہے۔ میں اس point پر stick کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جناب انور بیگ ۔ میرا خیال ہے let's go on with the business. Baig sahib please take your point then we can go on with the normal business that we had agreed.

سینیٹر محمد انور بیگ : Thank you sir, so kind of you. جناب میں پانچ بجے سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں اور نو بج گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ذرا مختصر رکھیئے گا۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, very short, I am always short and sweet. I like to draw the attention.

media میں ایک press news آئی ہے کہ one of our honourable Senators, I will take his name, Senator Nisar Memon, his daughter has been employed in the ISPR as a Public Relation Officer at a salary of over hunderd thousand rupees a month. I would like to know from the honourable Defence Minister جن کو آپ نے بلایا تھا unfortunately he has not been here after *Maghrib Prayers* that what criterion did the ISPR or the Minister of Defence adopt while selecting this lady.

جناب چیئرمین: I thing اس کا آپ question دے دیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: The point is, I mean we

would like to know that is this true or not? Secondly, the Defence Minister's son-in-law Major Khuram an employee of the Pakistan Army as a Major, has been employed in PIA as District Sales Manager Marketing, Rawalpindi in Group IX at a set salary of 60 thousand rupees a month and he has been inducted into the Defence Minister's Office with all benefits. Then he has also taken his son Mr. Faisal who was also employed in PIA in Group V as Sales Promotion Officer has also been inducted into the Defence Minister's Office.

جناب یہ کیا ہو رہا ہے' یہ good governance ہے۔ ایک طرف آپ پچاس ہزار جوانوں کو unemploy کر رہے ہیں' دوسری طرف آپ اس طریقے سے Defence Minister of all the people is involved in these gross irregularities. Where is the Defence Minister today, to answer these questions?

Senator Wasim Sajjad: O.k. You continue to raise the point and I will convey to him.

Senator Muhammad Enver Baig: I would like to request to Mr. Chairman, could you please, I ask the Defence Minister to come in the House tomorrow morning and answer these questions becuase these are the matters of national importance.

آپ نے پچاس ہزار troops کو reduce کیا ہے at the cost of these people' ہماری بھی بیٹیاں ہیں' بچیاں ہیں۔ I respect everybody لیکن جناب یہ کام نہیں ہونا چاہیے۔ پھر یہ کہتے ہیں ہم good governance دیتے ہیں' پھر یہ کہتے ہیں کہ merit پر لوگ لیں گے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ you have made your point

Senator Muhammad Evner Baig: You please assure me that

Defence Minister will be here tomorrow morning.

Mr. Chairman: There are avenues open to you for putting this information to the House and you follow those and it will be adjusted in the procedure. Rest assure, rest assure, they will be accommodated.

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, I appreciate if he comes to the House. Somebody else should answer for Mr. Shaukat Aziz.

Mr. Chairman: He is not up today. Yes Mr. Thahim.

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: وہ تو ایک سال سے کر رہا ہے، اچھی بات ہے۔ Rules پر جائیں مگر حالات کو بھی دیکھا جائے کہ ہم نے جو ایک سال کا عرصہ گزارا ہے اور آپ نے فراخدلی کا ثبوت دیا ہے کہ ہاؤس میں بات کریں۔ اس کو تو کوئی appreciate کر نہیں رہا۔ اس میں آپ نے تھوڑا سا latitude دیا ہے۔ جناب والا! میں آپ کو appreciate کرتا ہوں، اس میں آپ کا دوش نہیں ہے مگر Chamber میں فیصلے ہوتے ہیں کہ دونوں طرف سے points of order لیں اور پھر ہم آ کر آپ کو کہیں کہ آپ ایسے کریں۔ میری مودبانہ عرض یہ ہوگی کہ یہ طریقہ کار ہم چھوڑ دیں۔ جیسے requisition ہے اس کے مطابق point کو لے لیں دوسروں کو suspend کر دیں تو مسئلہ حل ہوگا۔ میں آپ کے صبر کی داد دیتا ہوں۔ مسائل ہیں، اگر بی بی یاسمین نے مسائل بیان کیے تو بھنڈر صاحب اسی کا نام لیں دوسرے کا نام ہی نہیں لے رہے۔ مسائل ہیں، کہاں پر حل کئے جائیں؛ جب اس طرف سے آتے ہیں تو ہماری طرف سے بھی ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ آپ business committee بنا لیں یہ Rules of procedure. point of order ختم کر کے ہم ایجنڈے پر جائیں جس پر requisition ہوا ہے، اور ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ مسائل ہیں۔ میں آپ کو داد دیتا ہوں،

I congratulate you that you are allowing the members to speak, we have come to speak, we have come to redress the grievance of the people. Thank you very much.

Discussion under Rule 194 regarding the implications of

National Security Act,2004

جناب چیئرمین : وسیم صاحب۔ you want to move for the suspension.

Senator Wasim Sajjad : Sir, under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I move that the requirement of the Rules 22, 23, 26, 27 and Rule 120 be dispensed with so that discussion can take place under Rule 194 regarding implications of the National Security Act, 2004.

Mr Chairman : It has been moved under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, that the requirement of Rules 22, 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dispensed with to discuss the motion to be moved.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Khurshid sahib to move the motion.

Senator Prof. Khurshid Ahmed : I seek the leave of the House to move under Rule 194 that the Senate may immediately discuss the implication of the National Security Act, 2004.

جناب والا! جیسا کہ آپ سے اور Leader of the House سے باہم مشورے میں طے ہوا تھا۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ اس اہم ایشو پر مدلل بات کریں۔ چونکہ قانون جیسا بھی ہے، پاس ہو چکا ہے۔ اس لئے ایوان کو یہ موقع ملنا چاہیئے کہ کم از کم اس کی جو implications ہیں ان کو قوم کے سامنے رکھا جائے اور یہ ہم اس جذبے سے کر رہے ہیں کہ ایک طرف اپوزیشن اپنا نقطہ نظر دلیل کے ساتھ پیش کرنا چاہتی ہے اور دوسری طرف حکومت اور ذمہ دار افراد سے بھی اپیل کرتی ہے کہ کھلے دل کے ساتھ اس پر ایک بار پھر غور کریں۔ قانون میں ترمیم کا دروازہ

بھی کھلا ہوا ہے اور تنسیخ کا دروازہ بھی کھلا ہوا ہے۔ اس میں کسی کی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ دلیل کی بنیاد پر معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے یہ بھی طے کیا ہے کہ جو افراد پہلے بول چکے ہیں کوشش ہوگی کہ وہ نہ بولیں تاکہ باقی افراد کو زیادہ سے زیادہ موقع مل جائے۔ الا یہ کہ کسی معاملے میں یہ بہت ضروری ہو کہ وہ کسی نقطے کا اضافہ کرے۔ اس لئے میں خود بھی چونکہ اس سے پہلے بول چکا ہوں اس لئے میں اپنی تقریر کے حق کو withdraw کرتا ہوں اور صرف اتنی بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری اس motion کی implication صرف اتنی ہے کہ نیشنل سیکورٹی کونسل ایکٹ کی بنا پر دو بنیادی issues پیدا ہو گئے ہیں۔ پہلا یہ کہ پارلیمانی نظام جس پر ہمارا دستور مبنی ہے اس میں صدر کا role پارلیمانی نظام کے بالکل برعکس وجود میں آ گیا ہے جس نے دستور کے پورے کے پورے نظام کو disturb کر دیا ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس میں فوج کی سیاست کے اندر structural مداخلت ہے۔ مشورہ ہو یا decision making وہ الگ چیز ہے، یہ دونوں پہلو ایسے ہیں، اور یہ بات بھی میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے رہے کہ نیشنل سیکورٹی کونسل میں جو صدر کے بارے میں نیا role آ رہا ہے۔ اس میں یہ بات آپ کے سامنے رہنی چاہیے کہ چاروں سروسز کے جو چیف آئیں گے وہ اس کے nominated ہوں گے۔ in discretion قومی اسمبلی کو بھی وہ توڑ سکتا ہے، in discretion صوبائی اسمبلیوں کو بھی تڑوا سکتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک qualitative change واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کی implication سامنے آئے ۔ اس کی implication کے کم از کم پانچ پہلو ایسے ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ پہلی اس کی implication دستور کے بارے میں ہے۔ اس کے لئے دستور نے خاص طور پر آرمی اور صدر کا role متعین کر دیا ہے۔ اب ہم اسے کس طرح change کر رہے ہیں؟

دوسری چیز پارلیمنٹ کی supremacy ہے جو پارلیمانی نظام کی روح ہے۔ اس پر اس کے کیا کیا اثرات پڑ رہے ہیں؟۔ تیسری چیز ملک میں جمہوریت کا فروغ ہے، اس لئے کہ جمہوریت کے معنی یہ ہیں کہ civil authority کی بالا دستی ہو۔ اگر فوج اس میں ایک active participant بن جاتی ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اس سے ملک میں جمہوریت کے فروغ اور جمہوری اداروں کی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ اس کی implications خود فوج کے

لئے کیا ہیں؟ اس لئے کہ فوج سب سے اہم اور نازک ادارہ ہے اور سیکورٹی کا اس سے تعلق ہے۔ اگر ہم فوج کو سیاست میں بلائیں گے تو فوج کا متنازعہ بننا، فوج کے professionalism کا ختم ہونا اور متاثر ہونا اور اس کے نتیجہ کے طور پر ملک کا دفاع متاثر ہونا خود فوج کے لئے کیا implications پیدا کرسکتا ہے؟ پانچواں پہلو یہ ہے کہ اس پوری صورت حال سے پاکستان کا image ساری دنیا میں project ہورہا ہے؟ میں صرف اتنی دعوت دوں گا کہ اس National Security Council کے معاملہ کے آنے کے بعد، حتی کہ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد بھی European Union نے اور دنیا کے تمام اہم اخبارات نے ، amnesty نے ، World Watch نے بلا استثنیٰ کہا ہے ، سب نے یہ کہا ہے کہ فوج کی اس مداخلت سے جمہوریت کا چہرہ پاکستان میں مسخ ہوا ہے ۔ ہم اپنی فوج کے بارے میں Image خراب کر رہے ہیں۔ دستور، پارلیمنٹ کی بالادستی، ملک میں جمہوری نظام کے evolution ، خود فوج کے ادارے کے تحفظ ، پاکستان کے global image کے بارے میں اس کی implications کیا ہیں، اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں اپنی بات اس سے آگے نہیں بڑھاؤں گا۔ اس اصول کی بنیاد پر جو ہم نے آپ سے agree کیا ہے، صرف issue کو raise کرکے میں تقریر کے اپنے حق کو sacrifice کرتا ہوں۔ نام آپ کے پاس ہیں۔ Opposition نے اپنے نام دے دیئے ہیں۔ گورنمنٹ نے بھی دے دیئے ہیں۔اس پر اب بحث ہونی چاہیئے۔ یہ بحث آج شروع ہو جائے اور کل بھی یہ بحث جاری رہے گی۔

Mr. Chairman: Please, speakers should observe the time limits and avoid from the repetition and be to the point. Mr. Muhammad Ali Durrani is the first speaker.

سینیٹر محمد علی درانی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب والا! National Security Council کا Bill اس پارلیمنٹ سے پاس ہو گیا ہے، اس کے بارے میں Opposition کی درخواست پر یہ session بلایا گیا ہے ، اس پر discussion شروع کرتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 15 اگست 1947 کو ہندوستان وجود میں آیا۔ اس کے وجود کے

آنے کے بعد 26 جنوری 1950 کو وہاں کی پارلیمنٹ نے ایک آئین بھارت میں لاگو کیا اور بھارت ایک جمہوری راستے پر چل پڑا۔ اس سے ایک دن پہلے 14 اگست 1947 کو پاکستان وجود میں آیا۔ سیاسی عمل کے نتیجہ میں وجود میں آنے والا یہ ملک unfortunately جمہوریت کے راستے پر چلنے کی بجائے محلاتی سازشوں، الیکشن سے فرار اور ذاتی مفادات کی جدوجہد کی نذر ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں ہم نے یہ دیکھا کہ 1958 تک جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی ہوگئیں اور ملک میں مارشل لاء لگ گیا۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ فوج بھارت میں بھی تھی اور سیاست دان بھارت میں بھی تھے۔ فوج پاکستان میں بھی تھی اور سیاست دان پاکستان میں بھی تھے۔ انگریز نے اقتدار فوج کے حوالے نہیں کیا تھا بلکہ سیاست دانوں کے حوالے کیا تھا اور پاکستان میں بھی اقتدار انگریزوں نے سیاست دانوں کے حوالے کیا تھا۔ اگر اس تاریخ کو دیکھیں تو میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہمیں اس انداز سے سوچنا چاہیے کہ یہ سب کچھ کیوں ہوا اور اس کا ذمہ دار کون ہے۔

وہ ایک شعر ہے کہ

تو ادھر ادھر کی نہ بات کر

یہ بتا کہ کارواں کیوں لٹا

مجھے راہزنوں سے غرض نہیں

تیری راہبری کا سوال ہے

جناب چیئرمین! issue یہ ہے کہ اس ملک کو جو کہ ایک جمہوری عمل کے نتیجہ میں بنا اور اس کا اقتدار جمہوری افراد کے ہاتھ میں منتقل ہوا لیکن یہ جمہوری راستے پر نہیں چل سکا اور اس کے بعد ۲۶ سال کا سفر ہمیں طے کرنا پڑا ۱۹۷۳ء تک اور اس راستے میں ہمیں مشرقی پاکستان کو کھونا پڑا اور پھر ہم ایک متفقہ دستور تک پہنچے اور اس متفقہ دستور تک پہنچنے کے فوراً بعد ہی اس متفقہ دستور کے لاگو ہوتے ہی اس ملک میں ایمرجنسی لگا دی گئی اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے اسی دستور کے اندر ترمیمات کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور صرف چار سال ایک ماہ اور چار دن کی دستوری حکومت کے اندر دستور میں ۵۴ ترمیمیں کی گئیں اور پھر ہم نے دیکھا کہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو ایک مرتبہ پھر اس ملک کے اندر مارشل لاء لگ گیا اور اس مارشل لاء کو لگانے کے لیے بعض سیاستدانوں نے فوج کو خطوط بھی لکھے ۔ اس کے بعد پھر یہ عمل چلتا رہا اور میں بات کو مختصر

کرتے ہوئے آگے بڑھوں گا ۔ ۱۹۸۵ء میں ہم نے دیکھا کہ اس ملک میں دوبارہ الیکشن ہوئے اور اس ملک کے اندر ایک منتخب حکومت آئی لیکن اس مرتبہ دستور کے اندر (b)(2) 58 کا اضافہ کیا گیا اس کے نتیجے میں صدر کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کسی مخصوص حالات کے اندر اسمبلی اور حکومت کو ختم کر سکتا ہے اور اسی صورت میں ہم نے دیکھا کہ اس (b)(2)58 کے ساتھ پاکستان کی تاریخ کا سب بڑا جمہوری دور جو ۱۴ سال پر محیط تھا وہ ہم نے دیکھا لیکن اس کے ساتھ ہی ۱۹۹۷ء میں جب 58 (2) (b) کو ختم کیا گیا تو ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ۱۹۹۹ء میں اس ملک کے اندر دوبارہ فوج اقتدار میں آ گئی ۔ ۸۸ ' ۹۰ ' ۹۳ ' ۹۶ ' ہر مرتبہ جب صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے تو اپوزیشن لانگ مارچوں اور دھرنوں پر نکل آئی ۔ صدر اور وزیر اعظم خنجر بکف نظر آئے اور ڈائیلاگ کی جگہ dead lock نے لے لی اور جب بھی اس ملک کے اندر dead lock پیدا ہوا ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اس dead lock کی جو گرفت تھی اس کے اندر اپوزیشن نے اس دباؤ کے اندر تیل چھڑکنے کا کام کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ منتخب اسمبلیوں اور منتخب حکومت کی قیمت کے اوپر ہم نے اس ملک کے اندر جمہوریت کو بچایا ۔ ہر مرتبہ جب بھی اس ملک کے اندر جمہوریت کو مشکل دور کا سامنا کرنا پڑا تو اس کے نتیجے میں ہم نے دیکھا کہ جمہوریت کو ہم نے جمہوری اداروں کی قیمت پر بچایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک وہ نکتہ ہے جس کے اوپر تاریخ کے پس منظر میں ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے اور اگر ہم غور کریں تو ہم اس نتیجے تک پہنچتے ہیں کہ قوموں کو اپنی تاریخ سے سبق سیکھتے ہوئے آگے بڑھنے کے راستے اور صورتیں نکالنی چاہیئں اور اسی صورت کو آج ہم نے NSC کے ادارے کی صورت میں نکالا ہے ۔ اس کا مقصد یقیناً یہ ہے کہ آئندہ فوجی مداخلت کا راستہ روکا جا سکے اور منتخب ادارے اپنی مدت پوری کر سکیں ۔ deadlock سے پہلے ڈائیلاگ شروع ہو سکیں ۔ NSC ایک ایسا ادارہ ہے جس میں اپوزیشن، حکومت ، صوبوں ، پارلیمنٹ اور فوج کی نمائندگی موجود ہے اور ان نمائندوں کی موجودگی میں مشاورتی ادارہ یقیناً bulldoze کرنے کا ادارہ نہیں ہوگا بلکہ اتفاق رائے پیدا کرنے کا ادارہ ہوگا اور NSC کو جمہوریت کو بچانے کے لیے منتخب اداروں اور حکومت کی قربانی دینی پڑے گی بلکہ مہذب معاشروں کی طرح اختلاف رائے کو قربان کرنا ہوگا ۔ دیکھیں ہم نے ہمیشہ جمہوری اداروں اور حکومت کی قیمت کے اوپر اس ملک میں جمہوریت کو بچایا ۔ہم اگر اپنے اختلاف رائے کی قربانی کے اوپر اگر جمہوریت کو بچانے کا اور

حکومت کو بچانے کا کوئی راستہ نکال لیں تو کیا یہ وقت کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس وقت یہ جو ادارہ ہے یہ یقیناً اختلاف رائے کو پیچھے چھوڑ کر اتفاق رائے کو لانے میں اہم کردار ادا کرے گا اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کی موجودگی کے اندر deadlock کی صورت میں اس ملک کی تاریخ میں محلاتی سازشوں کا ایک دروازہ کھلتا رہا ہے اور اس کے اندر جلد اقتدار میں پہنچنے کی جستجو میں بیٹھے ہوئے بظاہر اپوزیشن میں بیٹھنے والے کردار جو ہیں وہ محلاتی سازشوں کے ساتھ پانچ سال کی بجائے دو سال کے بعد اقتدار میں آنے کے جو راستے ملی بھگت سے نکالتے رہے ہیں اس راستے کو روکنے کے لیے ہم ایک ایسے ادارے کو وجود میں لائیں گے جس میں چور دروازے سے اقتدار میں پہنچنے کے بجائے discussion کے ذریعے issues کو expose کرکے ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔اس میں ایک اور چیز جو بہت اہم ہے ۔ اس ادارے کے سلسلے میں وہ یہ ہے کہ اس ادارے سے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اپوزیشن کو حکومتی امور میں direct مشاورت اور تنازعات کو حل کرنے میں شریک کیا گیا ہے اور یہ شراکت کسی نچلی سطح کی نہیں ہے' کسی ایسے فورم کی نہیں ہے جس میں obviously Opposition کو موجود ہونا ہوتا ہے یہ ایک ایسے فورم میں ان کی موجودگی ہے جوکہ discretion کے ساتھ بنایا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اپوزیشن کو اس میں induct کرنے سے یقیناً یہی مراد ہے کہ اس ادارے کو سازش کے لئے نہیں ' اس ادارے کو جمہوری اداروں پر مسلط کرنے کے لئے نہیں بلکہ پاکستان کے مخصوص حالات کے اندر جمہوریت کے استحکام کے لئے بنایا گیا ہے ۔

یہاں یہ بھی کہا گیا کہ صدر کا roleجو ہے' وہ role جو پاکستان کے دستور کے اندر دیا گیا ہے وہ اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس قسم کے کسی ادارے کو head کرے۔ میں اس point سے disagree کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ جب آپ کا دستور اور آپ کی دو تہائی اکثریت صدر کو (b) (2) 58استعمال کرنے کا حق دے دیتی ہےتو اس کے بعد یہ صورت یقینی طور پر بدل جاتی ہے اور یہ ایک logical argument ہے کہ جب آپ صدر کو یہ اختیار دیتے ہیں ' یہ اختیار وزیر اعظم کے پاس تو ہمیشہ رہا ہے کہ وہ جب چاہےپارلیمنٹ کو توڑ سکتا ہےلیکن یہ اختیار جب آپ نے پاکستان کے مخصوص حالات کے اندر صدر کو دیا تو اس کے بعد اگر صدر خود اس چیز کو invite کرتا ہے کہ ایسا فورم جس کے اندر وزیر اعظم اور صدر یا منتخب اداروں اور صدر

کے درمیان پیدا ہونے والا کوئی conflict openly discuss ہو سکے اور اپوزیشن کی موجودگی میں ہو سکے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایک ایسا اقدام ہے جس کے لئے جواز موجود نہ ہو۔ اور میں یہ بھی کہوں گا کہ اس میں اپوزیشن کی موجودگی اس چیز کی demand کرتی ہے کہ اپوزیشن بھی اپنے آپ کو in order لائے اور order میں لا کر اتفاق کے ساتھ متفقہ طور پر اپنا Opposition Leader Assembly کے اندر مقرر کرے تاکہ وہ National Security Council میں بیٹھ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ ابھی پچھلے دنوں اس پارلیمنٹ میں ہوا کہ اپوزیشن کے ایک گروپ نے دفتر کے آدھے حصے پر قبضہ کر لیا اور آدھے پر دوسرے نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ ضرورت ہے اپوزیشن کی کہ وہ آگے بڑھ کر اس کے اندر اپنے role کو ادا کرنے کے لئے خود کو تیار کرے، مخالفت برائے مخالفت کی بجائے۔

اس میں اگلا پہلو جو کہ میں سمجھتا ہوں بہت اہم ہے وہ یہ NSC کے ذریعے چاروں صوبوں کو برابری کی بنیاد پر نمائندگی دے کر صوبائی خودمختاری کو نقصان پہنچانے کے راستے ہمیشہ کے لیے بند کر دیئے گئے ہیں اور وہ احساس محرومی جو ہمیشہ صوبوں کے اندر بالخصوص اس صورت میں پیدا ہوتا رہا ہے اور اسفند یار صاحب میرے ساتھ اس بات پر agree کریں گے کہ 1977 سے لے کر 1988, 1990, 1993, 1997 تک جب بھی کسی چھوٹے صوبے میں یا کسی دوسرے صوبے میں اپوزیشن کی حکومت ہوئی اس کو ایک ، ڈیڑھ سال کے اندر اندر منتخب حکومتوں نے ختم کیا اور 1997 میں تو سندھ میں ایک majority حکومت کو توڑ کر اس کی جگہ ایک Advisor کو حکمران بنا دیا گیا اور 1977 میں سرحد اور بلوچستان میں کیا ہوا، وہ آپ خود جانتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایت جس میں صوبوں کو کہیں بھی بولنے کا حق نہ ہو۔ اس وقت بھی دو صوبوں میں مخلوط حکومت ہے ۔ صوبہ سرحد کے اندر اپوزیشن کی حکومت ہے اور صوبہ بلوچستان کے اندر مخلوط حکومت ہے لیکن ان کے نمائندوں کو اگر اس فورم میں welcome کیا جا رہا ہے تو کیا اس کی intention کو ظاہر نہیں کرتا کہ بنانے والوں کی intentions کیا ہیں، ان کی intentions mala fide ہوتیں تو اس قسم کے ادارے بنائے جاتے؟

اس سے آگے بڑھتے ہوئے میں یہ بھی کہوں گا کہ NSC جو ایک مشاورتی ادارہ ہے اور اس کا بنیادی concept یہ تھا کہ اس کو آئینی ترمیم کے ذریعے بنایا جائے گا۔ اپوزیشن نے اس

پر اعتراض کیا اور اپوزیشن کی رائے کا احترام کرتے ہوئے موجودہ حکومت نے اس کو Act of Parliament کے ذریعے بنانے کا فیصلہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خود اس چیز کا indicator ہے کہ یہاں bulldoze کرنے کے concept exist نہیں کرتے بلکہ یہاں پر issues کے اوپر dialogue کے ذریعے اپنے موقف سے پیچھے ہٹتے ہوئے، اپوزیشن کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے، پاکستان کی بہتری، پاکستان کی فلاح اور اس ملک میں جمہوریت کے استحکام کے لئے یہ فضا پیدا کی گئی ہے جس کے نتیجے میں آپ اگر دیکھیں تو آپ یہ حق حکومت سے اس کی سادہ اکثریت کی وجہ سے کہ وہ قانون سازی نہ کرے، یہ آپ کیسے چھین سکتے ہیں۔ اگر یہ حق حکومت کے پاس موجود ہے جو کہ آپ نے خود دیا ہے جو جمہوری روایت نے دیا ہے کہ حکومت قانون سازی کر سکتی ہے سادہ اکثریت سے اور اگر ہم قانون سازی کرکے یہ National Security Council form کرتے ہیں۔ آپ جب حکومت میں آئیں گے، اگر آپ سوچیں کہ یہ مناسب نہیں ہے تو آپ اسے ختم کر دیں۔ اس میں کون سے ڈر کی اور کون سے خوف کی اور کونسی زیادتی کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعے کونسی جمہوریت کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے اور وہ کونسا ٹارزن ہے جو اس forum میں آ کر آپ کو خوفزدہ کر سکتا ہے اور منتخب اداروں اور Opposition کی قیادت کو خوفزدہ کر سکتا ہے اور اس میں یہ بات کہنا کہ Parliament پر فوجی اقتدار کو مسلط کرنے کی کوشش ہے اور پارلیمانی جمہوریت سے تصادم اور Parliament کا متبادل ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے اگر آپ simply ایک کام کریں کہ یہ جو اس کی پانچویں شق ہے وہ پڑھ لیں کہ کونسل صدر اور حکومت کو قومی سلامتی کے امور بشمول اقتدار اعلیٰ، سالمیت، دفاع، ریاست کا تحفظ، بحران سے نمٹنے کے لئے بطور forum خدمات انجام دے گی۔ ایک ایسا forum جس کا advisory status ہے اور اس کے اندر اگر آپ نے national security کی بات کرنی ہے اور اس میں آپ فوجی کی موجودگی سے، اپنی ہی فوج کی موجودگی سے، اپنے ہی جنرل سے جو کہ یقیناً آپ میں سے اکثر لوگوں سے ان کا جو status ہے اور ان کی جو---- مطلب ہے وہ آپ کے ماتحت حیثیت میں وہاں بیٹھے ہوں گے۔ ان سے اس قدر خوف کھانا کہ جیسے کہ وہ کسی بہت بڑی super power کے Generals آ کر بیٹھ گئے، خدا نخواستہ کل اگر Opposition کو کسی بین الاقوامی طاقت کے کسی جنرل سے بات کرنی پڑی وہ تو وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ یہ

اپنے Generals جو ہیں ان کی موجودگی اتنی خوفزدہ کر دیتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں Parliament ان کی supremacy میں آجائے گی---

(Interruption)

Mr. Chairman: Silent please.

سینیٹر محمد علی درانی: دوسری چیز، میں یقیناً یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو اپنے ماضی کے argument پر اب ہنسی آ رہی ہو گی اور آپ زور سے ہنسیں۔ کیوں کہ جب کوئی چیزیں expose ہو جاتی ہیں------- اور اس کے بعد میں ایک اور نکتہ اس میں جو Parliament کی supremacy یقینی بناتا ہے وہ یہ ہے کہ third جو point ہے کونسل کے فرائض کا کہ کونسل قومی اہمیت کے کسی بھی مذکورہ مسئلے پر کوئی تجویز جو عمل در آمد کی متقاضی ہو، مناسب کارروائی کے لئے قومی اسمبلی یا سینیٹ کے سپرد کرے گی ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بھی action related activity ہو گی تو پھر آپ کے پاس آئے گی۔ پھر اس صورت کے اندر جب کہ یہ چیز اتنی clarity سے identify کر دی ہے کہ وہ ادارہ صرف اور صرف مشاورتی ادارہ ہے اور کسی بھی action پر عمل کرنے یا نہ کرنے اختیار پارلیمنٹ کے پاس ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی قباحت ہے ۔ اس میں ایک مثال ترکی کی دی گئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ طیب اردگان کی حکومت نے دو تہائی اکثریت سے ترمیم کر کے NSC کے role پر کاٹ لگا دی اور اب ان کے پاس کوئی انتظامی اختیار باقی نہیں رہا۔ یہ Opposition کی طرف سے logic دیا گیا، میں اس logic پر welcome کرتا ہوں حضور، آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی Security Council کے پاس پہلے ہی ایسا کوئی اختیار نہیں ہے کہ جس میں وہ کسی action کو کر سکتی ہے۔ پہلے ہی اس کا status، advisory status ہے اور اس میں میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ Generals کی موجودگی اس forum کے اندر ہے اس سے مستقبل کی جمہوریت اور مستقبل کے جو جمہوری ادارے ہیں ان کے استحکام کے اوپر یا ان کی حیثیت کے اوپر کوئی فرق آئے گا، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو راستہ میں ہمیشہ بتاتا آیا ہوں وہی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ جب سیاسی پارٹیوں میں خاندانی آمریت ختم ہو جائے گی اور

جب سیاسی پارٹیوں میں شخصی مارشل لا ختم ہو جائے گا اور جب ہمارے سیاسی قائدین کے دلوں میں شہنشاہ اور بادشاہ بننے کے خواب ختم ہو جائیں اور جب منتخب حکومتیں حقیقی معنوں میں جمہوری حکومتیں بن جائیں گی اور جب حکمرانوں کے ساتھ ساتھ عوام بھی خوشحال ہو گی اور جب عدالتوں سے نظریہ ضرورت نہیں بلکہ نظریہ انصاف نکلے گا اس وقت میں یہ یقینی طور پر سمجھتا ہوں کہ ہمارے سیاست دان جو ہیں وہ اپنی فوج کے جرنیلوں سے نہیں ڈریں گے بلکہ اپنی عوام اور اپنے خدا سے ڈریں گے۔۔۔

یہ ایک سجدہ ہے جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

آپ کا وہ سجدہ ہے جس کو کہ ہم نے عوام کے مفادات، عوام کی محبت، عوام کے معاشی استحکام اور عوام کا وہ مقام جو انہیں ملنا چاہیے، عوام کو وہ انصاف جو انہیں ملنا چاہیے اور معاشرے میں وہ انصاف جو عوام اور صوبوں اور تمام علاقوں کو ملنا چاہیے وہ نہ دے کر ہم نے اس ملک کے اندر ایک ایسا vaccum پیدا کیا ہے جس میں ہم خود اپنے آپ کو بے وزن محسوس کرتے ہیں اور ہر چلتی ہوئی چیز سے ہمیں خوف آتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی میں اپنی بات کو conclude کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ جناب یہ جتنے بھی خدشات نیشنل سیکورٹی کونسل کے بارے میں ہیں جن میں پارلیمنٹ کے نظام کے برعکس صدر کا role وغیرہ جہاں تک پارلیمنٹ کی supremacy کا issue ہے، جمہوریت کی بالادستی اور فروغ اور فوج کا سیکورٹی سے تعلق یہ سب argument جو ہیں یہ basically کسی argument کی support میں آتے ہیں اور میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس argument کے back کے اوپر یقینی طور پر آپ کی سیاسی تاریخ گواہ ہے۔ اگر آپ اس سیاسی تاریخ سے سبق سیکھنا چاہتے ہیں تو اس وقت آپ کو آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں خوش ہوتا اگر آپ نے session call کرکے کوئی ترمیم دی ہوتی، آپ نے کوئی بہتری کی صورت بنائی ہوتی۔ آپ نے 58(2)(b) ختم کی، دوسال میں آپ حکومت ختم کرکے بیٹھ گئے اور آپ خود جلسے جلوس نکال رہے تھے اور جب فوج آ رہی تھی تو آپ خود ہی welcome کر رہے تھے۔ جب بھی اس ملک میں فوج آتی ہے خود سیاستدان اس کو welcome کرتے ہیں اور جب فوج کے آئندہ کے راستے

روکنے کے لئے کوئی رابطہ 58(2)(b) نکالا تو وہ بھی ایک فوجی ہی نے نکالا ۔ کاش ! کہ ہم خود اتنے developed ہوتے' اتنے باشعور اور سیاسی ہوتے اور اپنے فیصلے خود کرتے سانپ گزرنے کے بعد اس کی لکیر پیٹنے کے بجائے اپنے راستے اور اپنی منزل کا تعین کرسکتے ۔ یہ باتیں میں کہنا چاہوں گا اور آخر میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ جو کچھ میں نے کہا یہ یقینی طور پر میرے اپنے دل اور ضمیر کی آواز ہے ۔ اس کے بارے میں میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر آپ بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے اور ضمیر کو سامنے رکھ کر پوچھیں تو آپ بھی یہ بات ضرور کہیں گے کہ اس ملک میں کچھ تبدیلیوں کی ضرورت ہے ۔ اب اس ملک کو اسی pattern کے اوپر جس pattern کے اوپر آپ چار مارشل لاء لگوا کے بیٹھے ہوئے ہیں' اس pattern کے اوپر مارشل لاؤں سے نہیں بچایا جا سکتا ۔ اب ضرورت اس چیز کی ہے کہ فوج کی limits متعین کی جائیں اور ایسے راستے نکالے جائیں کہ آگے چل کر اس ملک کو صحیح معنوں میں جمہوری بنائیں ، وہ جمہوریت جو عوام کے لئے ہو ، وڈیروں' جاگیرداروں' سرمایہ داروں اور پیسے کے سر پر سیاست کرنے والوں کے لئے نہ ہو' اس کی طرف ہم آئیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مولانا گل نصیب خان ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: وہ نہیں ہیں کل بولیں گے ۔ جناب چیئرمین ! آپ نے پندرہ منٹ ہر مقرر کے لئے رکھے ہیں لیکن یہ بیس سے زیادہ منٹ بولے ہیں ۔

جناب چیئرمین: نہیں سولہ منٹ ہوئے ہیں ۔ پروفیسر غفور صاحب بولنا چاہیں گے ؟

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب ' کل بولوں گا ۔

جناب چیئرمین: رحمت اللہ کاکڑ صاحب آپ بولنا چاہیں گے ؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: شکریہ جناب چیئرمین ! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے جیسے ترتیب وار فہرست دی گئی ہے اسی حساب سے چل رہا ہوں ۔ میں نے نام نہیں لکھے ہیں ۔ آپ خود اگر آپس میں coordination نہیں کرسکتے ہیں تو

میں کیا کروں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ جیسے میرے پاس آئے، میں اسی حساب سے چل رہا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I agree but this is the order. The other names before you also in this have been......

(interruption)

Mr. Chairman: Which is the first name that you are giving. For that side is with me. Saadia Abbasi, after government and MMA is here. I am going on that order.

اسفند یار کا نام چار نمبر پر آپ نے دیا تھا۔ پہلے بولنا چاہیں تو بول لیں۔ مجھے اعتراض نہیں ہے۔ جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین! اگر اسفند یار صاحب بولنا چاہتے ہیں تو وہ بول لیں میں بعد میں بول لوں گا۔

جناب چیئرمین: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بول لیں۔ جی اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی: جناب چیئرمین! میں اپنے سب ساتھیوں کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے out of turn بولنے کا موقع دیا۔ میں بھی حقیقتاً یہ کہوں جناب چیئرمین! میں شروع ہی سے کہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں میں اپنے دل کی آواز کہہ رہا ہوں۔ کسی اور His----- master's voice نہیں اپنے ضمیر کی آواز ہے اپنے دل کی آواز ہے، ایک عجیب سا مسئلہ وہاں سے اٹھا کہ گھر کو چور سے بچانے کے لئے گھر کی چابی آپ چور کے حوالے کر دو، بس گھر چور سے بچ گیا جی۔ اب یہ کیسا اصول ہے جو میرے جیسے سادے پٹھان کو جناب سمجھ میں نہیں آتا۔ Mr. Chairman, the Constitution is absolutely clear, we have constitutional experts sitting here

میں تو constitutional expert نہیں، بھنڈر صاحب بھی بیٹھے ہیں ، وسیم سجاد صاحب بھی بیٹھے ہیں، according to Article 245, what is the role that has been assigned to the Armed Forces. No.1, it has to defend Pakistan against aggression. No. 2 , if there is a threat of war, the Army has a role to play and No.3, in the aid of civil law period, اس کے آگے کچھ نہیں ۔ آج ہم اٹھ کر کہتے ہیں کہ ہم نے یہ سب کچھ مارشل لاء سے بچنے کے لئے کیا ۔ فوج کو ایک permanent role اس ملک کی administrationاور political set up میں دے کر ایک مستقل مارشل لاء کے نیچے جا کر ہم بیٹھ گئے اور کہتے ہیں کہ اس ملک میں دوبارہ مارشل لاءنہیں آئے گا ۔

جناب چیئرمین ! یہاں یہ arguments بھی آئے کہ process کو بچانے کے لئے یہ ضروری تھا ۔ مصلحت سے ہم نے کام لیا ۔ جناب والا! ہمارے نزدیک مصلحت اور بے غیرتی میں بڑا معمولی سا فرق ہے ۔ ایک چیز جو ایک بندے کو مصلحت نظر آتی ہے دوسرے بندے کو شاید وہ بے غیرتی نظر آئے ۔کہتے ہیں کہ صوبائی خودمختاری ensure ہوگی ۔ اگر میرے دوست وہی bill اٹھا کر پڑھیں تو یہ سیکورٹی کونسل یہاں سے directive دے گی provincial governments کو and the provincial governments have to implement those directives. خود ہی جو حصہ انہوں نے پڑھا ، انہوں نے کہا کہ وہ حصے جن کی implementation ضروری ہے وہ حصہ آئے گا۔ یہاں ایک ہاؤس میں یا دوسرے ہاؤس میں، only the implementation part, we are there just to implement the decisions that are taken up here. جناب چیئرمین ! جو جرنیلوں سے ڈرنے کی بات ہے ، میں یہ واضح کردوں اور پوری دنیا کو پتا ہے کہ کون جرنیلوں سے کتنا ڈرتا ہے اور کون نہیں ڈرتا ۔نہ کبھی کسی جرنیل سے ڈرے ہیں نہ ہی انشا اللہ تعالیٰ جب تک زندہ ہیں کسی جرنیل سے ڈریں گے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر اسفندیار ولی : جناب والا! کہتے ہیں کہ سیاست دان دعوت دیتے ہیں ۔ آپس میں بیٹھ کر پہلے اپنی بات تو ایک کریں ۔ جنرل صاحب خود کہتے ہیں کہ میری dismissalہوئی،

مجھے hijack کیا گیا اس وجہ سے I took over. میں بھی اس زمانے میں Member of Parliament تھا ۔ I was a part of GDA, we were in the Opposition لیکن نہ کہیں لاٹھی چارج ہوا ' نہ کہیں tear gas چلی ۔ وہ تو خود جنرل صاحب کہتے ہیں کہ hijack کرنے کے نتیجے میں ہم نے یہ سب کچھ کیا۔

جناب چیئرمین! آج وہ لوگ جو کل ویسے ہی ڈیسک بجا رہے تھے جب ہم نے یہاں 13th Amendment پیش کی ۔ میں وہاں سامنے گیلری میں بیٹھا ہوا تھا۔ I was a spectator, I was not a member of the Senate but people who voted unanimously to finish and abolish 58(2)(b), I am very sorry to say those are the same people who today are beating the desk کہ 58(2)(b) واپس آ گئی ۔

(شیم شیم کی آوازیں)

سینیٹر اسفندیار ولی: کہاں گئی ان لوگوں کی priorities, were they wrong yesterday or they are wrong today? ہمیں کیوں طعنے دیتے ہیں ۔ ہم نے کل بھی 58(2)(b) کی مخالفت کی، ہم آج بھی اس کی مخالفت کرتے ہیں اور ہم کل بھی انشاللہ کرتے رہیں گے because according to us the will of the people of Pakistan is supreme. No one person has the right to overrule the will of the people of Pakistan. اس constitution میں یہی لکھا ہے ۔ greatest power lies with the people of Pakistan and the people of Pakistan bring their own people in to power and they form governments. اب اسی اکثریت کے فیصلے پر ایک بندے کو تم اختیار دے دو ' ایک جنبش قلم سے اس پوری رائے کو آپ ختم کردو ' how do you welcome it. بڑے معصوم ہو کر کہتے ہیں کہ اپوزیشن کی demand پر ہم اس کو as amendment to the Constitution نہیں لائے as an act لائے ہیں ۔ اگر یہ لوگ آپ سے تعاون نہ کرتے تو کیا آپ لا سکتے تھے یہ constitutional amendment. آپ کی مجبوری تھی کہ آپ نے ان کی ایک ترمیم مانی ۔ احسان ان کا مانیں 'اپنا کسی پر نہ جتائیں۔ اگر یہ آپ

سے cooperate نہ کرتے تو آپ یہ as a Constitutional amendment نہیں کر سکتے تھے۔ And it is in their foot and their foot down, that you brought it as a Bill of Parliament, not as a constitutional ammendment.

Magnanimity کی بات آپ کرتے ہیں۔ Opposition کو magnanimity کی بات نہ سناؤ۔ Magnanimous ہونا ہے تو اس ملک کے majority نے ہونا ہے۔ Magnanimous ہونا ہے تو اس ملک کے Powerful نے ہونا ہے۔ Magnanimous ہونا ہے تو اس ملک کی government نے ہونا ہے۔ Opposition کیا magnanimous ہوگی؟ آپ لوگوں نے magnanimous ہونا ہے اور وہ magnanimity جس طریقے سے ہم نے دیکھی پچھلے ۱۴ سال سے۔ جناب چیئرمین! I am sorry. آج اگر ہم اٹھ کر کہتے ہیں تو ایک بات ہوتی ہے۔ مگر جنرل پرویز مشرف اٹھ کر کہتا ہے ایک ایسی کانفرنس میں، جو international conference ہو، جہاں نہ corruption ہے اور نہ NAB کی کارروائی discuss ہو رہی ہے اس میں جنرل پرویز مشرف خود اٹھ کر کہتا ہے کہ The corrupts have come back into the Government. پوچھا تھا کسی نے بھی نہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ جنرلوں سے ڈرنے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ the advice of the powerful is always an order. Idealism اپنی جگہ پر۔ I know my friend across the isle is an idealist. Idealism اپنی جگہ پر، ground realities اپنی جگہ پر۔ سامنے ۴، ۵ جنرل بیٹھے ہوں کس میں اتنی ہمت ہوتی ہے اور جب یہ بھی پتا ہے کہ 58 (2) (b) کی تلوار بھی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بعد کونسا Prime Minister یا کونسا Chief Minister اٹھ کر he will say "No, I will not listen to this. I wish it was like that". I wish people were as brave as my friend across the isle would want me to believe it but cannot be so. Ground realities پر آؤ idealism چھوڑیں۔

آئین میں نہ President کے اختیارات میں یہ ہے جیسے پروفیسر صاحب نے کہا اور نہ آرمی کا role جو آئین نے دیا ہے وہ ہے۔ اس میں کچھ اس قسم کی چیز ہے۔ I don't know لیکن how does the Government plan to make two parallels to each other?.

میں اتنا کہہ دوں۔ جناب چیئرمین! کہا گیا ہے یہ کہ کل اگر آپ کی حکومت آئی تو آپ اسے ختم کر دیں۔ جناب! ANP تو چھوٹی سی پارٹی ہے، ہم تو تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کبھی ہماری اپنی government آئے لیکن you can take it in writing, the next government that comes, the NSC will just not be there. That will be the first step of the government, if it is a democratically elected government to finish up the NSC.

جناب چیئرمین! اس ملک نے تو چار مارشل لاء کو دیکھ لیا۔ وہ طعنہ تو سیاستدانوں کو ملتا ہے۔ لیکن آج میں بڑے افسوس سے کہتا ہوں پارلیمنٹ خود بیٹھ کر it cuts off this hands, it is handing over the powers that it has, to a body that is not a part and parcel of Parliament. Where Parliament will only be there to implement that. It wishes. For God's sake, have pity on the people of Pakistan, have pity on this Parliament. یہ دائمی مارشل لاء جو آپ نے لگایا ہے۔ خدا کے لئے اس کے consequences پر ذرا سوچیں۔ اس ملک کے اوپر اس کے consequences اچھے نہیں ہوں گے۔ That is all I had to say, Mr. Chairman. Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Rehmatullah Kakar.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! NSC کا concept کوئی نیا نہیں ہے، یہ 1947 میں پہلی بار USA میں introduce کرایا گیا۔ 1962 میں یہ ترکی میں introduce ہوا۔ NSC پر بہت سارے حضرات اپنے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں۔ پروفیسر خورشید صاحب، رضا ربانی، ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب اور اب جناب اسفند یار خان نے اس پر اچھی روشنی ڈالی ہے، میں appreciate کرتا ہوں۔ میں صرف چند legal aspects پر گزارشات کروں گا، جو میرے دوست نہیں کہہ سکے، وہ میں عرض کروں گا۔ انصاف کی دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ کوئی شخص اپنے cause کا جج نہیں ہوا کرتا، یہی ہم سنتے اور دیکھتے آئے ہیں۔ جب ہم Section-4 میں NSC کی composition پر نظر ڈالتے ہیں تو President, Prime

Minister, Chairman Senate اور Speaker National Assembly ہیں - بدقسمتی سے
جب یہ دونوں bills ایوان میں پیش ہوئے تو National Assembly میں Speaker
National Assembly نے اس کو Chair کیا اور یہاں آپ جناب نے Chair کیا چونکہ
آپ دونوں حضرات benificiary تھے۔ لہذا' ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا جوکہ ہوا۔ عدالتی اور انتظامی
افسران کے بارے میں ہم یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ انصاف نہیں کرتے لیکن اس بالاتر ادارے
میں جو ملک کا سب سے بالاتر ادارہ ہے' ایسا کیوں ہوا؟ یہ وقت بھی گزر گیا۔ ہم جب Section-3
میں management crisis پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے اس ٹوٹے پھوٹے knowledge کے
مطابق dictionary یا دیگر قانونی کتب کو consult کرنے کے بعد اس کا مطلب تو سمجھ میں
نہیں آیا البتہ پہلی مرتبہ اس کا مطلب اس وقت سمجھ میں آیا جب شیر پنجاب جناب پرویز الہیٰ
صاحب نے اس ملک کو ہلا کر رکھ دیا کہ جی ہم باقی صوبوں کو گندم نہیں دیں گے۔ سندھ کا
reaction آیا کہ ہماری port بند ہو گی' سرحد نے بجلی بند کرنے کی دھمکی دی اور بلوچستان
سے gas supply بند ہونے کی دھمکی آئی لیکن ان کو بزرگوں کی سرپرستی حاصل ہے' اس لئے
ان کی ان باتوں سے درگزر کیا گیا۔ Section-3 میں management crisis کے الفاظ سمجھنے کا
مطلب یہ ہے کہ NSC کے ذریعے پارلیمنٹ کو نظر انداز کیا جائے' management crisis پیدا
کیا جائے اور اسی crisis کو حل کیا جائے۔ پاکستان میں NSC کا concept کوئی نیا نہیں ہے'
جنرل ضیاء الحق صاحب نے 17 مارچ 1985 میں ایک صدارتی فرمان 14/85 کے ذریعے متعارف
کرایا' اس کو revival of Constitution کا نام بھی دیا گیا۔ اس کے صرف دو حصے تھے' آپ
ملاحظہ فرما سکتے ہیں' PLD 1985 page 303 جنرل ضیاء الحق لاکھ کوششوں کے باوجود اس کوشش
میں کامیاب نہ ہوئے۔ 30th September 85 کو جب آٹھویں ترمیم کا Bill پیش کیا گیا تو
Article-152(A) اس کا حصہ نہیں تھا اور اس کو omit کیا گیا۔ یعنی اس وقت کی کمزور غیر
جماعتی پارلیمنٹ نے بھی National Security Council قبول نہیں کیا اور ایک بالائی ادارے
کو اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیا۔ اس کے بعد 1997میں Caretaker Government ایک اور
attempt ہوئی۔ اس دفعہ انہوں نے 1973 کے Rules of Business میں ترمیم کی۔ ایک نئی
دفعہ 20(A) کے ذریعے National Security Council کو Rules of Business کا حصہ

بنایا' اس کا نام Council for Defence and National Security رکھا گیا۔ یہ وہی Council ہے جس کا ذکر ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب نے اپنی speech میں کیا۔ یہ Council ایک notification کے ذریعے قائم کی گئی تھی' اسے لاہور High Court میں challenge کیا گیا' تنویر اے قریشی بنام صدر پاکستان, PLD 1997, Lahore page 263 جب یہ challenge ہوئی تو عدالت عالیہ میں حکومت نے تحریری جواب دیتے ہوئے بتایا کہ اس Council کی recommendations کا کوئی binding effect نہیں ہو گا۔ عدالت عالیہ نے اس جواب اور Government کی undertaking کو مدنظر رکھتے ہوئے' اس Security Council کے notification کو maintain کیا۔ جناب خالد رانجھا صاحب نے اپنی تقریر کے دوران یہ impression دیا کہ وہ notification intact ہے اور عدالت بھی چونکہ اس کو maintain کر چکی ہے لہذا NSC کے قیام میں کوئی harm نہیں۔ جناب! یہ 1997ء والا Notification ' SRO No. 8221/2002 سے تبدیل ہو چکا ہے اور موجودہ دفعہ (A)20 کے الفاظ وہ نہیں ہیں۔

اب مشرف صاحب کے دور میں چار مرتبہ NSC: پر legislation ہو چکی ہے۔ پہلا SRO No. 8221/2000 dated ' دوسرا بدنام زمانہ LFO ہے' تیسرا NSC order 2001ء اور چوتھا موجودہ Bill ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر ان چاروں Bills کو ایک جگہ کر کے پڑھا جائے تو یہ آپس میں نہیں ملتے۔ یہی حکومت ایک ہے' ان کے points بھی ایک ہیں۔ Treasury side سے دو speakers آئے' جناب وسیم سجاد صاحب نے فرمایا کہ NSC آئین سے متصادم نہیں' اگر خدانخواستہ متصادم ہو تو کوئی بھی عدالت اسے challenge ہونے پر set aside کرے گی۔

اب میں جناب آپ کی وساطت سے وسیم سجاد صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ عدالت بڑا ادارہ ہے یا یہ پارلیمنٹ اور اس کا یہ ایوان۔ اگر جواب ایوان کے بڑے ہونے کی بابت ہے تو پھر دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ ایوان جو کہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے اس کے حقوق کو کیوں سلب کرایا گیا؟ کل پھر کون سی عدالت ہو گی کہ جو ایک sitting Army General کی موجودگی میں اس عدالت کو اس کا حق دلائے گی؟ انہیں کیا پڑی ہو گی۔ میں Article 240 سے 245 کے الفاظ یا اس حلف کے الفاظ نہیں دہراؤں گا کہ جو Armed Services کے ارکان قسم کھاتے ہوئے لیتے

ہیں کیونکہ اس پر میرے دیگر سینیئر بھائی بول چکے ہیں لیکن میں Section 4(2)&(3) کے الفاظ کی جانب اس معزز ایوان کی توجہ ضرور مبذول کراؤں گا۔ اس کے بعد Section 4 پر چلے جائیے اور اب سوچیئے کہ جنرل صاحب اسمبلیوں کو رخصت کر دیتے ہیں تو 13 افراد کے سیکورٹی کونسل میں کتنے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ by one stroke کتنے لوگ out ہوں گے اور Section 4(3) یہ کہتی ہے کہ کوئی ایک ممبر یا ایک سے زیادہ ممبران کی vacancy خالی بھی ہو تو کونسل کی meeting ہو سکے گی۔ یعنی اس meeting میں جناب صدر صاحب ہوں گے، Army Chief ہوں گے، آپ جناب ہوں گے اور سپیکر نیشنل اسمبلی ہوں گے۔ اس لئے بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ کو اس Bill سے متعلق proceeding کو ہرگز Chair نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اب اس کے بعد Section 4(3) کو آنا چاہیے یعنی اگر ایک دفعہ meeting بلا لی جائے تو کسی ایک یا ایک سے زائد ممبروں کی غیر حاضری کی وجہ سے meeting ملتوی نہیں ہو گی۔اس کے ساتھ ایک بات اور بھی یاد رکھنے کی ہے کہ N.S.C. کے لئے quorum کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یعنی اگر دو ممبر بھی موجود ہوں، ان دو حضرات کا کیا دھرا بھی کونسل کا کیا دھرا ہو گا۔

پھر کونسل کی composition کو دیکھیے۔ صدر صاحب، آرمی چیف اور کچھ سیاستدان اب اگر یہ سیاست دان کسی بھی وجہ سے میٹنگ میں شریک نہیں ہوئے تو فرق کیا پڑے گا۔ جناب حکومتی بنچوں کی طرف سے تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا لیکن اب بھی ہمارے پاس واپسی کا راستہ موجود ہے۔ اس Act کو ختم کر کے ہم اپنے پاؤں پر ماری ہوئی کلہاڑی کے زخم کو مندمل کر سکتے ہیں۔ خدارا! فوج کو سیاسی معاملات میں نہ گھسیٹیں۔ فوج کو سیاسی معاملات میں گھسیٹنے والے، یا ان کو یہ مشورے دینے والے فوج کے خیرخواہ نہیں ہیں۔ فوج کو ہمارے لئے باعث احترام ہی رہنے دیں۔ اگر پھر بھی وہ سیاست کرنے پر بضد ہیں تو ان سے دیگر سیاسی جماعتوں کا سلوک، ایک مخالف سیاسی جماعت ہی کا ہوگا۔ جس پر تنقید بھی ہوگی۔ جن کے لیڈران کرام کو گالیاں بھی پڑیں گی اور وہ سربازار discuss بھی ہونگے۔ فیصلہ مجھے نہیں میرے left hand پر بیٹھے ہوئے حکومتی ارکان کو کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی نگہت آغا صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: جناب چیئرمین! یہ ایک طرف تو فرماتے ہیں کہ ہم جنرل سے نہیں ڈرتے۔ دوسری طرف جنرل I mean فوجی سے کہتے ہیں کہ ان سے وہ خائف ہیں۔ مجھے نہیں سمجھ آتا فوج کوئی aliens ہیں۔ فوج بھی ہم میں سے ہیں، ہمارے ہی بچے، ہمارے ہی بہن بھائی سب فوجی ہیں۔ وہ کوئی aliens نہیں ہیں جو آپ پر آکر تشدد کریں گے یا ظلم کریں گے۔ آپ تو فوج سے ڈرتے نہیں ہیں تو پھر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے کہ کتنے فوجی ہوں، چار فوجی ہوں، یا پانچ فوجی ہوں، کل تیرہ ممبرز ہیں اس میں سے چار یا پانچ فوجی ہونگے تو اس سے فرق پڑنا نہیں چاہیے۔ میرا بیٹا بھی فوج میں ہے، میرا میاں بھی فوج میں ہے، میرے بھائی پوری فیملی فوج میں ہے پھر کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم ہی لوگوں میں سے ہیں، ہمارے ہی بچے ہیں، ہمارے ہی بہن بھائی ہیں۔ کیوں فوج کو ہوآ بنا رہے ہیں بلکہ فوج پر آپ فخر کریں اور ان کو اپنائیں، کوئی وہ aliens نہیں ہیں یہیں کی پیداوار ہیں اور ہمارے ملک کو وہ بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسے ہم سب کر رہے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے بڑی حیرانی آتی ہے۔

N.S.C. کیا چیز ہے۔ N.S.C. ایک consultative body ہے۔ اس کو ہوآ کیوں بنا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ this is the best thing that could have happened for the promotion of democracy and for the stability and continuity of Assembly. یہ میرے opinion ہیں۔ ہم سب کی respect کرتے ہیں، میرے opinion کی بھی respect کی جائے۔ پہلے تو 58(2)(b) and other laws کے اندر کہ President could dissolve the Assembly اب صدر dissolve نہیں کر سکے گا جب تک وہ اس consultative body کے پاس نہیں جائے گا۔ میں تو داد دیتی ہوں پرویز مشرف کو، جس نے صدر ہوتے ہوئے اپنی powers کو خود ختم کیا ہے۔ آج تک کسی صدر نے، یا وزیراعظم نے اپنی powers کو ختم نہیں کیا۔ اس نے اس کو dilute کر دیا ہے۔ میں تو صدر مشرف پر عش عش کر رہی ہوں۔

By introducing this Bill, I think it is a very welcome step. It is going to give impetus to the democratic forces, is going to prolong Assemblies and it will be an improvement of Article 13.(b) of the Constitution which has been incorporated in to the 17th amendment. It does not allow the President to dissolve Assembies. He can not dismiss or remove a Prime Minister without going to consultative body. Another thing that it is very progressive because it is a step in a right direction.

اب آپ دیکھیں کہ صرف چار Heads ہوں گے۔ پہلے جب کسی assembly کو dissolve کرنا ہوتا تھا تو President would only may consult with the C.O.A.S. لیکن اب اسے بارہ اور لوگوں سے consult کرنا پڑے گا - they may not agree آپ کے جو representativesصوبوں سے آئیں گے، آپ ان پر بھروسہ کریں۔ وہ آپ کے ہیں اور وہ آپ ہی کو represent کریں گے - وہ کبھی نہیں مانیں گے کہ کوئی ناجائز فیصلہ کسی صوبہ کے ساتھ ہو۔

آرمی سے چار افراد ہیں اور ہم آٹھ ہیں، ہم لوگ آٹھ ہیں۔ ہم کیسے یہ کریں گے کہ ہمارے خلاف کوئی فیصلہ ہو - آپ کو اپنے آپ پر اس لحاظ سے اعتبار ہونا چاہیے جو کہ I hope you have- اس کے علاوہ انہوں نے even C.O.A.S کی powers بھی اس Body کی وجہ سے decrease کر دی ہیں۔ جو Chief of Staff ہیں، Army کے various Heads ہیں، ان کی powers بھی decrease ہو گئیں ہیں اور کن کن افراد کی powers increase ہوئی ہیں؟ وہ ہیں Chief Ministers، ان کی powers بہت increase ہوئی ہیں کیونکہ ان کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جائے گا۔ ان کو directive تو دے ہی نہیں سکتے ہیں - اس لئے کہ وہ part of this Consultative Body ہوں گے۔

اس کے علاوہ جتنی بھی discretionary powers ہیں وہ President نے shed کر دی ہیں اور ساری powers کن افراد میں آگئی ہیں؟ وہ ہم لوگوں میں آ گئی ہیں۔ ہم میں اس چیز کا شعور ہونا چاہیے کہ ہم ان powers کو کس طرح سے use کریں گے۔ NSC کے بارے

میں بہت سارے اعتراضات سامنے آئے ہیں۔ جیسے یہ Bill ایک منٹ میں پاس ہو گیا ہے۔ یہ ہوگیا ہے اور وہ ہو گیا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ اس پر discussion آٹھ گھنٹے چلی ہے اور اس discussion میں زیادہ حصہ Opposition نے لیا ہے۔ مجھے تو اپنے چیئرمین صاحب سے شکوہ ہے کہ ہمیں تو اس پر زیادہ وقت بولنے کے لئے نہیں دیا بلکہ انہیں دیا ۔ 90% of the time Opposition نے لیا ہے۔ ہمیں صرف اس کا 10% time ملا ہے۔ آپ اس وقت اس میں amendment لا سکتے تھے۔ بجائے اس کے کہ آپ ایک destructive policy اپنائیں ' آپ کو چاہیے کہ آپ ایک constructive policy اپنائیں ۔ آپ کو اتنا موقع دیا گیا تھا کہ آپ اگر اس میں کچھ amendments لانا چاہتے ' کچھ suggestions دینا چاہتے تو دے سکتے تھے جو آپ نہیں دے سکے۔ اس میں کس کا قصور ہے؟ یہ تو آپ کا اپنا قصور ہے۔ اس میں ہمارا قصور نہیں ہے۔

جناب والا! اس Bill میں Oppostion کو کتنی importance دی گئی ہے 'اس کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ National Security Council میں ان کا بھی ایک representative ہوگا۔ Provinces کو importance دی گئی ہیں چونکہ اس میں Provinces کے representatives ہوں گے ۔ انہوں نے اس میں اپنی powers decrease کی ہیں۔ and it has only a advisory status. It is only a consultative body جس سے consult کیا جاتاہے۔یہ کوئی final نہیں ہوسکتی کیونکہ جب بھی کوئی act آئے گا' جب بھی کوئی disagreement آئے گا یا کوئی معاملہ طے کرنا ہو گا

It will be back to the Parliament. In fact, the Parliament has become more powerful now.

(interruption)

This is my opinion and it is a fact. You have to respect it. We have been respecting your opinion.

(interruption)

Mr. Chairman: Please do not interrupt. No interruption. Please listen to the honourable Senator.

Senator Dr. Nighat Agha: We have always respected you and this is what I keep on telling you. You have to give respect to us. You have to be constructive. We do not mind criticism but it has to be constructive criticism and you respect for that. In fact, I am sorry to say that during the discussion you did not bring any suggestion to bring change in the NFC Bill or further to improve the NFC Bill, instead it was destructive. Who is to be blamed? If it is not according to your will, you should not blame us because we find it perfect. We found that these Assemblies will not be dissolved. Democracy will flourish and Assemblies will go on and we will be doing constructive work. So as far as we are concerned, we are very very happy with that. If you are not happy why did you not raise your suggestions at the time when the session was going on. Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Farooq Naek.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, it is almot 10 O' clock. If we can resume tomorrow.

Mr. Chairman: Wasim sahib! do you want to...... from the Government side also, you want to speak tomorrow.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب ! میرا خیال ہے یہ ایک اچھی suggestion ہے کہ کل Question Hour suspend کر دیں ۔ We will immediately start and there will be no Points of Order tomorrow.

Mr. Chairman: Is that O.K. with Bhinder sahib?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: ٹھیک ہے جناب۔

جناب چیئرمین: لیکن اب یہ print ہو چکے ہیں۔ Since it has been printed, it will be taken as read. That is fine. If the House is in agreement and Bhinder sahib is also supporting it then we will go ahead.

سینیٹر میاں رضا ربانی: نہیں نہیں suspend کر دیتے ہیں۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again tomorrow on 6th May, 2004 at 5.00 P.M.

(The House was then adjourned to meet again on 6th May, 2004 at 5.00 P.M.)